COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پُراسرار نوعوں کا ٹکراؤ

اے حمید

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے ساتھیو!

سلامِ خلوص

یوں تو آپ نے عنبر ناگ ماریا کے سلسلہ کی ہر کتاب کو پسند کیا اور حوصلہ افزائی کے لیے مجھے بے شمار خطوط بھی لکھے۔ ان ساتھیوں کا میں نے خود بذریعہ خط شکریہ ادا کیا۔ میں اس صفحہ کے ذریعے ان تمام ساتھیوں کا بے حد شکر گذار ہوں جنہوں نے پلاٹینم جوبلی نمبر "بدروح اور سانپوں والے بہن بھائی" کی بے پناہ پسندیدگی کا اظہار کر کے میری حوصلہ افزائی کی۔

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کا شکریہ صرف اس صفحہ کے ذریعے ہی کروں گا۔ میں اپنے ان ساتھیوں کا فرداً فرداً بذریعہ خطوط بھی شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ اس صفحہ کے ذریعے میں اپنے ان ساتھیوں کا شکریہ ادا کر رہا ہوں جنہوں نے اس کہانی کو ذوق شوق کے ساتھ پڑھا۔

اب آپ "پراسرار فرعون کا ڈھانچہ" پڑھیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ آپکے اپنے محبوب کردار عنبر ناگ اور ماریا کن مشکلات سے دوچار ہیں اور کس طرح اپنا سفر جاری رکھے ہوتے ہیں۔

آپ کا

اے۔ حمید

قیمت : ۵/۵۰

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

بار اول ــــــ

ناشر: نیا مکتبہ اقراء ۱۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: الفرید پرنٹرز۔ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فہرست

- سانپ نے کہا۔ ناگ زندہ ہے
- آتشدان کی چمنی میں انسانی سایہ
- عنبر کی سر کٹی لاش
- ناگ بین کی آواز پر بے بس ہو گیا
- حضرت سلیمان کا خفیہ خزانہ
- پراسرار فرعون کا ڈھانچہ

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سانپ نے کہا۔ ناگ زندہ ہے

عنبر اور ماریا روشنی کی طرف بڑھ رہے تھے۔
ناگ جو کہ مردہ سانپ کی شکل میں تھا۔ عنبر کی ہتھیلی سے غائب ہو چکا تھا کیپٹن کو پُراسرار کھنڈر میں جابہ فرعون کی لاش نے تابوت میں کھینچ کر تابوت سمیت غائب کر دیا تھا کھنڈر کو ایک زبردست بھونچال نے زمین کے اندر غرق کر دیا تھا اور اب انہیں کچھ خبر نہیں تھی کہ کیپٹن کہاں چلی گئی ہے اور فرعون کی لاش اسے کہاں لے جا چکی ہے۔

عنبر اور ماریا دونوں اکیلے اس روشنی کی طرف جا رہے تھے جو انہیں دور ایک جنگل میں درختوں کے اوپر آسمان پر پھیلی دکھائی دے رہی تھی رات کا وقت تھا چاند آسمان پر کہیں نہیں تھا صرف نیلے نیلے تارے آسمان پر چمک رہے تھے۔ یہ افریقہ کا مشرقی علاقہ تھا اور یہاں یہ دونوں جس جنگل کی طرف جا رہے تھے اور جہاں انہیں روشنی کا غبار پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا وہ جنگل بڑے خطرناک تھے اور یہاں خطرناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زہریلے سانپوں اور بچھوؤں اور آدم خور شیروں کے علاوہ ایسی جنگلی قوم کے قبیلے بھی آباد تھے جن کے بارے میں مشہور تھا کہ ان کے پاس ایسے ایسے زبردست جادوگر ہیں کہ وہ انسان کو بندر اور مگرمچھ بنا کر قید میں ڈال لیتے ہیں اور پھر چاند کی پندرھویں رات کو اپنے دیوتا کی مورتی کے آگے اسے قربان کر دیتے ہیں۔

عنبر اور ماریا کو ان باتوں کی کوئی خبر نہیں تھی۔ یہ آگ بھی انہی قبیلوں نے پہاڑی کے اوپر روشن کی تھی تاکہ اسے دیکھ کر کوئی بھولا بھٹکا سا ادھر آ جائے اور وہ اسے پکڑ کر قید کر لیں۔

عنبر اور ماریا گھنے جنگل میں داخل ہو گئے۔ ماریا نے کہا "یہ آگ کی روشنی تھی عنبر بھائی اور خیال ہے کہ کسی نے گاؤں میں جلا رکھی ہے۔"

"ہو سکتا ہے۔ ماریا ہمیں وہاں سے ناگ کا کوئی سراغ مل جائے میرا دل اب بھی کہتا ہے کہ ناگ زندہ ہے اور جس ناگ کی لاش تم نے دیکھی اور جس کو میں نے مردہ سانپ کے روپ میں غائب ہوتے دیکھا ہے وہ سیاہ کفن پوش بلا کے جادو کا کرشمہ تھا۔"

ماریا نے کہا۔

"خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

وہ عنبر کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی جنگل میں شدید اندھیرا تھا مگر ماریا اور عنبر کو اس اندھیرے میں چلنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہو رہی تھی ابھی وہ جنگل میں تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ اچانک ان پر جنگل کے وحشی لوگوں نے حملہ کر دیا۔ ماریا کو تو وہ پکڑ ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ اسے دکھائی ہی نہیں دے رہی تھی لیکن انہوں نے عنبر کو پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ رسیوں میں جکڑ کر اسے آگے گھسیٹتے ہوئے لے چلے ماریا نے کہا۔

"عنبر! میں انہیں ختم کرنے لگی ہوں۔"

عنبر نے کہا۔

"ابھی نہیں ماریا! میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں میرے ساتھ۔"

ماریا کی آواز تو وحشی لوگوں کو بالکل نہیں سنائی دی تھی مگر عنبر کی آواز پر انہوں نے عنبر کی گردن پر مکے مارنے شروع کر دیے۔ ایک جنگلی نے اپنی زبان میں کہا۔

"ای جا تو مُو بھاء"

جس کا مطلب عنبر فوراً سمجھ گیا وہ اسے چپ رہنے کو کہہ رہا تھا وہ عنبر کو گھسیٹتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر لے آئے جہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین پر کئی جگہوں پر لوہے کی لمبی لمبی میخیں ٹھکی ہوئی تھیں
اور کیلے کے گھنے جھنڈوں کے درمیان گھاس پھونس کی مکونی
چھتوں والی جھونپڑیاں بنی تھیں۔ جنگلیوں کے شور کی آواز
سُن کر قبیلے کی عورتیں اور مرد باہر نکل آئے یہ کالے سیاہ
اور ٹھگنے قد کے تھے اور ان کے جسم پتوں کے لباس سے
ڈھکے ہوئے تھے وہ سب ایک ہی نعرہ بلند کر رہے تھے
کہ دیوتا کی قربانی آگئی ماریا عنبر کے ساتھ ساتھ تھی عنبر کو
لوہے کے ایک بڑے ستون کے ساتھ کھڑا کر کے رسّی سے
باندھ دیا گیا ماریا نے عنبر سے کہا۔ "یہ لوگ تمہیں کسی دیوتا
پر قربان کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں عنبر — اور کیا پتہ
کرنا ہے تمہیں۔ میں انہیں بھگانے لگی ہوں۔
عنبر نے آہستہ سے کہا۔
نہیں ماریا! ابھی انتظار کرو۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں
سے ناگ کے بارے میں کوئی سراغ —
ابھی جملہ عنبر نے پورا ادا نہیں کیا تھا کہ ایک جنگلی نے
زور سے عنبر کے سر پر ہاتھ مارا اور چیخ کر اسے چپ رہنے
کا حکم دیا عنبر کو غصہ آگیا اور اس جنگلی کو ہلاک کرنے ہی
لگا تھا کہ اچانک سامنے والی جھونپڑی میں سے جنگلیوں کا سردار
گلے میں ہڈیوں کا ہار پہنے باہر نکل آیا اس کے ساتھ اس قبیلے

کا جادوگر بھی تھا جس کے ہاتھ میں انسانی کھوپڑی تھی۔
سردار نے گھور کر عنبر کو دیکھا اور اپنی زبان میں کہا۔
"بہت اچھا شکار ملا ہے ہم اسے چاند کی پندرہ تاریخ
کو اپنے دیوتا کے آگے قربان کریں گے"
عنبر ان کی زبان پوری طرح سمجھتا تھا مگر اس نے
یہ ظاہر کیا کہ وہ ان کی زبان نہیں جانتا اور ان جانا بنا رہا
ماریا نے کہا۔
"یہ منحوس جانگلی تمہیں قربان کرنے کا منصوبہ بنا رہا
ہے عنبر"
عنبر نے آہستہ سے کہا۔
"جانتا ہوں تم خاموش رہو"
"کیا کہہ رہے ہو تم"
سردار نے چلّا کر پوچھا اور پھر جادوگر سے کہا۔
"اسے بندر یا مگرمچھ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"
ہم اسے انسان کی صورت میں ہی قربان کریں گے۔
ماریا نے کہا۔
"جانگلی! اس سے پہلے میں تمہیں ہلاک کر ڈالوں گی"
سردار ماریا کی آواز نہیں سُن سکتا تھا اس نے جادوگر
سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کو تہہ خانے میں پھینک دیا جائے گا۔"

جادوگر انسانی کھوپڑی لے کر عنبر کے قریب آگیا۔ ا
عنبر کے پاس ہی کھڑی تھی جادوگر کی کھوپڑی ہلنے لگی اس
چونک کر عنبر کی طرف دیکھا پھر اپنی ہلتی ہوئی کھوپڑی کو دیکھ

"یہ ہل رہی ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

سردار بھی جادوگر کے قریب آگیا اور اس کے ہاتھ
میں پکڑی ہوئی کھوپڑی کو غور سے دیکھنے لگا۔ کھوپڑی آ
آہستہ ہل رہی تھی جادوگر نے کہا۔

"سردار! یہ کوئی خاص آدمی ہے۔"

"پھر تو ہم اس کی ضرور قربانی دیں گے دیوتا بہت
خوش ہوگا۔"

جادوگر نے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں کچھ انتظار کرنا چاہیے۔
وہ کس لیے۔" سردار نے پوچھا۔

جادوگر بولا۔

میرا جادو کہتا ہے کہ اس آدمی کے اندر کوئی طلسم
چھپا ہوا ہے میں اس طلسم کو باہر نکالنا چاہتا ہوں
تم اسے میری جھونپڑی میں بھیج دو۔"
سردار نے کہا۔

"تم اسے ایک دن اور ایک رات اپنی جھونپڑی میں
رکھ سکتے ہو اس کے بعد ہم پرسوں چاند رات کو
اسے دیوتا کے آگے قربان کر دیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اسے لے جا رہا ہوں۔"

جادوگر نے عنبر کو کھمبے سے کھلوایا اور اپنے ساتھ اپنی
جھونپڑی میں لے گیا یہ جھونپڑی چھوٹی سی تھی مگر اس میں
جگہ جگہ انسانی کھوپڑیاں اور ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں درمیان
میں ایک جگہ چولہا بنا کر اس میں آگ جلائی گئی تھی اوپر ایک
کڑاہی رکھی تھی جس میں پانی ابل رہا تھا ماریا بھی عنبر کے
ساتھ ہی یہاں آئی تھی۔

اس کمبخت کی کھوپڑی میری وجہ سے ہلنے لگی تھی
اور یہ منتر تم پر پھونک رہا ہے عنبر۔"
عنبر نے کہا۔

"خاموش"
جادوگر نے چونک کر عنبر کی طرف دیکھا اور کہا۔
"کیا کہا۔"

"یہ اس نے اپنی زبان میں کہا تھا عنبر نے کوئی جواب نہ دیا
جادوگر پھر منتر پڑھنے لگا۔ ماریا نے کہا۔
"عنبر بھائی تم میری بات کا جواب نہ دینا میں جو کہوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سنتے جانا۔ بات یہ ہے کہ ہم کس بک بک میں پھنس گئے ہیں۔ یہ کم بخت جادوگر کہیں سچ مچ تم پر کوئی جادو نہ کر دے اس لیے میں اس کے ہاتھ سے کھوپڑی اڑانے لگی ہوں۔

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا۔ ماریا نے جادوگر کے ہاتھ سے کھوپڑی اٹھا لی کھوپڑی غائب ہو گئی جادوگر حیران رہ گیا اس نے اِدھر اُدھر دیکھا کھوپڑی کہیں نہیں تھی اس نے عنبر کی طرف دیکھا اور اپنی زبان میں کہا۔

"سچ سچ بتاؤ تم کون ہو اور تم پر کس نے طلسم کیا ہوا ہے؟"

اب عنبر نے اس کی جنگلی زبان میں کہا۔

"سُنو احمق جادوگر! تمہارے جادو کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا میں تم سے بڑا جادوگر ہوں۔"

جادوگر نے جب عنبر کو اپنی زبان میں بات کرتے سُنا تو اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

"تم..... تم ہماری زبان بھی جانتے ہو؟"

عنبر نے کہا۔

"میں ساری زبانیں جانتا ہوں۔"

جادوگر کہنے لگا۔

یہاں کا ہر جادوگر ایسا کر سکتا ہے۔ میں خود ایسا کر سکتا ہوں اگر تم خود جادوگر نہ ہوتے تو میں تمہیں بندر بنا سکتا تھا۔

عنبر بولا۔

"مجھے تو تم ساری زندگی بندر نہیں بنا سکتے۔ ہاں میں تمہیں ہاتھ ہلائے بغیر الٹا لٹکا سکتا ہوں۔"

یہ ایک طرح سے ماریا کو اشارہ تھا ماریا نے اسی وقت جادوگر کو زور سے دھکا دیا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ ماریا نے اسے دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا کر دیا جادوگر نے شور مچا دیا۔

"مجھ پر رحم کرو۔ اے سامری۔ مجھ پر رحم کرو۔"

وہ عنبر کو سامری جادوگر سمجھنے لگا تھا جو بغیر کوئی منتر پڑھے اور ہاتھ ہلائے اسے اُٹھا کر زمین پر گرا سکتا تھا۔ پھر الٹا کر سکتا تھا ماریا نے اسے چھوڑ دیا۔

عنبر بولا۔

"میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔"

جادوگر ہاتھ باندھ کر عنبر کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔

"میں آج سے تمہیں اپنا گورو استاد مانتا ہوں تم جو کہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گے میں کروں گا۔ اگر تم کہو تو میں اس قبیلے کے سردار
کو مگرمچھ بنا کر دریا میں پھینک دوں،،
عنبر نے کہا۔
نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں اسے خود ہی ختم
کردوں گا تاکہ یہ کسی اور مسافر کو قربان نہ کر سکے۔ میں
اس کے دیوتا کو بھی نہیں نہیں کروں گا۔
جادوگر نے کہا۔
ایسا نہ کرنا۔ ہمارا دیوتا بہت بڑی طاقت والا ہے۔
تم اس کی طاقت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ وہ تمہیں
زندہ نہیں چھوڑے گا۔
عنبر نے کہا۔
،،تم دیکھ لینا میں اس کی طاقت کو ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے ختم کر دوں گا اور اگر تم نے بیچ میں دخل
دیا تو میں تم کو بھی ختم کر دوں گا۔
ماریا نے کہا۔
اس کو تو میں ابھی ختم کر دیتی ہو عنبر،،
عنبر بولا
،،نہیں۔ اس کو ابھی معاف کرتا ہوں،،
جادوگر جھونپڑی سے نکل کر سیدھا سردار کے پاس گیا اور
اور اسے کہنے لگا۔
،،سردار! اس آدمی کو قربان کرنے کا خیال دل
سے نکال دو۔ یہ بڑا خطرناک آدمی ہے،،
سردار بولا،، ہرگز نہیں۔ اسے ہمارے عظیم دیوتا
نے خود اپنی قربانی کے لیے چُن کر ہمارے پاس بھیجا
ہے۔ میں اسے ضرور قربان کروں گا نہیں تو دیوتا
میرے قبیلے پر اپنا عذاب نازل کر دے گا۔
جادوگر نے سردار کو بہت سمجھایا مگر وہ بالکل نہ مانا
عنبر کو جادوگر کی جھونپڑی میں ہی قید میں ڈال دیا گیا
یا بھی اس کے ساتھ ہی تھی وہ عنبر سے بار بار کہہ رہی
کہ ہمیں یہاں سے آگے چل دینا چاہیئے ،، آخر ہمیں ان کے
نا کو توڑنے پھوڑنے کی کیا ضرورت ہے،،
عنبر نے کہا۔
اس لیے کہ کوئی اور بے گناہ آدمی اس پر قربان
نہ کیا جا سکے میں دوسرے انسانوں کی بھلائی کے
لیے کر رہا ہوں۔ کیونکہ یہ روشنی کریں گے اور مسافر
اس روشنی کو دیکھ کر ادھر ضرور آئیں گے۔
چاند کی پندرھویں رات آگئی۔
اس روز دیوتا کو ایک گمنام تہہ خانے سے نکال کر اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بت کو چبوترے پر لاکر سجا دیا گیا۔ عنبر اسی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ سارا قبیلہ جشن منانے لگا اور دیوتا کے آگے رقص کرنے لگا سردار درمیان میں ایک تخت پر آ بیٹھ گیا جب چاند ٹھیک جنگل کے اوپر آگیا تو سردار نے ایک آواز بلند کی۔ ہر کوئی خاموش ہوگیا سردار نے کہا۔

دیوتا کے شکار کو لایا جائے۔

عنبر کو دیوتا کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا گیا اس کے جسم پہ زنجیریں پڑی تھیں سردار کے پاس جادوگر خاموش کھڑا تھا وہ دل میں ڈر رہا تھا کہ اگر عنبر نے دیوتا کو ناراض کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ماریا بھی عنبر کے پاس ہی کھڑی تھی اس نے عنبر کے کان میں کہا۔

"اس دیوتا کی شکل بڑی منحوس ہے۔ مجھے تو یہ زہر لگتا ہے اگر تم کہو تو میں ابھی جاکر اس کا سر پھوڑ ڈالوں۔

عنبر نے کہا۔

"انتظار کرو"

سردار نے دونوں بازو فضا میں بلند کر دیئے۔ چار جانگلی آگے بڑھے ان کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار تھے۔ انہوں

نے عنبر کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال دیے اور اسے دیوتا کے بالکل سامنے لے جاکر زبردستی پتھر کی سل پر لٹا دیا پھر ایک آدمی جو قبیلے کا سب سے طاقتور آدمی تھا ہاتھ میں چھرا لئے عنبر کی طرف بڑھا وہ سردار کی طرف دیکھ رہا تھا سردار نے اشارا کر دیا اس آدمی نے چھرا زور سے عنبر کے سینے پر مارا وہ چھرے کو عنبر کے سینے میں اتارنا چاہتا تھا مگر چھرا اس کے ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے عنبر کو دیکھا عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"ایک اور چھرا لے آؤ۔ اس کا بھی یہی حشر ہوگا"

سردار نے چلا کر کہا۔

دوسرا چھرا مارو۔ دیوتا کو ناراض نہیں کرنا ہمیں جلدی کرو۔ نہیں تو میں اس کی جگہ تمہیں قربان کر دوں گا۔

جلاد جانگلی نے فوراً دوسرا چھرا نکال لیا اور اس بار عنبر کی گردن پہ وار کیا ایک بار پھر چھرا ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا سردار پریشان ہوگیا۔

جادوگر نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سردار :" اب بھی اس آدمی کو چھوڑ دو۔ یہ بڑا
خطرناک آدمی ہے"
سردار کڑک کر بولا۔
"بکواس بند کرو"
سردار خود کلہاڑا لے کر آگے بڑھا اور اس نے عنبر
کے سر پر پوری طاقت سے وار کر دیا عنبر کی کھوپڑی کا تو
کچھ نہ بگڑا مگر سردار کا کلہاڑا ٹوٹ کر دور جا گرا۔
اب عنبر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے اپنے ہاتھوں سے بندھی
ہوئی زنجیر توڑ ڈالی اور دیوتا کے پاس چبوترے پر کھڑا
ہو گیا۔ اور بولا۔
"سنو! قبیلے والو!
عنبر کو اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر سردار سمیت
سارے جانگلی دنگ سے ہو کر رہ گئے۔ وہ منہ اٹھا کر اسے
تکنے لگے۔ عنبر نے کہا۔
"میں تمہارے دیوتا کا دیوتا ہوں اور تمہارے
قبیلے میں اس لیے آیا ہوں کہ اس دیوتا کے بت
کو پاش پاش کر دوں
اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوتا کے بت کو اٹھا کر
پوری طاقت سے نیچے پھینک دیا بت ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے

ہو گیا قبیلے کے لوگ دہشت زدہ ہو گئے۔ سردار غصے
سے لرزنے لگا۔ اس نے چیخ ماری"
"اس کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دو"
قبیلے کے لوگ عنبر کی طرف نیزے اُچھالے، تیر تلواریں
لے کر بڑھے عنبر نے آگے آنے والے دو آدمیوں کو اٹھا
کر گھمایا اور دوسرے جانگلیوں پر زور سے پھینک دیا دوسری
طرف ماریا نے بھی تین چار وحشیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ عنبر
نے سردار کو گردن سے دبوچ لیا۔ سردار جب بے بس
ہو گیا۔ تو سارے قبیلے کے باقی لوگوں نے بھی ہتھیار پھینک
دیئے۔ عنبر نے کہا۔
"میں تمہارے دیوتا کا بھی دیوتا ہوں۔ میرا حکم مانو
آج سے اگر تم نے کسی انسان کو قربان کیا تو میں
تمہاری جھونپڑیوں میں آگ لگا دوں گا۔ تمہارے
گھروں میں طاعون کی بیماری پھیلا دوں گا"
سب لوگوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔
"اے عظیم دیوتا! ہم قسم کھاتے ہیں کہ آئندہ کبھی
انسان کی قربانی نہیں دیں گے"
عنبر نے سردار کی گردن کو زور سے جھٹکا دیا اسکا منکا
ٹوٹ گیا اور وہ بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا۔ سارے لوگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوفزدہ ہو گئے انہیں ثبوت مل گیا تھا کہ یہ دیوتاؤں کا دیوتا ہے اور اس کی طاقت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا عنبر نے جادوگر کو آگے بڑھا کر کہا۔

"آج سے یہ تمہارا سردار ہے۔"

پھر اس نے جادوگر سے کہا۔

سنو۔ اگر تم نے کبھی کسی بھولے بھٹکے مسافر کو پکڑ کر اسے قربان کرنے کا حکم دیا تو میں جہاں بھی ہوں گا مجھے پتہ چل جائے گا اور میں وہیں سے جادو کر کے تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

جادوگر نے کہا۔

"عظیم دیوتا! میں تمہاری طاقت کو مان گیا ہوں اور میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔"

عنبر نے کہا۔

"پہاڑی پر جلنے والی آگ کو روشن رکھنا اور اس آگ کو دیکھ کر اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر آ نکلے تو اس کی خاطر داری کرنا۔"

جادوگر بولا۔

جو حکم دیں گے میں ایسا ہی کروں گا عظیم دیوتا۔

عنبر نے سردار کا کھوپڑی کا ہار اتار کر جادوگر کے گلے میں ڈال دیا۔ وحشی خوشی سے نعرے لگانے لگے اس رات اور اگلے دن بھی سردار کی خوشی میں جشن ہوتا رہا عنبر نے انہیں یہ بھی کہہ دیا کہ آئندہ سے کسی بت کی پوجا نہیں کی جائے گی۔

ماریا بڑی خوش تھی کہ اس جھنجھٹ سے نجات ملی اس نے کہا۔

"عظیم دیوتا صاحب۔ اب آگے چلنے کا کیا پروگرام ہے ہمیں ابھی ناگ کو بھی تلاش کرنا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

ہم کل یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔"

ماریا مسکرا کر بولی۔"

کوچ کریں آپ کے دشمن عنبر بھائی ہم تو یہاں سے روانہ ہوں گے۔

اور دوسرے روز ابھی سورج کی روشنی پوری طرح نہیں پھیلی تھی کہ وہ دونوں اس جنگلی وحشیوں کے قبیلے سے رخصت ہو گئے افریقہ کے اس جنگلی علاقے میں ماریا اور عنبر کا سفر کئی روز تک جاری رہا ایک روز بڑی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ وہ بانس اور بھاگنی کے گھنے درختوں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک جنگل کے درمیان سے گزرنے والی نہر کے کنارے کنارے جا رہے تھے۔ ابھی رات نہیں ہوئی تھی مگر گھنے بادلوں اور گھنے درختوں کی وجہ سے جنگل میں روشنی کم ہو گئی تھی۔ انہیں ابھی تک کسی جگہ سے بھی ناگ یا کیٹی کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا کیٹی کے بارے میں تو عنبر کا خیال تھا کہ اسے فرعون کی ممی نے اپنے تابوت میں گم کیا ہے وہ ضرور ملک مصر کی طرف نکل گئی ہو گی اب صرف ناگ کی انہیں اُمید تھی کہ وہ افریقہ میں کہیں نہ کہیں انہیں ضرور مل جائے گا بلکہ کیٹی اور ناگ دونوں ہی افریقہ آنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ عنبر کو دل میں ناگ کی لاش کے بارے میں ضرور تشویش تھی۔ اگرچہ اس نے ماریا کو کئی بار حوصلہ دیا تھا کہ اس کا دل کہہ رہا ہے کہ ناگ زندہ ہے لیکن اندر سے اسے بھی فکر تھی کہ کہیں ناگ سچ مچ ہلاک ہی نہ کر دیا گیا ہو۔

"عنبر بھائی بارش بڑے زور سے ہو رہی ہے میرا خیال ہے تم بالکل بھیگ گئے ہو۔ کسی جگہ رُک نہ جائیں۔

عنبر کہنے لگا۔

یہاں کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی جہاں ہم تھوڑی

دیر بارش میں آرام کر سکیں۔

ماریا نے کہا۔

مہاگنی کے گھنے درختوں تلے چلے جاتے ہیں وہاں بارش کا پانی رُکا ہوا ہے۔"

جیسے تمہاری مرضی۔ ورنہ مجھے بارش تنگ نہیں کر رہی تھی۔

وہ دونوں نہر کنارے سے اُتر کر مہاگنی کے ایک بہت بڑے درخت کے نیچے آکر بیٹھ گئے یہاں زمین گیلی تھی۔ اور گھنے درختوں کی شاخوں میں سے بارش کا پانی ٹپ ٹپ گر رہا تھا کچھ دیر وہ وہاں بیٹھے ناگ اور کیٹی کے بارے میں باتیں کرتے رہے عنبر نے اچانک دیکھا کہ ایک سانپ جس کے کالے جسم پر سفید دھبے تھے گیلی گھاس میں سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عنبر نے کہا۔

ماریا! ایک سانپ آ رہا ہے۔ کہیں یہ ناگ نہ ہو!

ماریا نے بھی سانپ کو دیکھا تو بولی۔

"خدا کرے کہ یہ ناگ ہی ہو۔"

سانپ عنبر کے پاس آکر رک گیا اور کنڈلی مار کر بیٹھ گیا ماریا اور عنبر سانپ کی زبان میں بات کر لیتے تھے اور اُن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی بات سمجھ بھی لیتے تھے ناگ کے ہزاروں برس کے ساتھ
نے اور اس کے ساتھ سفر کرتے رہنے کی وجہ سے ان
دونوں کو سانپوں کی زبان آگئی تھی عنبر نے آنکھیں بند کر
کے اپنے ہوش و حواس ایک جگہ مرکوز کئے اور سانپ سے
کہا۔

"کیا تم ناگ ہو؟"

سانپ نے کہا۔

نہیں عظیم ناگ کے قابلِ رشک دوست ہیں میں ناگ نہیں
ہوں مگر مجھے ناگ کی خوشبو آرہی ہے۔

عنبر نے کہا۔

یہ خوشبو تمہیں میرے جسم سے آتی محسوس ہو رہی
ہے کیونکہ میں ناگ کا بھائی ہوں۔

سانپ نے سر جھکا دیا اور بولا۔

میں معافی چاہتا ہوں مجھے حکم کریں۔ میں آپ کے لیے
کیا کر سکتا ہوں؟

عنبر نے کہا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ عظیم ناگ دیوتا اس وقت
کہاں ہوگا؟"

سانپ نے کہا۔

"یہ میری طاقت سے باہر ہے۔ مجھے اتنا علم نہیں
ہے کہ میں عظیم ناگ دیوتا کے بارے میں اتنا کچھ
جان سکوں۔

ماریا نے کہا۔

"کیا تم اتنا بتا سکتے ہو کہ تمہارا ناگ دیوتا زندہ ہے؟"

سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور کہا۔

عظیم دیوتا کے بارے میں آپ کو ایسا نہیں کہنا
چاہیے ناگ دیوتا کبھی نہیں مر سکتا وہ امر ہے اور
غیر فانی ہے۔"

عنبر بولا۔

یہ بات نہیں ہے لیکن ہمیں کسی جادوگر نے کہا
تھا کہ اس نے ناگ کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہمیں
بھی یقین نہیں آتا لیکن پھر بھی ہم تسلی کرنا چاہتے
ہیں۔

سانپ خاموش ہوگیا۔ پھر اُس نے کہا۔

"یہ میں آپ کو ابھی معلوم کیے دیتا ہوں"

سانپ نے ایکدم اپنا پھن کھول لیا اور رے ڈار کی
طرح اپنے پھن کو جنگل میں چاروں طرف گھما کر زور زور سے
پھنکاریں ماریں اور سانس اندر کو کھینچے وہ دو منٹ تک ایسا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرتا رہا پھر اس نے اپنا پھن سمیٹ لیا اور بولا
ناگ دیوتا زندہ ہے مجھے جنوب کی طرف سے
اس کے جسم سے نکلنے والی لہروں کا احساس ہو
رہا ہے۔

ماریا نے خوش ہو کر کہا۔
خدا کا شکر ہے کہ ناگ بھیا زندہ ہے۔"

عنبر بولا۔ میں نہ تمہیں کہتا تھا کہ ناگ کو کفن پوش
بلا کا ہاپ بھی ہلاک نہیں کر سکتا۔

عنبر نے سانپ کا شکریہ ادا کیا۔ سانپ ادب سے تعظیم
بجا لا کر واپس چلا گیا۔ بارش تھم گئی تھی مہاگنی کے نیچے
آرام کرنے کے بعد ماریا اور عنبر دوبارا اپنے سفر پر روانہ
ہو گئے اس وقت انہوں نے جنوب کی طرف چلنا شروع کر
دیا کیونکہ سانپ نے انہیں جنوب کی طرف ناگ کی خوشبو
دی تھی اب انہوں نے نہر کو چھوڑ دیا تھا کیونکہ نہر مغرب
کی طرف گھوم گئی تھی۔

چلتے چلتے جب رات گہری ہو گئی تو بادل گرجنے لگا
اور بجلی بار بار چمکنے لگی ایک بار پھر بارش شروع ہو گئی
ماریا نے کہا۔

"یہ کمبخت بارش آج پیچھا نہیں چھوڑے گی۔"

عنبر بولا۔
"تم تو نظر ہی نہیں آتی ہو تمہیں کیا فکر ہے۔ تم تو
بھیگ ہی نہیں سکتی ہو۔"

ماریا نے کہا۔
بھیا مجھے تمہاری فکر ہے اگرچہ تمہیں نمونیہ وغیرہ
تو نہیں ہو سکتا مگر تمہارے کپڑے بھیگ رہے
ہیں۔

عنبر نے کہا۔ کمبخت یہ کپڑے بھی اب کافی پرانے ہو گئے
ہیں خدا جانے کس بادشاہ کا زمانہ تھا جب پہنے تھے
بس ان ہی کو دھو دھو کر پہن رہا ہوں۔"

"ماریا نے کہا" عنبر بھیا۔ اتنی بھی کنجوسی نہ کیا کرو۔ کچھ پیسے
خرچ کر کے اب نئے کپڑے خرید ہی ڈالو۔

"عنبر بولا" ماریا بہن! اچھا خیال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ
اس وقت ہمیں کسی ایسی چھت کی ضرورت ہے جس
کے نیچے جا کر میں اپنے یہ کپڑے اور زیادہ گیلے ہونے
سے بچا سکوں۔

ماریا نے کہا۔
ابھی دیکھتی ہوں شاید اس جنگل میں کوئی ٹوٹی پھوٹی
پرانی عمارت ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا زمین سے بلند ہونے لگی اور درختوں سے اوپر پہنچ کر اس نے جنوب کی طرف دور نگاہ دوڑائی تو اسے اندھیرے میں ایک اونچی جگہ پر چراغ کی لو چمکتی ہوئی دکھائی دی اس نے نیچے آکر عنبر سے کہا کہ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ چراغ جل رہا ہے شاید وہاں کوئی آبادی ہو عنبر نے کہا کہ کہیں وہاں بھی آدم خور ہمارا انتظار تو نہیں کر رہے؟

ماریا بولی ہم اس وقت آدم نہیں ہیں بلکہ آدمی کی جون سے بہت آگے کسی دوسرے جون میں تبدیل ہو گئے ہیں ہمیں آدم خور کچھ نہیں کہیں گے بہرحال تم اپنے کپڑے گیلے ہونے سے بچا سکو گے۔

"تو پھر چلو۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ میرے کپڑے تو بارش میں نچڑ گئے ہیں۔

اور وہ دونوں چراغ کی چمکتی لو کی طرف چلنے لگے۔

○

آتشدان کی چمنی میں انسانی سایہ

درختوں کے نیچے بارش کا پانی کم گر رہا تھا۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک [illegible] پتھروں کا بنا ہوا پرانا سا قلعہ تھا جس کے دروازے [illegible] اوپر ایک مشعل جل رہی تھی یہی وہ مشعل تھی جو دور [illegible] سے چراغ لگ رہی تھی ماریا نے کہا۔

"یہ جو مشعل باہر روشن ہے اس سے تو لگتا ہے کہ اس پرانے قلعے کے اندر کوئی رہتا ہے

قلعے کا دروازہ بند پڑا تھا۔ انہیں اپنے پیچھے گھوڑوں [illegible] ٹاپوں کی آواز آئی۔ عنبر اور ماریا نے گھوم کر دیکھا۔ [illegible] گھوڑ سوار جس نے تلوار لٹکا رکھی تھی اور جو سپاہی [illegible] تھا گھوڑے پر بیٹھا عنبر کے قریب آکر رک گیا۔ [illegible] گھوڑ سوار پکی عمر کا تھا اور چہرہ گدرا تھا۔ وہ [illegible] قبیلہ کا نہیں بلکہ کسی سرد ملک کا رہنے والا لگتا تھا عنبر نے ماریا سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا! میں اس سے بات کروں گا۔ تم بالکل خاموش رہنا۔"

گھوڑ سوار نے سر پر تانبے کا جنگی کن ٹوپ پہن رکھا تھا۔ وہ کوئی سپہ سالار معلوم ہوتا تھا۔ وہ عنبر کے قریب آکر گھوڑے سے اتر پڑا اور بڑے اخلاق کے ساتھ مسکراتا ہوا عنبر کی طرف بڑھا اور بولا۔

میرے دوست! تم بارش میں کیوں بھیگ رہے ہو اندر قلعے میں کیوں نہیں آجاتے میرے ساتھ یہ میرے باپ دادا کے وقتوں کا قلعہ ہے میں اس قلعے میں اپنی دادی کے ساتھ رہتا ہوں کیا تم مجھے مہمان نوازی کا موقع نہیں دو گے عنبر نے کہا۔

آپ مجھے افریقہ کے نہیں لگتے۔"

گھوڑ سوار بولا۔"

تم نے میرے گورے رنگ سے ٹھیک اندازہ لگایا میں ملک سپین کا رہنے والا ہوں ایک عرصہ گزرا میرے دادا کے والد یہاں آئے۔ انہوں نے یہاں کاروبار شروع کیا پھر یہ قلعہ خرید لیا۔ میں اب اس قلعے کا مالک ہوں میرے ساتھ اندر آؤ

اندر چل کر باتیں کریں گے۔

عنبر اس کے ساتھ قلعے کے دروازے کی طرف بڑھا گھوڑ سوار نے کہا۔

"تم مجھے کارلو — ڈان کارلو کہہ سکتے ہو یہی میرا نام ہے۔"

ڈان کارلو نے قلعے کے دروازے کے چھوٹے طاق کو چابی لگا کر کھولا اور عنبر کو ساتھ لے کر قلعے میں داخل ہو گیا عنبر نے دیکھا کہ قلعے کی ڈیوڑھی میں بھی ایک مشعل دیوار کے ساتھ روشن تھی اور اس کی روشنی میں دیواریں کالی نظر آرہی تھیں یہ کالے پتھروں کی بنی ہوئی تھیں ماریا نے کہا۔

"عنبر تم میری بات کا جواب نہ دینا کیونکہ یہ ڈان کارلو سن لے گا مگر میں تمہیں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جگہ مجھے بڑی پراسرار لگ رہی ہے۔"

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا ڈان کارلو نے گھوڑے کو ڈیوڑھی میں ایک طرف باندھا۔ پیتل کا ٹوپ اتار کر وہیں ایک دیوار سے ٹکا دیا۔ عنبر نے مشعل کی روشنی میں دیکھا کہ ڈان کارلو کے سر کے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے اور چھوٹے چھوٹے تھے اس کی آنکھیں باریک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیں اور ان میں ایک خاص قسم کی چمک تھی ایسی چمک
جو بلی کی آنکھوں میں چوہا دیکھ کر پیدا ہو جاتی ہے ڈان
کارلو نے کہا۔

"یہ بہت بڑا قلعہ ہے میرے دوست مگر میں اور
میری دادی جان یہاں اکیلی رہتی ہیں ہم اس
کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے نوکر چوریاں کرتے
تھے اس لیے ہم نے انہیں جواب دے دیا۔
میرے ساتھ آؤ دوست میں تمہیں اپنی دادی
سے ملاتا ہوں اس نے ضرور گرم گرم کھانا تیار
کر رکھا ہو گا اصل میں میں اپنی زمینوں پر گیا ہوا
تھا وہاں رات زیادہ ہو گئی۔ اور پھر بارش
نے بھی مجھے یہاں دیر سے پہنچایا۔ تم نے اپنا
نام نہیں بتایا دوست!

"عنبر۔" عنبر نے کہا۔

"بہت خوب — اچھا نام ہے۔"

وہ عنبر کو لے کر قلعے کی کالی سیاہ اندھیری سیڑھیاں
چڑھتا ہوا سنسان ویران کمرے میں آگیا جس کے ننگے
فرش پر بھاری بھاری چوڑی پتھر کی سلیں لگی تھیں
اور دیواروں پر کہیں کہیں سرخ رنگ کے پردے لٹک رہے

تھے۔ یہاں کالے پتھر کا لومڑی کا ایک بت تھا۔
جس کے سر پر ایک شمع دان روشن تھا اس شمعدان
کے قریب سیاہ لکڑی کا ایک لمبا چوڑا میز بچھا تھا۔
آمنے سامنے چھ کرسیاں تھیں میز کے درمیان میں بھی
ایک لومڑی کے مجسمے کے سر پر شمع روشن تھی۔
عنبر کو ڈان کارلو نے بیٹھنے کے لیے کہا اور بولا۔

"میں اپنی دادی جان کو بلاتا ہوں۔"

اس نے دیوار کے ساتھ لگی ایک رسی کو زور سے کھینچا
قلعے کے کسی کمرے میں لگی ہوئی گھنٹی بج اٹھی ہو گی
چند منٹ گزر گئے ڈان کارلو بڑا باتونی تھا اور خوب
لچھے دار باتیں کرتا تھا عنبر نے پوچھا۔

"یہ آپ نے لومڑیوں کے بت کیوں لگا رکھے ہیں
میرا مطلب ہے شیر کا مجسمہ کیوں نہیں لگایا۔"

ڈان کارلو قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا۔

"تم بہت فہمیں انسان ہو بڑا اچھا سوال کیا
تم نے۔ یہاں آج تک جتنے بھی مہمان آئے ہیں
کسی نے ایسا سوال نہیں کیا۔ بات دراصل یہ ہے
کہ میرے والد صاحب نے عمر کے آخری دنوں
میں لومڑیوں کی کھالوں کا کاروبار شروع کر دیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا چنانچہ یہ میں نے اُن کی یاد میں یہاں لومڑیوں کے
بُت خاص طور پر بنوا کر لگا رکھے ہیں۔

دروازے کا پردہ ہٹا ایک بوڑھا حبشی نوکر آگے آگے
جلتی ہوئی موٹی موم بتی تھالی میں رکھے داخل ہوا اس
کی روشنی میں ایک بوڑھی عورت اندر آگئی جس کے
بال سفید ہو رہے تھے مگر جسم ابھی تک مضبوط تھا
چہرے پر بھی سفید جھریاں زیادہ نہیں تھیں یہ عورت
ڈان کارلو کی دادی نہیں بلکہ ماں لگ رہی تھی ڈان نے
اُٹھ کر تعظیم کی اور عنبر سے کہا۔

عنبر! میری دادی جان کاونٹس سے ملو!

عنبر نے اُٹھ کر ادب سے دادی کو سلام کیا۔ اس
نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا اور ہاتھ کے اشارے سے
بیٹھنے کو کہا پھر اس نے عنبر کے ساتھ سپین کی باتیں
شروع کر دیں۔

یہ میرا پوتا اس جگہ کو نہیں چھوڑتا میرا تو یہاں اب
دل نہیں لگتا جی چاہتا ہے کہ واپس سپین اپنے
پرانے گھر میں چلی جاؤں مگر کیا کروں یہ مجھے
نہیں جانے دیتا۔

ماریا نے کہا۔

عنبر! تم میری بات کا جواب نہ دینا لیکن یہ
بوڑھی عورت مجھے ایک مکار چڑیل لگتی ہے۔

عنبر ماریا کی اِس بات پر مسکرایا ڈان کارلو نے کہا
مجھے خوشی ہے کہ تم مسکرا رہے ہو دوست! ورنہ
ہیرا جو بھی مہمان آتا ہے۔ یہاں پہلے پہل گھبرا
جاتا ہے لیکن جب کھانا آتا ہے تو اسے کھا کر
خوش ہو جاتا ہے تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں کھانا
دادی جان کی نگرانی میں تیار ہوتا ہے۔ دادی جان
تو سپین کے اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے پکانا جانتی ہیں

عنبر بولا۔

"بڑی خوشی کی بات ہے"

اتنے میں نوکر نے میز پر کھانا لگا دیا کھانا واقعی بڑا شاندار
تھا۔ جانوروں کا بھنا ہوا گوشت تھا ہرن کے کباب تھے
دہی کا رائیتہ تھا اگرچہ عنبر کو بھوک نہیں لگی تھی مگر
اتنا اچھا کھانا دیکھ کر اس کو بھی بھوک لگ گئی ماریا نے
کہا۔

بڑے ندیدے ہو عنبر بھیّا۔ ایسے کھانا کھا رہے ہو
جیسے کبھی دیکھا ہی نہیں"

عنبر ہنسنے لگا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ بڑے مزے سے ڈٹ کر کھانا کھا رہا تھا۔ ماریا
نے کہا۔
"تم مجھے جواب مت دینا مگر میں تمہیں یوں احمقوں
کی طرح کھانا کھاتے نہیں دیکھ سکتی۔ میں ذرا محل
کی چھت پر ٹہلنے جا رہی ہوں۔"
عنبر نے ہرن کا کباب منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ جاؤ۔ جاؤ
ڈان کارلو نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔
"جاؤ جاؤ کیا؟"
عنبر جلدی سے سنبھل گیا۔ کہنے لگا۔
"میں کہہ رہا تھا کھاؤ کھاؤ۔ اصل میں جب کبھی مزیدار
کھانا ملتا ہے تو میں اپنے آپ سے باتیں کرنے لگتا
ہوں۔"
ڈان کارلو اور اس کی دادی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے
ماریا تلعے کی چھت پر چلی گئی تھی عنبر نے کھانا کھاتے ہوئے
سامنے نگاہ ڈالی تو اسے دو کالے سیاہ ستونوں کے
درمیان شمع کی دھندلی روشنی میں ایک انسانی سایہ جھکا
جھکا ایک طرف جاتے دکھائی دیا اور ساتھ ہی ایسی آواز
آئی جیسے کسی انسان نے بڑے درد اور دکھ کے ساتھ
ایک سرد آہ بھری ہو اس آہ کی آواز پر ڈان کارلو اور

دادی بھی تھوڑی سی چونکی ان دونوں نے آنکھوں ہی
آنکھوں میں کوئی بات کی اور ڈان کارلو جلدی سے اٹھا
اور مسکرا کر بولا۔
"دوست عنبر! میں تمہارے لیے کوئی میٹھی چیز
لانے جاتا ہوں۔ جانے یہ نوکر کہاں جا کر مر گیا
ہے۔"
اور وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتا سامنے والے ستونوں
کے پیچھے غائب ہو گیا عنبر ڈان کارلو کی دادی سے باتیں کرنے
کرنے لگا کھانا ختم ہو چکا تھا اور میٹھی ڈش کا انتظار تھا
نوکر کھیر لے آیا عنبر اور دادی کھیر کھانے لگیں۔ دادی
بار بار عنبر کی طرف دیکھ لیتی تھی اسے لگتا تھا کہ شاید اُسے
کسی بات کا انتظار ہے اتنے میں ڈان کارلو بھی مسکراتا
ہوا آ گیا کہنے لگا۔
"کیوں عنبر دوست۔ کیسی ہے میٹھی کھیر؟"
"بہت مزے دار۔"
عنبر نے محسوس کیا کہ لفظ اس کے ہونٹوں سے آہستہ
آہستہ ادا ہو رہے ہیں اسے پہلی بار اپنا سر چکراتا ہوا محسوس
ہو رہا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی
دھوکا تو نہیں کیا گیا کہیں اسے کھانے میں ایسی ویسی شے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو نہیں کھلا دی ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں وہ جلدی سے اٹھا اس نے ماریا کو آواز دینے کی کوشش کی مگر اس میں کامیاب نہ ہو سکا اس کے حلق سے آواز نہ نکل سکی اس نے دیکھا کہ ڈان کارلو اور اس کی دادی اسے غور سے تک رہے تھے اس کے بعد عنبر کی آنکھوں کے پپوٹے بند ہو گئے اور اسے کچھ ہوش نہ رہا عنبر کے بے ہوش ہوتے ہی ڈان کارلو کی دادی نے کہا۔

"دوا سے نیچے لے چلو۔"

ڈان کارلو اور حبشی نوکر نے عنبر کو اٹھایا اور ڈولی ڈنڈا کرتے ہوئے قلعے کی تاریک سیڑھیاں اتر کر اسے ایک اندھیرے اور چھوٹے سے تہہ خانے میں لے جا کر ایک پتھر کے صندوق میں لیٹا کر ڈھکنا بند کر دیا اس صندوق میں چار سوراخ تھے جن میں سے تازہ ہوا اندر داخل ہو رہی تھی۔ ڈان کارلو اور مکار دادی کوٹھڑی بند کر کے چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد وہی سایہ ایک بار پھر ابھرا جسے عنبر نے کھانا کھاتے ہوئے ستونوں کے پاس گزرتے دیکھا تھا یہ انسانی سایہ کوٹھڑی کے اندھیرے کونے میں سے

نکل کر صندوق کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہی ٹھنڈی آہ بھرنے کی آواز سنائی دی اور سایہ صندوق کے اردگرد چکر لگانے لگا وہ صندوق پر جھک گیا ایک بار پھر ٹھنڈی آہ بھرنے کی آواز سنائی دی انسانی سائے کی انگلیاں صندوق کے اوپر پھیل گئیں پھر پیچھے ہٹ گئیں۔ ایک بوڑھی کے بولنے کی آواز آئی اور سایہ تیزی سے پیچھے مڑا اور کوٹھڑی کی دیوار کے ساتھ چپک گیا اور اندھیرے میں اندھیرا بن کر گم ہو گیا ادھر ماریا قلعے کی چھت پر ٹہل رہی تھی۔

بارش اسی طرح موسلا دھار ہو رہی تھی۔ قلعے کی چھت جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی یہ قلعہ ایک کھنڈر بن رہا تھا ماریا نیچے آگئی اس نے دیکھا کہ کھانے کی میز خالی ہے عنبر بھی وہاں نہیں ہے نہ ڈان کارلو اور اس کی دادی وہاں پر ہے وہ قلعے میں عنبر کو آوازیں دے کر اسے تلاش کرنے لگی اسے معلوم تھا کہ اس کی آواز کو جب تک اس کی اپنی مرضی نہ ہو کوئی دوسرا نہیں سن سکتا تھا۔ وہ بار بار پکار رہی تھی۔

"عنبر بھیا! تم کہاں ہو۔ مجھے جواب دو تم کہاں ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر عنبر کا جواب کسی طرف سے بھی نہیں آ رہا تھا
اب اسے فکر ہوا کہ عنبر کہاں غائب ہو گیا اگرچہ اسے
معلوم تھا کہ عنبر کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا مگر پھر
بھی کوئی بڑا جادوگر شخص اسے قید ضرور کر سکتا
ہے ماریا کو یاد تھا کہ عنبر کو ایک بار گیس کی مدد سے
بے ہوش کر دیا گیا تھا اور وہ کتنے دن ایک غار میں
بے ہوش پڑا رہا تھا ماریا قلعے کی دیواروں میں
سے گزرتی ایک ایک کمرے کی تلاشی لے رہی تھی حیرانی
کی بات تھی کہ نہ صرف عنبر بلکہ اسے ڈان کارلو اور اس
کی مکار دادی بھی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی یا خدا!
یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ماریا نے سارا قلعہ
اور قلعے کے سارے کمرے چھان مارے مگر اسے عنبر
کہیں نہ ملا

اسے ایک جگہ اندھیری سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں
ماریا جلدی سے سیڑھیاں اترنے لگی نیچے ایک تاریک تہہ
خانہ تھا اس تہہ خانے میں ایک پتھر کا بڑا صندوق پڑا تھا
جس میں سوراخ بنے ہوئے تھے ماریا نے جلدی سے
اس صندوق کا بھاری ڈھکن اٹھا دیا صندوق اندر سے خالی
تھا ماریا نے صندوق بند کر دیا اسے کسی انسان کے آہ بھرنے

کی آواز سنائی دی۔
"کون ہو تم؟"
ماریا نے پکار کر کہا۔ کوئی جواب نہ ملا۔ ٹھنڈی آہ بھرنے
کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ ماریا نے پھر آواز دی
"کون ہو تم؟" کوئی جواب نہ ملا ماریا نے دیکھا کہ دیوار میں
سے ایک انسانی سایہ نکلا اور جھکا جھکا دوسری دیوار
کے اندھیرے میں جا کر اندھیرے کے ساتھ گھل مل گیا۔
"کون ہو تم؟ جواب کیوں نہیں دیتے؟"
کوئی جواب نہ آیا اب ٹھنڈی سانس بھرنے کی آواز
بھی نہیں آ رہی تھی ماریا حیران تھی کہ یہ کیا معمہ ہے اور
وہ کس مشکل میں پھنس گئی ہے۔ عنبر اچانک کہاں غائب
ہو گیا ہے اور یہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔ وہ تہہ خانے
سے نکل کر اوپر قلعے کے بڑے کمرے میں واپس آ گئی
یہ کمرہ بالکل ویران اور سنسان پڑا تھا بارش کی آواز
صاف آ رہی تھی۔ اس آواز نے رات کے اندھیرے کے
ساتھ مل کر ماحول کو اور زیادہ پراسرار بنا دیا تھا۔ ماریا
نے ایک بار پھر عنبر کو اونچی آواز میں پکارا
"عنبر! تم کہاں ہو؟ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟"
کوئی جواب نہ آیا۔ اس کی جگہ ماریا کو پھر وہی ٹھنڈی آہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھرنے کی آواز سنائی دی اس نے ادھر ادھر نگاہ
ویران کمرہ سنسان اور خالی تھا۔ کھلی اونچی لمبی کھڑ
میں سے بارش اور بادلوں کے گرجنے کی آواز آ رہی
تھی ماریا کی نگاہ آتشدان کی طرف گئی یہ کافی بڑا
آتشدان تھا جس کے اندر سردیوں میں آگ جلا کرتا تھا
جاتی تھی اس وقت یہ آتشدان ٹھنڈا پڑا تھا ماریا
نے دیکھا کہ وہی انسانی سایہ ایک ستون کے پیچھے سے
نکل کر آتشدان کی طرف گیا وہاں تھوڑی دیر کے لیے
رکا اور پھر آتشدان میں غائب ہو گیا۔

ماریا لپک کر آتشدان کے پاس آگئی اس نے آتشدان
کے اندر داخل ہو کر سر جھکا کر اوپر دیکھا آتشدان کے اند
ہی اندر سے ایک سرنگ سی اوپر جا رہی تھی۔ یہ چمنی تھی
اور اس لیے بنائی گئی تھی تاکہ جب آتشدان میں لکڑیاں
جلائی جائیں تو ان کا دھواں کمرے میں پھیلنے کی بجائے
اس چمنی اور دیوار کے اندر بنی ہوئی سرنگ کے راستے سے
اوپر چھت کی طرف نکل جائے۔

انسانی سایہ اس سرنگ میں چلا گیا تھا کیونکہ ماریا کو اس
سرنگ میں سے ٹھنڈی آہ بھرنے کی آواز بھی سنائی دی
ماریا اس انسانی پراسرار سائے کے معمے کو حل کرنا چاہتی

تھی وہ تو پتھروں سے بھی گزر جایا کرتی تھی۔

لیکن ماریا یہ دیکھ کر پریشان سی ہو گئی کہ وہ پتھر میں
سے نہیں گزر سکتی تھی اس کا ہلکا پھلکا لہروں کا بنا ہوا
جسم پتھر کے ساتھ ٹکرا کر واپس چمنی میں گھوم گیا وہ
تیزی سے نیچے کی طرف لپکی کہ آتشدان کی چمنی سے باہر
نکل کر اوپر جائے اور انسانی پراسرار سائے کو تلاش کرے
جونہی وہ نیچے آئی تو معلوم ہوا کہ نیچے سے بھی کسی نے
آتشدان کو پتھر کی سل جوڑ کر بند کر دیا ہے اس نے
پورا زور لگا کر اس پتھر کی سل میں سے باہر نکلنے کی
کوشش کی مگر پرے نہ ہو سکی۔ ایک بار پھر اس کا ہلکا
پھلکا شعاعوں والا جسم پتھر کی سل سے ٹکرا کر چمنی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واپس آگیا اور وہ چمنی کے اندھیرے میں گھوم گئی۔
ماریا سخت پریشان ہو گئی۔ وہ اندھیری چمنی میں
دیواروں کے ساتھ ٹکریں مار کر باہر نکلنے کی کوشش کر
رہی تھی کہ اُسے پھر ٹھنڈا سانس بھرنے کی آواز سنائی
دی۔ اس نے ٹھٹھک کر کہا۔

"کون ہو تم۔"

وہی پراسرار انسانی سایہ اس کے سامنے آگیا۔ چمنی میں
گہرا اندھیرا تھا مگر اس اندھیرے میں اب وہ انسانی سایہ
ماریا کو صاف نظر آ رہا تھا۔ سائے کی آواز آئی۔

"میں ایک انسانی سایہ ہوں میں اپنے جسم سے جدا
کر دیا گیا ہوں مگر تم کون ہو۔ تم نہ سایہ ہو نہ
انسان ہو۔"

ماریا نے کہا۔

میرا نام ماریا ہے میں ایک انسان ہوں مگر بہت
مدت گزری ایک طلسم کے زور سے غائب کر دی
گئی تھی اب میرا جسم نظر نہ آنے والی شعاعوں میں
تبدیل ہو چکا ہے لیکن میں یہاں سے باہر کیوں نہیں
نکل سکتی؟ میں تو لوہے کی دیواروں سے بھی گزر جایا
کرتی ہوں یہ سب کچھ کیا ہے۔ تم کون ہو؟ تمہارا

جسم کہاں ہے۔"

انسانی سائے نے سرگوشی ایسی آواز میں کہا۔

"ماریا۔ تم شیطان جادوگر سالوس کے طلسم میں
پھنس چکی ہو۔" سنو سالوس جادوگر کے پاس کالا
جادو تھا وہ ڈان کارلو کا دادا تھا وہ مر چکا ہے
مرنے کے بعد اس کی بیوی کو اپنے جادوگر خاوند کی
ڈائری ملی جس میں درج تھا کہ اگر میرے تابوت
میں ایسے سات انسانوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ
دی جائیں جن کے جسموں سے ان کے کالے سائے
الگ کر دیئے گئے ہوں تو سات روز کے اندر
اندر میں دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا اسی دن سے
ڈان کارلو اور اسکی دادی جادو کے زور سے انسانو
کے جسموں سے ان کے سائے الگ کرنے کی کوشش
میں لگے ہوئے ہیں ان کے پاس شیطان جادوگر
سالوس کے کالے جادو کے ٹونے ٹوٹکے ہیں جن کی
مدد سے ان انسانوں کے جسموں سے ان کے سائے
الگ کر دیتے ہیں میں ایک ہسپانوی سیاح تھا اور
سیر و سیاحت کرنے اس جنگل میں آ نکلا تھا کہ ان
لوگوں نے اپنی چکنی چپڑی باتوں سے مجھے اپنے قابو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یں کر کے میرے جسم سے میرا سایہ الگ کر دیا انہوں نے میرے جسم کی گردن کاٹ کر اس بوڑھے مردہ شیطان جادوگر کے تابوت میں رکھ دی ہے۔ یہ اب تک پچھ آدمیوں کے سائے ان کے جسموں سے الگ کر کے ان کی گردنیں کاٹ کر تابوت میں رکھ چکے ہیں تمہارا ساتھی ساتواں انسان ہے جو ان کے چنگل میں پھنسا ہے۔

ماریا حیرت کے عالم میں انسانی سائے کی باتیں سن رہی تھی اس نے کہا۔

لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ میرا ساتھی عنبر ایک طاقتور انسان ہے اور اس کی گردن اس کے جسم سے الگ نہیں کی جا سکتی وہ خود جادو کے اثر میں ہے۔"

سائے نے کہا۔

"خواہ کتنا بڑا جادوگر کیوں نہ ہو جب وہ ان لوگوں کے کالے جادو کے اثر میں آکر ایک بار بیہوش ہو جاتا ہے تو پھر اس کی ساری طاقت اور جادو ختم ہو جاتا ہے اس لیے یقین کرو اب تک ڈان کارلو اور اس کی جادوگر دادی نے تمہارے دوست عنبر کی گردن کاٹ ڈالی ہو گی۔

ماریا تو خوفزدہ ہو گئی اسے یاد آیا کہ عنبر بے ہوش ہونے کے بعد اپنی طاقت کھو بیٹھتا تھا اور اس کے جسم کو کاٹا جا سکتا تھا یہ الگ بات ہے کہ اس کے اگر جسم کے دو ٹکڑوں کو سنبھال کر رکھا جائے تو اسے جوڑا بھی جا سکتا تھا اس نے سائے سے کہا۔

"یہ لوگ کس جگہ عنبر کو لے گئے ہیں کیا میں کسی طرح یہاں سے نہیں نکل سکتی۔

سائے نے کہا۔ تم ڈان کارلو کی دادی کے اثر میں ہو یہ سارا قلعہ اس کے جادو کے اثر میں ہے یہاں جو کوئی ایک بار داخل ہو جاتا ہے وہ باہر نہیں نکل سکتا میں خود یہاں ایک عرصے سے بھٹک رہا ہوں مگر قلعے سے باہر نہیں نکل سکتا مجھ سے پہلے جن پانچ بے گناہ انسان کے سائے الگ کر کے انہوں نے ان کی گردنیں کاٹی تھیں ان کے سائے اس قلعے کی سیاہ دیواروں سے ٹکریں مارتے مارتے اندھیرے میں گم ہو چکے ہیں صرف میں باقی رہ گیا ہوں کیونکہ میں ایک بہادر انسان تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک روز میں اپنے جسم کو واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

ماریا نے کہا۔

"لیکن تمہارے جسم سے تمہاری گردن کو الگ کر دیا گیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے اور تمہارا باقی کا دھڑ تو گل سڑ گیا ہو گا۔
سائے نے کہا۔

"سایہ انسان کے اندر کا اندھیرا ہوتا ہے جب انسان کے جسم سے اس کا سایہ کسی زبردست طلسم کے زور سے جُدا کر دیا جاتا ہے تو اس کا جسم پھر کبھی نہیں گلتا سڑتا وہ اسی طرح رہتا ہے اگر کسی طریقے سے اس جسم کے سائے کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے تو وہ مردہ جسم پھر سے زندہ ہو سکتا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"کیا تم میرے دوست عنبر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے
سائے نے کہا۔

کاش میں مدد کر سکتا لیکن میں مجبور ہوں میں انسانی جسم نہیں بلکہ اپنے جسم کا سایہ ہوں اور سایہ کچھ نہیں کر سکتا
ماریا بولی۔ کیا تم مجھے یہاں سے باہر بھی نہیں نکال سکتے
سائے نے کہا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں ایسا نہیں کر سکتا تم ڈان کارلو کے دادا سالوس کے کالے جادو کے حصار میں قید کر دی گئی ہو تمہیں یہاں سے باہر نکالنے کا جادو بھی اُن لوگوں کے پاس ہی ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔
اس کا مطلب ہے انہیں میرا پتہ چل گیا ہے کہ میں ایک ایسی لڑکی ہوں جو غائب ہوں۔
"بے شک" سائے نے کہا۔ انہیں جادو کے ذریعے سب کچھ پتہ چل جاتا ہے۔ انہیں یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ تمہارے عنبر پر بھی جادو کا اثر ہے اور اس میں زبردست طاقت ہے اور وہ آسانی سے نہیں مر سکتا لیکن وہ عنبر کے جسم سے اس کا سایہ الگ کر کے بڑی آسانی سے اس کی گردن اتار کر شیطان جادوگر سالوس کے تابوت میں اس کی لاش کے ساتھ رکھ دیں گے۔

ماریا تو بے حد پریشان ہو گئی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عنبر کو اس مصیبت سے بچانے کے لیے کیا کرے اب اُسے احساس ہونے لگا کہ اس نے عنبر کو یہاں لا کر کسقدر حماقت کی ہے نہ وہ اُسے یہاں لاتی اور نہ وہ اس مصیبت میں پھنستے لیکن اب پچھتانے سے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔
ماریا نے سائے سے کہا۔

"کیا تم مجھے یہ پتہ کر کے بتا سکتے ہو کہ عنبر کے ساتھ کیا بیت رہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہاں۔ یہ میں تمہیں ابھی معلوم کیے دیتا ہوں اگرچہ مجھے قلعے میں ادھر اُدھر پھرنے سے منع کر دیا گیا ہے مگر میں یہاں دن رات بھٹکتا رہتا ہوں چونکہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ میں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اسی طرح بھٹکتے بھٹکتے دوسرے پانچ سایوں کی طرح ایک روز اندھیرے کے ساتھ اندھیرا بن جاؤں گا اس لیے وہ مجھے کچھ نہیں کہتے میں ابھی جا کر معلوم کرتا ہوں کہ تمہارا دوست کس حال میں ہے۔"

ماریا چمنی کی تاریک سرنگ میں ہی رہی اور سایہ وہاں سے باہر نکل گیا۔

انسانی سایہ آتشدان کی چمنی سے نکل کر اندھیرے میں سے ہوا کی لہر کی طرح گزرتا۔ ٹھنڈی آہیں بھرتا سیدھا قلعے کے نیچے۔ زمین میں بہت گہرائی میں بنے ہوئے ایک تہہ خانے میں آگیا۔ جہاں کارلو کے بوڑھے دادا شیطان جادوگر سالوس کا تابوت پڑا تھا۔ انسانی سایہ بند دروازے کے اندھیرے سوراخ میں سے نکل کر دیوار کے ساتھ اندھیرے میں لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ بوڑھے شیطان جادوگر سالوس کا تابوت کھلا ہے اس کی لاش کے ساتھ دونوں

ب چھ انسانی سر پڑے ہیں ان میں اُس سائے کا اپنا بھی ایک
پڑا تھا سامنے والی دیوار کے ساتھ چھ انسانوں کے سر
بغیر جسم پڑے ہیں ان میں اس سائے کا اپنا ایک جسم بھی
ان پر کپڑا ڈال دیا گیا تھا۔

درمیان میں لکڑی کی ایک میز پر عنبر کا بے ہوش جسم
تھا ڈان کارلو اور اس کی بوڑھی دادی اس پر جھکے ہوئے
ڈان کارلو کے ہاتھ میں ایک تیز دندانے دار آری تھی
رچڑیل دادی اپنے خاوند یعنی شیطان کالے جادوگر
رس کی خفیہ جادوئی ڈائری پڑھ رہی تھی کارلو نے

"دادی! یہ تو کمال کا آدمی ہے اس کے جسم میں
زبردست طاقت ہے اور کسی جگہ سے خون کا ایک
قطرہ بھی نہیں نکل رہا۔"

دادی نے کہا۔

"لیکن یہاں ایک ایسا جادوئی ٹوٹکا لکھا ہے کہ
جس کی مدد سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں
گے۔"

مکار بڑھیا نے جادوئی ڈائری بند کر دی اور آنکھیں بند کر کے
پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارنے لگی یہ کالا جادو تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کا جسم اس زبردست کالے جادو سے ایک
سے ہلا اور پھر خاموش پتھر کی طرح ہو گیا دا
کہا "کارلو! اس کو اٹھا کر سیدھا کھڑا کرو۔"

کارلو نے عنبر کو لکڑی کے میز پر سے اٹھا کر فر
کھڑا کر دیا عنبر بالکل سیدھا ایک بت کی طرح کھڑا
ہوش تھا اس کی آنکھیں بند تھیں مکار بڑھیا نے کہا
"اب الگ ہو جاؤ کارلو۔"

کارلو پرے ہٹ گیا۔ عنبر اپنی جگہ پر بت بنا کھڑا
نے اشارہ کیا ڈان کارلو نے ایک شمع دان روشن
عنبر کی ایک جانب میز پر رکھ دیا عنبر کا سیاہ سایہ
پڑنے لگا دادی نے دوبارا آنکھیں بند کر کے منتر پڑ
کر دیئے۔

وہ عنبر کے سائے کو اس کے جسم سے الگ کر
تھی۔

عنبر کی سر کٹی لاش

مکار بڑھیا منتر پڑھ رہی تھی
ایک بار اس نے منتر پڑھ کر پھونک ماری تو عنبر کا سا
سیاہ ہو گیا اور عنبر کے جسم کا رنگ زرد پڑ گیا پھر بوڑھیا
کارلو سے کہا۔
اس کو میز پر لیٹا دو۔"

جونہی ڈان کارلو نے عنبر کے بے ہوش جسم کو لکڑی کی
لیٹایا اس کا سایہ اس کے جسم سے الگ ہو گیا عنبر کا جسم
پڑا تھا اور اس کا سایہ اس سے الگ ہو کر دیوار کے
قد جا لگا تھا اس کے بعد بوڑھی دادی نے کارلو سے کہا
"اس کی گردن الگ کر دو۔"

کارلو نے آری لے کر عنبر کی گردن پر چلانی شروع کر دی
دیکھتے دیکھتے عنبر کی گردن اس کے جسم سے الگ ہو گئی کارلو
عنبر کی گردن اٹھائی اور اپنے دادا شیطان جادوگر سالوس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے تابوت کے اندر اس کی لاش کے پاس رکھ دی
نے کہا۔
"آج سات کی سات گردنیں پوری ہو گئی ہیں۔ اب
یہ گردنیں سات روز تک اس تابوت میں بند رہیں
گی اور آٹھویں روز تمہارا دادا زندہ ہو کر تابوت
سے باہر آجائے گا۔
بوڑھیا اور ڈان کارلو بڑے خوش تھے انہوں نے
کو بند کر دیا عنبر کا سایہ دیوار کے ساتھ لگا تھا کارلو نے
سے کہا۔
دادی جان۔ یہ سایہ بھی ہمیں خوامخواہ پریشان کرے
گا جس طرح پہلے والا سایہ قلعے میں بھٹکتا پھرتا ہے
ان دونوں کو یہاں قید کر دیں۔
پہلا انسانی سایہ گھبرا کر باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ دادی
اس پر نگاہ پڑ گئی اس نے منتر پڑھ کر چاروں دیوار دا
کی طرف پھونک ماری اور کہا۔
تم دونوں سائے اب یہاں سے کبھی باہر نہیں جاسکو گے
اور قہقہہ لگا کر اپنے پوتے کارلو کو ساتھ لے کر کوٹھڑ
سے باہر نکل گئی۔ انہوں نے تہہ خانے کی کوٹھڑی سے باہر
لگا دیا۔

ان کے باہر جاتے ہی عنبر نے اپنے سائے کو غور سے
دیکھا پھر دوسرے انسانی سائے کو غور سے دیکھا اور ٹھنڈی
آہ بھر کر پوچھا۔
"یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ میرا جسم کہاں ہے"
پہلے سائے نے کہا۔
"عنبر! تمہارے ساتھ ایک بے حد دردناک حادثہ
ہو چکا تھا وہ دیکھو دیوار کے ساتھ تمہارا کٹا
ہوا دھڑ پڑا ہے تمہاری گردن تمہارے جسم سے
الگ کر کے میری گردن کی طرح اس تابوت کے اندر
شیطان جادوگر سالوس کی لاش کے ساتھ رکھ دی
گئی ہے۔" لیکن یہ سب کچھ کیا ہے۔ انہوں نے میری
گردن کیسے میرے جسم سے الگ کی۔
پہلے سائے نے کہا۔
اس لیے کہ تم جادو کے اثر میں تھے
"تم میرا نام کیسے جانتے ہو عنبر کے سائے نے کہا
پہلے سائے نے اسے ماریا کے ساتھ اپنی ملاقات اور کی
گئی ساری گفتگو کھول کر بیان کر دی اس نے عنبر کے سائے کو
بتا دیا کہ اس کے سائے کو اس کے جسم سے کیوں الگ کیا گیا ہے
اور اس کی گردن کاٹ کر کس غرض کے لیے شیطان جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سالوس کے تابوت میں دوسری کٹی ہوئی انسانی گردنوں کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔

عنبر کا سایہ یہ سُن کر پریشان و حیران ہو کر رہ گیا۔ "کیا اب ہم کبھی اس کوٹھڑی سے باہر نہیں نکل سکتے ہو؟"

پہلے سائے نے کہا۔

"کبھی نہیں۔ پہلے ہم اس منحوس قلعے میں ضرور بھٹک سکتے تھے اب اس خبیث بوڑھے جادوگرنی نے اپنی جادو کے زور سے اس کال کوٹھڑی میں تابوت کے ساتھ بند کر دیا ہے اب ہم یہاں سے بھی باہر نہیں جا سکتے۔"

عنبر کے سائے نے پوچھا "کیا ماریا بھی آتشدان کی چمنی سے باہر نہیں نکل سکتی۔"

وہ بھی، ہمارے ساتھ ہی چمنی کے اندر قید کر دی گئی ہے یہ تم دونوں کی بدقسمتی تھی کہ تم اس طرف نکل آئے اور دوسری بدقسمتی یہ ہے کہ اتنی طاقت کے ہوتے ہوئے بھی تم بے بس کر دیئے گئے ہو اور کچھ نہیں کر سکتے۔

عنبر کا سایہ کمرے میں ٹہلنے لگا پھر اس نے اپنے کٹے ہوئے

دھڑ کو دیکھا اس کے بعد تابوت کو دیکھا جس کا ڈھکنا بند تھا عنبر کا سایہ اس ڈھکنے کو اُٹھا نہیں سکتا تھا۔ عنبر کے سائے کو اپنی زبردست بے بسی کا احساس ہوا مگر وہ ہمت ہارنے والا نہیں تھا اس نے بڑی سے بڑی مشکل میں ہمت نہیں ہاری تھی اور پوری جواں مردی کے ساتھ ہر مشکل سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی وہ اب بھی اس ادھیڑ بن اور کوشش میں تھا اس مصیبت سے کیوں کر چھٹکارا مل سکتا ہے اتنا اسے معلوم تھا کہ اگر اس کی کٹی ہوئی گردن اس کے دھڑ کے ساتھ لگا دی جائے اور اسے دو روز رات کو کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیا جائے تو وہ پھر سے زندہ ہو جائے گا لیکن سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ وہ اپنا سایہ بن کر اپنے جسم سے الگ ہو چکا تھا اس کی سمجھ میں یہ نہیں آ رہا تھا کہ وہ دوبارہ اپنے جسم میں کس طرح سے داخل ہو گا۔ عنبر نے جھک کر تابوت کے ڈھکن کو غور سے دیکھا اس پر کالے سانپ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ سانپ کنڈل مار کر پھن اُٹھائے بیٹھا تھا نیچے عبرانی زبان میں سانپ دیوتا کے حضور ایک دُعا لکھی ہوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا۔

"اے سانپ دیوتا! مجھ پر رحم کر مجھے نئی زندگی دے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں سات گردنیں جمع کروں گا۔
تو میرے اندر نئی زندگی داخل کر دے۔"
ان گردنوں کے سائے نہیں ہوں گے۔"
تو میرے مردہ جسم میں نئی روح پھونک دے۔"
عنبر کا سایہ غور کرنے لگا اس کے دل میں اُمید کی
کرن جاگ اٹھی یہ بوڑھیا جادوگر اور اس کی لاش سانپ
دیوتا کے ماتحت ہے عنبر کے سائے کو اچانک ناگ کا خیال
آگیا اگر کسی طرح سے وہ ادھر آ نکلے تو انہیں اس بھیانک
مصیبت سے نجات مل سکتی ہے مگر ناگ کا کسی کو کچھ پتہ
نہیں تھا خدا جانے وہ کہاں تھا اور اگر وہ اس جنگل سے
گزرا بھی تو اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ اس قلعے میں آئے
گا اب تو اس قلعے کے مالک ڈان کارلو اور اس کی
چڑیل دادی کو بھی کسی دوسرے مسافر کی گردن کاٹنے اور
اس کے جسم سے سایہ الگ کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔
سات گردنیں پوری ہو چکی ہوئی ہیں عنبر خود قید تھا۔
ماریا بھی وہاں پابند ہو چکی تھی اور وہ اس منحوس
جگہ سے باہر جا کر ناگ کو تلاش نہیں کر سکتے تھے۔
پہلے سائے نے عنبر سے پوچھا۔
"تم کیا پڑھ رہے ہو عنبر"

عنبر نے سائے کو وہ سب کچھ ترجمہ کر کے سنا دیا جو
تابوت کے اوپر لکھا تھا۔ پہلے سائے نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا
"اس سے کیا ہوتا ہے۔ چاہے یہ بدبخت مُردار
بوڑھا جادوگر سانپ کی پوجا کرے چاہے لومڑ
کی پوجا کرے اس نے ہماری گردنیں اتار دی
ہیں اور ہمارے جسموں سے سائے الگ کر دیئے ہیں"
عنبر کے سائے نے کہا۔
کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ہم یہاں سے باہر
نکل جائیں۔
پہلا انسانی سایہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا
مجھے اس منحوس قلعے میں اپنے جسم سے الگ ہو کر
بھٹکتے ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے میں
نے ایک بار اس بڑھیا کو کہتے سُنا تھا کہ ایک سال
گزر جانے کے بعد سایہ اگر کسی طرح دادا کے تابوت
کے اندر داخل ہو کر لاش کے پاس ایک رات گزار
دے تو اسے اتنی آزادی مل سکتی ہے کہ وہ قلعے
کے جادو کے دائرے سے باہر نکل کر جہاں چاہے
آزادی سے چل پھر سکتا ہے مگر اپنے جسم میں دوبارا
داخل نہیں ہو سکتا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کے سائے نے کہا۔
کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟"
انسانی سایہ بولا
مگر اس سے فائدہ کیا ہوگا مجھے اگر باہر جا کر بھی
بھٹکنا ہی ہے تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں یہاں
اپنے مردہ جسم کے پاس بیٹھا رہوں کم از کم مجھے یہ
تو تسلی ہو گی کہ میرا جسم میرے قریب ہے۔"
عنبر کے سائے نے ٹھنڈی آہ بھری اور کہا۔
"میرے دوست سائے۔ تم نہیں جانتے۔ ہمارا ایک
تیسرا ساتھی بھی ہے جس کا نام ناگ ہے۔ وہ اصل
میں ایک سانپ ہے ناگ دیوتا ہے مگر انسانی شکل
میں گھومتا پھرتا ہے۔"
سائے نے حیرت سے پوچھا۔ کیا کہا۔ وہ سانپ ہے؟"
"ہاں۔ ناگ اصل میں سانپ ہے اور انسان بن گیا
ہے۔ وہ اب بھی سانپ بن سکتا ہے وہ جس
جانور یا پرندے کا چاہے روپ دھار سکتا ہے
انسانی سائے نے پوچھا۔ وہ کہاں ہے
عنبر کا سایہ بولا۔

"یہی تو ہمیں پتہ کرنا ہے اسی لئے میں چاہتا ہوں
کہ تم یہاں سے نکل کر باہر جاؤ اور میرے بھائی
ناگ کو کسی طرح سے تلاش کر کے یہاں لے آؤ
مجھے پورا یقین ہے کہ ناگ کے یہاں آجانے سے
ہماری بگڑی ہوئی بات بن سکتی ہے۔"
انسانی سایہ ایک پھر گہری سوچ میں پڑ گیا پھر بولا
میں اس بدبخت شیطان جادوگر کی لاش کے ساتھ
ایک رات بسر کرنے کو تیار ہوں۔"
عنبر بڑا خوش ہوا اس نے کہا۔
تم تابوت کے اندر کیسے داخل ہو گے وہاں کوئی
سوراخ نہیں ہے؟"
انسانی سائے نے کہا۔
میں تابوت کے قبضے کی درز میں سے اندھیرے کی باریک
لکیر بن کر اندر چلا جاؤں گا تم بالکل بے فکر رہو
تمہارے دوست ناگ کا ذکر سن کر میرے دل
میں بھی پھر سے زندہ ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے
انسانی سائے نے شیطان جادوگر کے تابوت کے ڈھکن
کے قبضوں کو غور سے دیکھا ان میں ایک جگہ چھوٹی سی درز
تھی انسانی سائے نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اس کے اندر داخل ہو رہا ہوں۔ تم احتیاط رکھنا۔
اور انسانی سایہ ایک باریک سیاہ لکیر بن کر تابوت کے قبضے
کی درز میں سے اس کے اندر داخل ہونا شروع ہو گیا وہ دیکھتے
دیکھتے تابوت میں چلا گیا اور لاش کے ساتھ لیٹ گیا۔
عنبر کے سائے نے اسے آواز دے کر پوچھا۔
"تم اندر گھبرا تو نہیں رہے"
انسانی سائے کی اندر سے آواز آئی۔
"بالکل نہیں گھبرا رہا۔ تم فکر نہ کرو"
اس کے بعد انسانی سائے نے کوئی بات نہ کی۔ وہ ساری
رات شیطانی جادوگر سالوس کے تابوت کے اندر اس کی لاش
کے ساتھ پڑا رہا کمال کی بات یہ تھی کہ اس کے قریب ہی اس
کا اپنا کٹا ہوا سر بھی پڑا تھا عنبر کا سر بھی وہیں تھا اور
دوسرے پانچ بدنصیب انسانوں کے سر بھی وہیں تابوت
کے اندر تھے جن کے سائے شاید ہمیشہ کے لیے تاریک اندھیروں
میں گم ہو چکے تھے عنبر کا سایہ تابوت کے باہر کوٹھڑی میں
دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا۔
جب ساری رات گذر گئی تو تابوت کے اندر انسانی سائے
کی خاص حس نے اسے خبر کر دی کہ صبح ہو گئی ہے وہ تابوت
کی اسی باریک درز سے باہر نکل آیا عنبر کا سایہ اسکا انتظار

کر رہا تھا جونہی وہ باہر آیا عنبر کے سائے نے کہا۔
دوست! تمہارے خیال میں اب تم اس کوٹھڑی
اور قلعے سے نکل سکو گے"
انسانی سائے نے کہا "ابھی آزما کر دیکھ لیتا ہوں"
انسانی سائے نے کوٹھڑی کے بند دروازے کی طرف
جا کر اپنی ایک ٹانگ بند دروازے سے باہر کر لی اور عنبر کے
سائے سے کہا۔
"میرا عمل کامیاب رہا میں طلسمی حصار سے باہر
نکل سکتا ہوں"
عنبر کا سایہ اس کے قریب آگیا اس نے ناگ کی شکل صورت
اور اس کی ساری خاص خاص باتیں سائے کو بتا دیں اور کہا۔
"تمہارے پاس صرف سات دن، ہیں کیونکہ سات
دنوں کے بعد اس تابوت کے اندر شیطانی سالوس
بڈھے کی لاش زندہ ہو جائے گی اور خدا جانے زندہ
ہو کر یہ دنیا میں کیسی تباہی مچا دے اس لیے کوشش
کرنا کہ تم سات دنوں کے اندر اندر ناگ کو تلاش
کر کے یہاں واپس آ جاؤ۔
انسانی سائے نے کہا۔
میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا دوست عنبر!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمیں شاید پتہ نہیں کہ قلعے سے باہر نکل کر میری رفتار بجلی کی رفتار کے برابر ہو جائے گی۔ میں جنوبی کا سارا علاقہ کھنگال ڈالوں گا اور ناگ کو ہر جگہ تلاش کروں گا۔

انسانی سایہ سالوس کے پراسرار تہہ خانے سے باہر نکل آیا کارلو اور اسکی دادی اپنا سات انسانی گردنوں والا کام پورا کر کے قلعے میں کسی جگہ مزے سے سو رہے تھے باقی سارا قلعہ خالی تھا۔ انسانی سایہ سیدھا ماریا کے پاس چمنی کے اندر گیا اور ماریا کو عنبر کے بارے میں اور اپنی نئی مہم کے بارے میں سب کچھ بتا دیا عنبر کی گردن الگ ہونے کا سن کر ماریا کا دل غم سے بوجھل ہو گیا مگر وہ خود بے بس تھی اور چمنی کے اندر طلسم میں قید تھی وہ عنبر کے لیے اور اس کے سائے کے لیے کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی اس نے بھی انسانی سائے کو ناگ کے بارے میں ضروری باتیں بتائیں۔

اور انسانی سایہ قلعے سے نکل کر دن کی روشنی میں ایک طرف روانہ ہو گیا بارش نہیں ہو رہی تھی دن نکل آیا تھا مگر آسمان پر بادل چھائے تھے وہ دن کی روشنی میں کالے دھاگے کی ایک لکیر کی طرح آسمان پر اڑتا جا رہا تھا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی وہ جنگلوں صحراؤں پر سے گزرتا ہوا جنوبی افریقہ کے

جنگل پر سے گذرنے لگا۔ یہ جنگل سرسبز تاریک اور گھنے اور پراسرار تھے یہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی انسانی سایہ ایک مندر دیکھ کر نیچے اتر آیا اندھیرے میں وہ دکھائی نہیں دیتا تھا کچھ لوگ مندر میں پوجا کرنے جا رہے تھے کچھ باہر آ رہے تھے۔

انسانی سایہ دیوار کے ساتھ ساتھ اندھیرے میں چلتا مندر کے اندر آ گیا یہ ناگ مندر تھا اور یہاں سانپ کے بت کی پوجا ہوتی تھی انسانی سایہ روشنی میں آیا تو ایک پجاری کی اس پر نظر پڑ گئی اس نے ایک انسانی سائے کو بغیر جسم کے اکیلے چلتے دیکھا تو دنگ رہ گیا اس نے شور مچا دیا مندر میں شیطان آ گیا ہے مندر میں شیطان آ گیا ہے

لوگ سائے کی طرف لپکے مگر انسانی سایہ وہیں روشنی میں ایک جگہ رک گیا سب اسے حیرانی سے تکنے لگے ایک آدمی نے شمع پر ہاتھ رکھ دیا انسانی سایہ جونہی اندھیرے میں آیا وہ بھاگ کر مندر کے پیچھے جہاں تاریکی تھی وہاں جا کر غائب ہو گیا۔ پجاری اور دوسرے لوگ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگے کیونکہ شمع کی روشنی ہوتے ہی انہوں نے دیکھا کہ انسانی پراسرار سایہ جس کو وہ شیطان کا سایہ کہتے تھے غائب تھا۔

انسانی سایہ اب سانپ کی مورتی کے پاس جو دیوار کھڑی تھی اس کے پیچھے اندھیرے میں چھپا رہا۔ یہاں وہ اس لیے گیا تھا۔ کہ شاید ناگ یہاں پر ہو۔ جب لوگ چلے گئے اور مندر بالکل خالی ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا تو انسانی سایہ اندھیرے میں سے نکل کر سانپ کی مورتی کے قریب آیا اور بولا۔

"اے سانپ کی مورتی! اگر تو سن سکتی ہے تو سن!
مجھے ناگ دیوتا کی تلاش ہے کیا تو بتا سکتی ہے کہ ناگ کہاں ہے؟"

سانپ کی مورتی تو ایک پتھر کی مورتی تھی بھلا وہ کیا جواب دیتی لیکن ایک سُرخ سانپ مورتی کے نیچے سے نکل کر انسانی سائے کے سامنے آگیا اِس نے انسانی آواز میں کہا۔

"تم کون ہو۔ تمہارا جسم کہاں ہے؟"

انسانی سائے نے تعجب سے سانپ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میں اپنے جسم کا سایہ ہوں ایک شخص نے مجھ پر جادو کر کے میرے جسم سے میرے سائے کو الگ کر دیا ہے
میں ناگ دیوتا کی تلاش میں اپنے طلسمی قلعے سے نکلا ہوں کیونکہ ناگ کا ایک بھائی اور بہن بھی وہیں جادوگر کی قید میں ہے اور اُن کے سائے بھی الگ ہو چکے ہیں"

سُرخ سانپ نے کہا۔ کیا کہہ رہے ہو کیا ناگ دیوتا کا بھائی اور بہن بھی وہاں جادوگر کی قید میں ہیں۔

انسانی سائے نے کہا

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ سخت مشکل میں ہیں ناگ کے بھائی کی گردن اس کے جسم سے سائے کے ساتھ

ہی الگ ہو چکی ہوئی ہے"

سرخ سانپ نے ایک پھنکار ماری جیسے اسے سخت غصہ آگیا اور بولا

"وہ کون بدنصیب جادوگر ہے جس نے ناگ دیوتا کی زبردست طاقت کا غلط اندازہ لگایا اور اس کے بھائی کی گردن الگ کرنے کی حماقت کی کیا اسے معلوم نہیں کہ افریقہ کا ایک ایک سانپ اپنے دیوتا پر قربان ہونا جانتا ہے"

انسانی سائے نے کہا۔

اسوقت ناگ دیوتا پر قربان ہونے کی نہیں بلکہ اس کے بھائی اور بہن کو جادوگر کی مصیبت سے چھٹکارا دلانے کی ضرورت ہے"

سرخ سانپ بولا"

"میں جانتا ہوں۔ تم مجھے سکھانے کی کوشش نہ کرو میری بات غور سے سنو تم اس مندر سے نکل کر نیچے جاؤ گے تو ایک کالی چٹانوں والا دریا آجائے گا۔ اس دریا کے دوسرے کنارے دو کوس کے فاصلے پر ایک لال پتھروں کی بادلی ہے اس بادلی کے پاس سرخ چٹانوں میں ایک کالا سانپ رہتا ہے اسے جا کر میرا سلام کہنا۔

سرخ سانپ خاموش ہو گیا انسانی سائے نے پوچھا۔

"کیا میں اسے ساری بات بیان کر دوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرخ سانپ نے کہا۔

نہیں تمہیں ناگ کے بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں اسے ہوا کی لہروں پر تمہارے جانے کے بعد سب کچھ بتا دونگا تم وہاں جاؤ گے تو وہ تمہاری راہ دیکھ رہا ہو گا۔

انسانی سائے نے پوچھا۔ کیا وہ ناگ دیوتا ہو گا؟

سرخ سانپ بولا۔

"نہیں۔ وہ ناگ نہیں ہو گا بلکہ ناگ کا ایک غلام ہو گا جو تمہارے ساتھ قلعے میں جائے گا اور ناگ کا بھائی اور بہن کے ساتھ زیادتی کرنے والے سے بدلہ لے گا اور دونوں بہن بھائی کو آزاد کرائے گا۔

انسانی سایہ بولا۔

قلعے کا جادوگر بہت طاقتور ہے تم ایک بار پھر غور کر لو دوست!

سُرخ سانپ نے زور سے پھنکار کر کہا۔

"اے انسانی سائے۔ تم فوراً کالے سانپ کے پاس جاؤ ہم ناگ کی بہن اور بھائی کو زیادہ دیر تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔"

انسانی سائے نے سرخ سانپ کو خدا حافظ کہا اور مندر سے نکل کر ہوا میں پرواز کرتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا اندھیری رات میں سایہ ہونے کی وجہ سے وہ ہر شے دیکھ سکتا تھا دریا کے دوسرے کنارے دو میل کے سفر کے بعد اسے ایک سُرخ

پتھروں کے پاس بادلی نظر آئی یہ ان کے قریب ہی چھوٹی چھوٹی بے شمار سُرخ چٹانیں باہر نکلی ہوئی تھی انسانی سایہ وہاں پہنچا ہی تھا کہ ایک سیاہ کالا سانپ پھوں پھوں کرتا ہوا چٹانوں میں سے نکل کر اس کے پاس آگیا اور انسانی آواز میں بولا۔

"میرے اوپر بیٹھ جاؤ ہم اس قلعے کی طرف جا رہے ہیں جہاں گستاخ جادوگر نے ہمارے دیوتا کے بھائی اور بہن کو قید کر رکھا ہے"

انسانی سائے نے کہا۔ کیا آپ اڑ کر جائیں گے۔

کالے سانپ کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں سے سرخ کرنوں کی مقناطیسی شعاعیں نکل رہی تھیں کالے سانپ نے انسانی سائے کی طرف دیکھا اور کہا۔

"جلدی کرو۔ وقت ضائع نہ کرو۔ میرے ساتھ لپٹ جاؤ جلدی کرو۔"

انسانی سایہ جلدی سے سانپ کی دم کی طرف، اس کے جسم سے لپٹ گیا اس کے ساتھ ہی سانپ نے ایک پھنکار ماری اور وہ شوں کی آواز کے ساتھ ہوا میں اچھلا اور اس نے اڑنا شروع کر دیا انسانی سایہ اسے راستہ بتاتا جا رہا تھا راتوں رات وہ کارلو اور اس کی مکار جادوگرنی دادی کے قلعے میں پہنچ گئے کالے سانپ نے قلعے کے اندر ایک بڑے کمرے میں اترتے ہوئے انسانی سائے سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مجھے یہاں ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے
یقیناً یہ ناگ دیوتا کے بھائی اور بہن کی خوشبو ہے مجھے
بتاؤ وہ کہاں ہیں۔
انسانی سائے نے کہا۔
ناگ دیوتا کی بہن اس سامنے والے آتشدان کے اندر چمنی
میں جادو کے زور سے قید کر دی گئی ہے
کالا سانپ آتشدان کی طرف رینگتا ہوا آگیا اس نے اپنا سر اوپر
اٹھا کر چمنی کے اندر لگے ہوئے بھاری پتھر کو دیکھا پھر اپنی دم پر
کھڑا ہو گیا اور اتنی زور سے گھوما کہ اس کے جسم سے سرخ رنگ
کے شرارے گرنے لگے جسطرح پھل جھڑی میں سے گرا کرتے ہیں
یہ سارے شرارے ستارے بن کر گھومنے لگے اور گول دائرے
میں گردش کرتے ہوئے آتشدان کے اندر چمنی میں گھس گئے
اور پتھر ایک کڑاک کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گیا اور ماریا نیچے
آگئی اس نے انسانی سائے اور سانپ کو دیکھا اور بولی۔ تم آگئے
ناگ کہاں ہے؟"

کالے سانپ کو ماریا کے جسم سے بھی ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی
خوشبو آ رہی تھی اس نے ادب سے سر جھکا دیا انسانی سائے نے
ساری کہانی ماریا کو سنائی اور کہا۔ یہ کالا سانپ ہماری مدد کریگا۔
کالے سانپ نے کہا "اے مقدس ناگ دیوتا کی بہن۔ تم بے فکر ہو جاؤ

اب تم پر اس قلعے میں کسی جادوگر کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔
پھر اس نے انسانی سائے سے پوچھا کہ ناگ کا بھائی کس
جگہ پر ہے۔ انسانی سایہ اسے اپنے ساتھ سیڑھیوں میں سے گزار
کر اس کوٹھڑی کے باہر لے آیا جس کے اندر عنبر کا سایہ قید
تھا اور تابوت کے اندر اس کی گردن لاش کے ساتھ پہلو میں پڑی
تھی۔ ماریا اور انسانی سایہ بند کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گئے
کالا سانپ بھی جادو کے زور سے اندر آگیا۔ ماریا نے سامنے
دیوار کے ساتھ عنبر کے سائے کو دیکھا تو بے اختیار بول اٹھی
"عنبر بھائی"۔
عنبر نے کہا۔ ماریا بہن! گھبرانا بالکل نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔
"مگر تمہارا جسم کہاں ہے عنبر"
عنبر نے کہا: "ماریا یہاں دیوار کے ساتھ پڑا ہے اور میری
گردن اس تابوت کے اندر پڑی ہے"
اُف میرے خدا" ماریا کی آواز بھرا گئی۔
عنبر کے سائے نے اسے حوصلہ دیا اور انسانی سائے سے پوچھا!
"کیا ناگ سے ملاقات ہو گئی تمہاری!
انسانی سائے نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔
ناگ سے ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن یہ کالا سانپ اپنے مقدس
دیوتا کے بھائی اور بہن کی مدد کے لیے آیا ہے اور اس نے ماریا
کو آتشدان کی چمنی سے آزاد کرا دیا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کے سائے نے کالے سانپ کی طرف دیکھا۔ کالے
سانپ کو عنبر کے جسم سے اپنے مقدس ناگ دیوتا کی خوشبو برابر
آ رہی تھی اس لیے وہ ادب سے کنڈلی مارے سر جھکائے زمین
پر بیٹھا تھا۔ اس نے عنبر کے سائے کی طرف دیکھ کر کہا۔
"مقدس ناگ دیوتا کے عظیم بھائی! مجھے معاف کر دینا
کہ تمہیں یہاں ہمارے ملک میں آ کر تکلیف پہنچی۔ لیکن
میں تمہیں تکلیف دینے والوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا
خواہ وہ دنیا کے سب سے بڑے جادوگر ہی کیوں نہ ہوں
عنبر نے کہا۔
اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو سب سے پہلے میرے سائے کو
میرے جسم میں داخل کرو اور میری گردن کے ساتھ میرا
سر جوڑ دو۔
کالے سانپ نے کہا۔
کیا تمہارا سر اس تابوت میں ہے؟
"ہاں۔" عنبر کے سائے نے جواب دیا
ماریا اور انسانی سایہ خاموش کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔
کالا سانپ رینگتا ہوا سالوس جادوگر کی لاش والے تابوت
کی طرف بڑھا اس نے تابوت کے پاس جا کر اپنی دم گھما کر زور
سے تابوت پر ماری تابوت کا ڈھکن کڑاک کی آواز کے ساتھ کھل

کر پرے گر پڑا۔ اور اس میں لاش دکھائی دینے لگی
ماریا نے لاش کے پاس عنبر کا کٹا ہوا سر دیکھا تو اس
کی چیخ نکل گئی
عنبر نے کہا۔ خاموش ماریا۔
کالا سانپ لاش کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور بولا۔
ناگ دیوتا کے مقدس بہن اور بھائی! تھوڑی دیر کے لیے آپ
سامنے والی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جائیں۔
ماریا۔ عنبر کا سایہ اور انسان کا سایہ یہ تینوں سامنے والی
دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے وہاں ہلکا ہلکا اندھیرا
تھا سالوس کی لاش اور تابوت کے اوپر چھت میں سے ہلکی ہلکی
روشنی پڑ رہی تھی تہہ خانے کا دروازہ زور سے کھل گیا اور
کارلو اور اس کی دادی اندر داخل ہوئے ان کے چہرے غصے
سے سُرخ ہو رہے تھے۔
کارلو کی دادی نے فوراً ایک منتر پڑھ کر سانپ پر پھونکا
سانپ کے گرد آگ کا ایک ہالہ بن گیا مگر سانپ اس ہالے
میں سے اچھل کر باہر نکل آیا اور اڑتا ہوا کارلو کی دادی کی
گردن سے جا کر لپٹ گیا اس نے اس کی شہ رگ پر ڈس دیا
دادی کا منتر اس کے منہ میں ہی رہ گیا اور سانپ کے زہر نے اسے
وہیں پتھر کر کے اس کے خون کو جما دیا وہ مر کر گر پڑی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈان کارلو باہر کو بھاگا مگر سانپ نے اسے بھی پیچھے سے جاکر پکڑ لیا اور اس کی گردن پر بھی جھپٹا مار کر اسے اپنی گرفت میں لے کر ڈس دیا۔ ڈان کارلو کے منہ میں سے ایک چیخ نکلی یہ اس کی زندگی کی آخری چیخ تھی عنبر کا سایہ انسانی سایہ اور ماریا دیوار کے ساتھ کھڑے یہ خوفناک تماشہ خاموشی سے دیکھ رہے تھے ان دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد سانپ تیزی سے رینگتا ہوا آیا اس کے منہ سے پھنکاریں نکل رہی تھیں اور آنکھوں میں سے سرخ شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

سانپ اب سالوس جادوگر کی لاش کی طرف بڑھ رہا تھا اس نے لاش کے گرد سات چکر لگائے اور پھر عنبر کے سائے کی طرف اپنا پھن اٹھا کر بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! اپنے دھڑ کے ساتھ جاکر لیٹ جاؤ۔

عنبر کا سایہ اپنی سر کٹی لاش کے پاس جاکر لیٹ گیا سانپ نے دوسرے انسانی سائے سے کہا۔ عنبر کے دوست! تم بھی اپنی سر کٹی لاش کے ساتھ لیٹ جاؤ۔

انسانی سایہ بھی دیوار کے ساتھ فرش پر پڑی اپنی سر کٹی لاش کے پاس جاکر لیٹ گیا سانپ نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

عظیم ناگ دیوتا کی بہن ماریا! تابوت کی طرف آؤ اور ان

مر کٹی لاشوں کے سر تابوت میں سے اٹھا کر ان کی لاشوں کی کٹی ہوئی گردنوں کے ساتھ جاکر لگا دو!

ماریا جلدی سے آگے بڑھی پہلے اس نے عنبر اور پھر انسانی سائے کے کٹے ہوئے سر تابوت سے نکال کر ان کی سر کٹی لاشوں کے ساتھ جاکر لگا دیئے اب سانپ ان لاشوں کی طرف آگیا۔ دونوں لاشوں کے گرد اس نے سات چکر لگائے اور لاشوں کی طرف منہ کر کے ان پر پھنکاریں مارنی شروع کر دیں ماریا نے دیکھا کہ عنبر اور دوسرے انسان کا سایہ آہستہ آہستہ فرش پر رینگتا ہوا اپنی اپنی لاش کے ساتھ جاکر لیٹ گیا اور پھر یہ سائے ان لاشوں کے اندر جذب ہو گئے۔

سانپ نے لاشوں کو اٹھنے کا حکم دیا۔ عنبر اور دوسرا انسان اپنے زندہ جسموں کے ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف خوشی اور حیرت سے دیکھ رہے تھے سرخ سانپ نے کہا۔

"اب تم دونوں پھر سے زندہ ہو گئے ہو۔ تمہارے سائے تمہارے جسموں کو واپس مل گئے ہیں اگر دوسری لاشوں کے سائے بھٹک کر گم نہ ہو گئے ہوتے تو اس وقت ان کی جسم بھی زندہ ہو جاتے اب میں جاتا ہوں"

ماریا نے عنبر کو خوش ہو کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر! خدا کا شکر ہے کہ تم اس کے حکم سے پھر زندہ ہو گئے"
عنبر نے سانپ سے ناگ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔
"عظیم ناگ دیوتا کے بارے میں ہم کچھ نہیں جان سکتے
وہ عظیم دیوتا ہے ہم اس کی رعایا ہیں۔
یہ کہکر سانپ غائب ہو گیا۔
عنبر نے اپنے دوست انسانی سائے سے پوچھا۔
"دوست تمہارا نام کیا ہے اور اب تم کہاں جاؤ گے"
وہ بولا۔ میں تمہیں شاید پہلے بھی اپنا نام بتا چکا ہوں
میں پانچو ہوں اور سپین کا رہنے والا ہوں۔ اب میں
یہاں سے واپس اپنے وطن چلا جاؤں گا۔
عنبر نے کہا۔
ہم جنوب کی طرف ناگ کی تلاش میں جائیں گے
ماریا نے پوچھا۔ سالوس کی لاش کا کیا حال ہو گا
انہوں نے تابوت میں جھانک کر دیکھا تو حیران رہ گئے کیونکہ
سالوس جادوگر کی لاش تابوت کے اندر گل سڑ کر مٹی ہو گئی تھی
اور اب وہاں صرف چند ایک ہڈیاں ہی باقی تھیں پانچو نے کہا۔
"ہمیں یہاں سے اب نکل جانا چاہیئے۔
وہ قلعے سے باہر نکل آئے۔ پانچو نے عنبر اور ماریا کا شکریہ
ادا کیا اور کہا۔

"یہ خوفناک تجربہ مجھے ساری زندگی یاد رہے گا"
وہ رخصت ہو کر چلا گیا عنبر اور ماریا جنوب کی طرف ناگ
کی تلاش میں روانہ ہو گئے عنبر اپنے سائے کی شکل میں اس سارے
علاقے میں گھوم چکا تھا اسے معلوم تھا کہ آگے صحرا اور جنگل ہے
اور اس کے بعد ایک دریا ہے جس کے پرلے کنارے سرخ سانپ
رہتا تھا یہ ساری باتیں پانچو کے انسانی سائے نے اسے بتا دی
تھیں اب ان کی منزل دریا پار کا علاقہ ہے کئی دنوں کے خطرناک
سفر کے بعد وہ دونوں سرخ چٹانوں والے دریا کے دوسرے
طرف پہنچ گئے اب وہ افریقہ کے جنوبی علاقے میں داخل ہو چکے
تھے اور عنبر اور ماریا۔ دونوں کو پورا پورا یقین تھا کہ اس
علاقے میں ان کی ناگ سے ملاقات ضرور ہو گی۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بین کی آواز پر بے بس ہو گیا

اب ہم ناگ کی طرف چلتے ہیں

کبٹی کے پہلی بار غائب ہونے کے بعد ناگ پرندہ بن کر افریقہ کے جنوب کی طرف روانہ ہو گیا تھا وہ بھی عنبر اور ماریا کی تلاش میں تھا سپین سے اڑتے ہوئے ناگ افریقہ کے جنوبی ساحل پر جا کر ایک جگہ زمین پر اتر آیا۔ یہاں آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی وہ جنگل میں داخل ہونے کی بجائے اس کے کنارے کنارے اگے ہوئے درختوں میں آگے چل پڑا وہ سارا دن سفر کرتا رہا شام کے وقت اسے ایک شہر کی فصیل دکھائی دی اس نے کھیتوں میں کسانوں کو سبزیاں گدھوں پر لادے شہر کی طرف جاتے دیکھا یہ کوئی اچھا خاصا شہر تھا اس شہر کے دروازے پر ایک ہاتھی کا بت بنا ہوا تھا مکانوں اور دکانوں میں چراغ روشن تھے۔

ناگ شہر کے اندر جا کر بازاروں میں گھومنے لگا۔ یہ افریقہ کا ایک شہر تھا اس کے بازار اور گلیاں گنجان تھیں اور مکان قلعوں کی طرح کے تھے کوئی کوئی مکان حویلی کی طرح تھا اور اس کے دروازے

پر مشعل جل رہی تھی اور پہرے دار حبشی بھی پہرا دے رہا تھا

ناگ نے سارے شہر میں گھوم پھر کر عنبر اور ماریا کی خوشبو پانے کی کوشش کی مگر ان کی خوشبو اسے کہیں پر بھی محسوس نہ ہوئی اسی طرح شہر میں گھومتے پھرتے اسے رات ہو گئی وہ ایک چھوٹی سی دکان کے باہر تخت پر بیٹھ گیا وہاں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ناگ نے بھی تھوڑا سا کھانا منگوا لیا اور لوگوں سے باتیں کرنے لگا وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ کون سا شہر ہے اور یہاں کس بادشاہ کی حکومت ہے۔

ایک آدمی نے ناگ کو بتایا کہ اس شہر کا نام گوگاش ہے اور اس شہر میں ایک سردار کی حکومت ہے ان لوگوں کی باتوں سے ناگ کو اندازہ ہو گیا کہ سردار کوئی ظالم شخص ہے لیکن اس نے کوئی خیال نہ کیا کیونکہ اسے سردار سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی وہ تو عنبر ماریا اور کیٹی کی تلاش میں تھا۔

رات کافی گزر چکی تھی ناگ ابھی تک شہر کے گلی کوچوں میں آوارہ گردی کر رہا تھا اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کسی سرائے میں جا کر باقی رات گزارنی چاہیئے کیونکہ آدھی رات کو اس طرح شہر میں گھومنا پھرنا شریف آدمیوں کا کام نہیں ہوتا۔

ناگ نے بازاروں میں دو ایک مندر بھی دیکھے جہاں ان لوگوں کے دیوتاؤں کی مورتیاں رکھی تھیں اور لوگ ان کی پوجا کر رہے تھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کسی سرائے کی تلاش میں تنگ و تاریک گلی میں سے گزر رہا تھا کہ اسے اندھیرے میں ایک مکان کی چوتھی منزل سے رسی کے ساتھ بندھا ہوا ایک ٹوکرا جو زنبیل کی شکل کا تھا آہستہ آہستہ نیچے آتا دکھائی دیا۔

ناگ اندھیرے میں ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس ٹوکرے کو نیچے آتے دیکھنے لگا اس ٹوکرے کی رسی کو کسی نے اوپر سے پکڑ رکھا تھا اور وہ اسے آہستہ آہستہ نیچے کھسکا رہا تھا ناگ نے دیکھا کہ جونہی ٹوکرا اندھیری گلی کے فرش کے ساتھ لگا مکان کی ڈیوڑھی سے ایک سایہ لپک کر اس کی طرف آیا اس نے ٹوکرے کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو کھول دیا اوپر والے نے رسی اوپر کھینچ لی پھر یہ آدمی مکان کی ڈیوڑھی میں سے ایک گھوڑے کو نکال کر لایا اور ٹوکرا بڑی مشکل سے اٹھا کر اس نے گھوڑے کے اوپر رکھا اور گھوڑے کو لے کر گلی سے باہر نکل آیا۔

ناگ کو یہ ساری بات بڑی پراسرار اور کچھ خطرناک لگی اس نے اس پراسرار آدمی کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔

شہر کے باہر گہرا اندھیرا چھایا تھا پراسرار آدمی باہر نکلتے ہی گھوڑے پر سوار ہو گیا اور جنگل کی طرف گھوڑے کو ڈال دیا جنگل وہاں سے کافی دور تھا اور گھوڑا کافی تیز دوڑ رہا تھا۔ ناگ انسانی شکل میں اسکا پیچھا نہیں کر سکتا تھا وہ ایک بار پھر باز بن گیا اور فضا میں غوطہ لگا کر اڑا اور گھوڑ سوار کے اوپر اندھیری رات میں اڑنے لگا۔

پراسرار گھوڑ سوار جنگل میں ایک پتلی پگ ڈنڈی پر چلنے لگا جو اونچے اونچے درختوں کے درمیان سے ہو کر گزر رہی تھی ناگ بھی اس کے اوپر اس کے ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا لیکن درخت اس کی پرواز کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہے تھے لیکن وہ انسان کی شکل میں نیچے نہیں جانا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس طریقے سے اس کے راز کے کھل جانے کا خطرہ تھا۔ ناگ تو چھپ کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ آدمی کون ہے اور آدھی رات کو ٹوکرے میں کیا شے لے کر شہر سے نکلا تھا۔

گھوڑ سوار ٹوکرے کو لیے جنگل میں داخل ہو گیا۔ ناگ ایک پرندے کی شکل میں اس کے ساتھ ساتھ اڑتا جا رہا تھا جنگل میں ایک بہت بڑے گھنے درخت کے پاس جا کر وہ آدمی گھوڑے سے نیچے اترا آیا اس نے ٹوکرا بھی اتار کر ایک طرف رکھ دیا پھر اس نے گھوڑے کے جھولے میں سے پھاوڑا نکالا اور زمین کھودنے لگا ناگ درخت کی شاخ پر بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا ناگ کو ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ ٹوکرے میں کیا ہے کیونکہ اس کے اوپر کپڑا پڑا تھا ناگ نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ شخص زمین میں گڑھا کھود کر اس ٹوکرے کو اس میں دفن کرنے والا ہے جب گڑھا کھد گیا تو اس آدمی نے ٹوکرے کو اسی طرح اٹھا کر گڑھے میں رکھا اور اوپر سے مٹی ڈالنی شروع کر دی جب گڑھا مٹی سے بھر گیا تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر واپس چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے جاتے ہی ناگ شاخ پر سے نیچے اُتر آیا اس نے اسی وقت انسان کی شکل اختیار کی اور گڑھے کی مٹی جلدی جلدی کھود کر ٹوکرے کو باہر نکال لیا جونہی اس نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس ٹوکرے میں ایک دس گیارہ برس کی ایک لڑکی بے ہوش پڑی تھی اس کا سانس بہت آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

ناگ نے فوراً لڑکی کو ٹوکرے میں سے نکال کر زمین پر لیٹا دیا اور اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے تلوؤں کو ملنے لگا تھوڑی دیر میں لڑکی کو ہوش آگیا اور وہ چیخ مار کر بولی۔

"مجھے نہ مارو۔ مجھے نہ مارو۔!"

بڑی مشکل سے ناگ نے اس لڑکی کو تسلی دی اور سمجھایا کہ وہ اسے کچھ نہیں کہے گا لڑکی کی آنکھوں سے خوف و دہشت ٹپک رہی تھی اِسنے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تمہیں میری ماں نے مجھے زمین میں دفن کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ خدا کے لیے مجھے زمین میں دفن نہ کرو۔"

ناگ نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے تسلی دی اسے پیار سے پچکارا اور کہا۔ "بیٹی میں نے تو تمہیں زمین کے اندر سے نکالا ہے ایک آدمی تمہیں زمین میں زندہ دفن کر کے چلا گیا تھا لڑکی نے اب چاروں طرف دیکھا پھر گڑھے کو دیکھا پھر ناگ کی طرف دیکھا اور بولی۔

"کیا وہ چلا گیا"

"وہ کون تھا" ناگ نے پوچھا۔

لڑکی نے کہا۔ "وہ ہمارا غلام تھا"

لیکن وہ تمہیں کیوں زندہ دفن کر گیا تھا"

لڑکی نے کہا۔ "میری ماں — میری سوتیلی ماں نے اسے کہا تھا میری سوتیلی ماں مجھ پر بڑے ظلم کرتی ہے اس نے مجھے مارا بھی تھا پھر اس نے غلام سے کہا کہ اس کو جنگل میں لے جا کر زندہ گاڑ دو میں رونے لگی میری سوتیلی ماں نے مجھے پھر مارا اور زبردستی شربت پلایا جس سے میں بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ مگر تم کون ہو!

ناگ نے کہا "میں تمہارا بھائی ہوں میں ادھر سے گذر رہا تھا کہ ایک آدمی کو دیکھا کہ کسی چیز کو زمین میں دفن کر کے جا رہا تھا تمہارا نام کیا ہے۔

لڑکی نے کہا۔ میرا نام شیلی ہے"

"مگر شیلی۔ تمہاری سوتیلی ماں تمہیں کیوں زندہ دفن کرنا چاہتی ہے"

شیلی کہنے لگی۔ میرا باپ مر چکا ہے وہ بہت امیر آدمی تھا اس کی لاکھوں کی جائیداد ہے۔ میری سوتیلی ماں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی بھی ایک لڑکی ہے وہ مجھے مار کر میری جائیداد کے حصے پر بھی قبضہ کرنا چاہتی ہے۔"

ناگ نے کہا۔ "یہ تو اچھی بات نہیں ہے اچھا یہ بتاؤ تم واپس اپنے گھر جانا چاہتی ہو شیلی؟"

"نہیں نہیں۔ میں وہاں نہیں جاؤں گی میری سوتیلی ماں مجھے مار ڈالے گی۔"

ناگ بولا۔ "شیلی! کیا تمہاری اپنی ماں مر چکی ہے؟"

شیلی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے کہا۔

"نہیں۔ میری ماں مری نہیں۔ وہ زندہ ہے۔"

"زندہ ہے؟" ناگ نے پوچھا۔ "مگر وہ کہاں ہے؟"

شیلی نے کہا۔ میری اصلی ماں کو میری سوتیلی ماں نے حویلی کی ایک کوٹھڑی میں بند کر رکھا ہے۔ وہ اُسے کھانے کو نہیں دیتی میری ماں مر جائے گی۔"

اور شیلی رونے لگی ناگ نے اسے پیار کیا اور حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

فکر نہ کرو شیلی! میں تمہاری ماں کے پاس جاؤں گا اُسے کھانا کھلاؤں گا اور اُسے تمہارے پاس لے کر آؤں گا۔ پھر تم خوش ہو جاؤ گی۔

شیلی نے مسکرا کر کہا۔

ہاں۔ تم میری ماں کو لے آؤ۔ میرے پاس لے آؤ۔ میری سوتیلی ماں اُسے مار ڈالے گی۔ وہ اسکی دشمن ہے۔

ناگ نے لڑکی کو ساتھ لیا اور جنگل میں اس گڑھے سے دور لے گیا پھر اُس نے ایک پہاڑی کے دامن میں ایک جگہ چھوٹا سا غار دیکھا جو پہاڑی کے اندر بنا ہوا تھا ناگ نے شیلی کو اس غار میں جا کر ایک طرف بٹھا دیا اور کہا۔

میں تمہارے لیے کچھ پھل جنگل سے توڑ کر لاتا ہوں تم اسی جگہ رہنا۔"

ناگ رات کے اندھیرے میں کچھ جنگلی پھل توڑ کر لایا اس نے پھل معصوم لڑکی کو کھلائے اور اسے اپنے قریب ہی آرام سے سُلا دیا صبح ہوئی تو ناگ نے لڑکی سے کہا۔

"بیٹی شیلی! تم اسی غار میں رہنا یہاں پھل میں نے رکھ دیئے ہیں اور پہاڑی کے پیچھے پانی کا ایک چشمہ بھی ہے تم یہاں سے اور کسی طرف مت جانا میں تمہاری امی کو لینے جا رہا ہوں۔"

شیلی بہت خوش ہوئی۔ کہنے لگی۔

"آپ میری ماں کو ضرور ساتھ لائیں میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ اسی جگہ رہوں گی۔"

ناگ وہاں سے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جنگل سے نکلتے ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے ایک پرندے کا روپ بدلا اور اڑتا ہوا شہر کے اندر حویلی کی حویلی کے اوپر جاکر بیٹھ گیا یہی وہ مکان تھا جہاں سے آدھی رات کو ٹوکرا نیچے لٹکایا گیا تھا اور جس کی ایک خفیہ کوٹھڑی میں شیلی کی ماں کو قید میں رکھ کر اسے بھوکا پیاسا مارا جا رہا تھا ناگ نے دیکھا کہ چھت پر سے ایک سیڑھی نیچے مکان میں جا رہی تھی ناگ نے روپ بدلا اور ایک سبز رنگ کا باریک سانپ بن گیا اور سیڑھیوں کی دیوار کے ساتھ لگا رینگتا حویلی کی چوتھی منزل پر آگیا یہاں کوئی نہیں تھا وہ تیسری اور پھر دوسری منزل میں آیا تو اُسے ایک کمرے میں ایک مرد اور ایک عورت کے بولنے کی آوازیں سنائی دی عورت کہہ رہی تھی۔

تم نے اچھی طرح اس بدبخت کو زمین میں دفن کیا تھا۔

مرد نے کہا۔ ہاں بیگم صاحبہ۔ اب تک تو وہ مر چکی ہوگی۔"

ناگ سمجھ گیا کہ یہ عورت شیلی کی سوتیلی ماں ہے اور مرد اس کا غلام ہے جس نے رات کو شیلی کو زمین کے اندر دفن کیا تھا۔

سوتیلی ماں نے کہا۔ "اب شیلی کی ماں کی موت کا انتظار رہے

غلام بولا۔ بیگم صاحبہ! یہ بوڑھیا بڑی سخت جان ہے دو تین روز سے بھوکی پیاسی ہے مگر ابھی تک زندہ ہے میں تو کہتا ہوں کہ اسے بھی جنگل میں لے جاکر زندہ گاڑ دیتا ہوں۔"

سوتیلی ماں نے کہا

"نہیں اس طرح سے لوگوں کو شک پڑ جائے گا اسے اپنی موت مرنے دو۔ ہم کچھ دن اور دیکھ لیتے ہیں اس کے بعد یہ ساری جائیداد کی مالک میں اور میری بچی ہوگی۔

غلام بولا "بیگم صاحبہ میرا انعام مت بھولئے گا۔"

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارا انعام تمہیں ضرور ملے گا۔ جاؤ جاکر دیکھو وہ بوڑھیا ابھی مری ہے کہ نہیں۔"

"بہت اچھا بیگم صاحبہ۔"

غلام باہر نکلا ناگ تیزی سے ایک لکڑی کی چوکی کے پیچھے ہو گیا تھا اس نے غلام کو پہچان لیا۔ یہی وہ آدمی تھا جو رات کو معصوم شیلی کو جنگل میں دفن کر کے آگیا تھا ناگ کو سخت غصہ آیا اس پر۔ اس کا جی چاہا کہ ابھی اسے کھڑے کھڑے ڈس کر ہلاک کر ڈالے مگر وہ خاموش رہا غلام ایک اندھیری کوٹھڑی میں گھوم گیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور سوتیلی ماں سے کہا کہ ابھی بڑھیا زندہ ہے سوتیلی ماں کی آواز سنائی دی اگر کل تک یہ عورت نہ مری تو ہم اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیں گے۔

بالکل درست فیصلہ کیا آپ نے بیگم صاحبہ میں خود اس کا گلا گھونٹوں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ یہ سب کچھ چھت کے ایک طرف لگا دیکھ اور سن رہا تھا
جب غلام اور سوتیلی ماں نچلی منزل پر چلے گئے تو ناگ رینگتا ہوا
اس کوٹھڑی کی طرف گیا جس کے اندر شیلی کی سگی ماں کو قید میں
ڈال رکھا گیا تھا اس کے دروازے پر تالا پڑا تھا ناگ ایک سوراخ
میں سے اندر چلا گیا اندر کوٹھڑی میں ایک کمزور سی عورت زمین
پر لیٹی تھی ایک دیا اس کے سرہانے جل رہا تھا ناگ فوراً انسانی
شکل میں آگیا شیلی کی سوتیلی ماں نے آنکھیں کھول کر ناگ کو دیکھا
اور آہستہ سے کہا۔

"تم مجھے ایک ہی بار کیوں نہیں مار دیتے مگر خدا کے
لیے مجھے میری بیٹی شیلی سے ایک بار ملا دو۔ میں مرنے
سے پہلے ایک بار اپنی بیٹی کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں"
ناگ نے کہا "بہن۔ میں تمہاری سوتن کا غلام نہیں ہوں
میں تمہیں تمہاری بیٹی شیلی کے پاس لے جانے کیلئے آیا ہوں
وہ عورت اُٹھ کر بیٹھ گئی اگرچہ دو دن کے فاقے سے
بہت کمزور ہو رہی تھی مگر بیٹی سے ملنے کی خوشی میں اس کے
اندر ایک نئی طاقت آگئی تھی۔
کہاں ہے میری بیٹی! اس ڈائن نے میری بیٹی کو زندہ
کیسے چھوڑا؟"
ناگ نے کہا۔

اس ڈائن نے تمہاری بیٹی کو زمین میں زندہ دفن کرا
دیا تھا مگر میں نے اسے بچا لیا اور اب وہ جنگل میں
ایک محفوظ جگہ پر تمہارا انتظار کر رہی ہے لیکن
پہلے میں تمہارے لئے کچھ کھانے پینے کو لاتا ہوں
کیونکہ تم بہت کمزور ہو گئی ہو بہن!
ناگ کوٹھڑی کے دروازے کے پاس آکر اندھیرے میں ایک
بار پھر سانپ بن گیا اور باہر نکل آیا شیلی کی سوتیلی ماں اندھیرے
میں اسے سانپ بنتے نہ دیکھ سکی تھی ناگ نے باہر کمرے میں
جا کر ایک تھالی میں چاول اور پانی کا گلاس لیا اور کوٹھڑی
کے دروازے کا تالا آہستہ سے مروڑ کر کھولا اور اندر آگیا۔
اس نے شیلی کی ماں کو چاول کھلائے پانی پلایا اور بولا۔
"میں آدھی رات کو آؤں گا۔ تم تیار رہنا بہن"
یہ کہہ کر ناگ خالی برتن لے کر کوٹھڑی سے باہر نکل آیا۔
اس نے کوٹھڑی کے دروازے کو بند کر کے پھر سے تالا لگا دیا
اور ایک بار پھر سانپ کی شکل اختیار کر کے کمرے کی دیوار میں
ایک جگہ لکڑی کی الماری کے پیچھے چلا گیا وہ رات کا اندھیرا
پھیلا جانے تک اسی جگہ بیٹھا رہا جب رات ہو گئی تو شیلی کی
سوتیلی ماں اور غلام اوپر آئے وہ کچھ دیر شیلی کی ماں کے
بارے میں باتیں کرتے رہے۔
"بیگم صاحبہ! صبح تک یہ عورت مر چکی ہو گی آپ بالکل فکر نہ کریں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ دوسرے کمرے میں چلے گئے جب رات آدھی گزر گئی تو
دیوار پر سے رینگتا ہوا نیچے اترا اچانک کمرے کا دروازہ
اور شیلی کی سوتیلی ماں کو ناگ نے دیکھا کہ ہاتھ میں رسی کا
کوٹھڑی کی طرف بڑھ رہی ہے اس نے تالے کو ہاتھ لگایا تو
کھل گیا وہ حیران ہوئی کہ تالا اتنی آسانی سے کیسے کھل گیا
دل میں شیلی کی سگی ماں کو ہلاک کرنے کا ارادہ لے کر آئی تھی
جلدی سے کوٹھڑی میں داخل ہو گئی ناگ بھی اس کے ساتھ ہی کو
میں آگیا اندر دیا جل رہا تھا شیلی کی ماں خاموشی لیٹی تھی کھانا
اور پانی پینے کی وجہ سے اس میں توانائی واپس آچکی تھی سوتیلی
اندر آتے ہی اس پر جھپٹی اور اس کے گلے میں رسی ڈال کر اسے
گھونٹنے لگی شیلی کی ماں بیچاری دبلی پتلی تھی بے بس ہو کر چیخنے لگی
ناگ نے ایکدم انسان کا روپ بدلا اور سوتیلی ماں کو پکڑ کر پیچھے
گرا دیا وہ ایک اجنبی مرد کو دیکھ کر حیران ہو گئی ناگ نے فوراً اس
کی مشکیں کس دیں اس نے چیخ مار کر غلام کو بلایا غلام بھاگ کر اندر
آگیا اس کے ہاتھ میں تلوار تھی ناگ نے فوراً سانپ کی شکل بدلی
اور لپک کر غلام کی ٹانگ پر ڈس دیا۔ غلام چیخ مار کر پیچھے ہٹا
اور زہر نے اس کا کام تمام کر دیا۔

ایک جیتے جاگتے انسان کو سانپ بنتے دیکھ کر دونوں عورتیں
دنگ سی ہو کر رہ گئیں ناگ فوراً انسان کی شکل میں آگیا اور شیلی کی
سوتیلی ماں کی طرف دیکھ کر بولا

حویلی میں تمہارے ساتھ رہے گی۔
شیلی کی ماں نے کہا۔
نہیں دیوتا بھائی! اب میں بھی اس حویلی میں نہیں رہنا چاہتی!
ناگ نے پوچھا۔ پھر تم کہاں جاؤ گی۔
شیلی کی ماں نے کہا۔
یہاں سے جنوب کی طرف ایک رات اور ایک دن کے سفر
کے فاصلے پر میرے بھائی کے انگوروں کے باغ ہیں میں اپنی
بچی کو لے کر اس کے پاس چلی جاؤں گی اور اس حویلی کو بعد میں
فروخت کر دوں گی۔
جیسے تمہاری مرضی بہن۔ تم ضروری سامان باندھ کر میرے ساتھ
روانہ ہو جاؤ کیونکہ شیلی جنگل میں اکیلی ہے۔
شیلی کی ماں نے کہا۔
مجھے اپنی بیٹی کے پاس جلدی لے چلو خدا کا شکر ہے کہ وہ اس
بڑیل کے ہتھکنڈوں سے بچ گئی۔
اس نے جلدی جلدی اپنا قیمتی سامان ایک گٹھڑی باندھا اور
کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر نکل کر جنگل کی
روانہ ہو گئی۔
جنگل میں وہ اپنی بیٹی کو دیکھ کر اس سے بے اختیار لپٹ گئی اور
ماں بیٹی روتی رہیں۔ جب ان کے دل کا غبار ہلکا ہو گیا تو ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کہا۔

"اب میرا خیال ہے تم آرام کرو۔ صبح سفر روانہ ہوں گے۔"

باقی رات انہوں نے آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر چشمے پر منہ پر ہاتھ دھویا تازہ پھل کھائے اور جنوب کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا ایک دن اور ایک رات کے سفر کے بعد شیلی کے ماموں کا انگور کا باغ آگیا ناگ نے ان دونوں کو وہاں چھوڑا اور خود اکیلا گھوڑے پر سوار ہو کر جنوب مغرب کی طرف ایک کچی سڑک پر چل پڑا۔ اسے عنبر اور ماریا نہیں ملے تھے اس لئے ناگ نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی بحری جہاز پر سوار ہو کر ایک بار پھر ملک سپین کی طرف روانہ ہو جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسی ملک میں عنبر اور ماریا سے اس کی ملاقات ہو جائے۔

دو دن کے سفر کے بعد ناگ سمندر کے کنارے ایک چھوٹے سے شہر میں پہنچ گیا اُسے معلوم ہوا کہ وہاں سے مہینے میں ایک بار بادبانی جہاز ملک عرب اور سپین کی طرف جاتا ہے ابھی جہاز کے روانہ ہونے میں دس روز باقی تھے ناگ وہیں ایک کارواں سرائے میں رُک گیا اتفاق کی بات تھی کہ اس کے پاس اُس زمانے کی کرنسی یعنی دینار ختم ہو گئے تھے اور پیسوں کے بغیر وہ سفر نہیں کر سکتا تھا اس نے سوچا کہ شہر کے باہر کسی ویران جگہ پر جا کر یہاں کے کسی سانپ کو طلب کرے اور اس سے مالی امداد حاصل کرے۔

گھوڑے کو کارواں سرائے میں ہی چھوڑ کر ناگ شہر سے باہر نکل آیا۔ وہ ایک سنگلاخ میدان میں آگیا جہاں دھوپ خوب تیز چمک رہی تھی اور کسی جگہ کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا ایک زمین میں ایک کافی بڑا گڑھا بن گیا تھا ناگ نے دیکھا کہ گڑھے میں ایک چار دیواری کھڑی ہے جس کی اینٹیں کئی جگہوں سے اکھڑی ہوئی ہیں ناگ نے سمجھا کہ یہ ضرور کوئی پرانا کھنڈر ہے اور خزانے عام طور پر ایسی ہی جگہوں پر ہوا کرتے ہیں چنانچہ وہ اس چار دیواری میں آگیا اس کے اوپر چھت نہیں تھی۔ ناگ ایک جگہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور منتر پڑھ کر اس نے علاقے کے کسی بھی سانپ کو اپنی زبان میں آواز دی۔ بدقسمتی سے اس وقت اس علاقے میں ایک بھی سانپ نہیں تھا مگر وہاں سے تھوڑی دور ایک جگہ گھنے درخت کے نیچے ایک بہت عیار اور مکار سپیرا آرام کر رہا تھا اس سپیرے کا نام بابی تھا بابی سپیرے نے بیس برس تک افریقہ کے سب سے بڑے جادوگر سپیرے کی شاگردی کی تھی اور اس کے استاد سپیرے نے مرتے وقت اسے اپنی بین دے کر کہا۔

"بابی! میں یہ اپنی بین تمہیں دیئے جا رہا ہوں تم نے میری بڑی خدمت کی ہے تم جب اس بین کو بجاؤ گے تو اگر سانپوں کا بادشاہ ناگ دیوتا بھی ہوا تو اس کی آواز پر کھنچتا چلا آئیگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اگر تم نے اسے اس بین کے اندر بند کر لیا تو وہ تمہارا
غلام ہو جائے گا اور تم جو کہو گے وہ تمہاری خواہش پوری
کرے گا مگر یاد رکھنا اُس سے ایسی خواہش کرنا کہ جس سے
انسانوں کی بھلائی ہو۔

یہ بین اس عیار سپیرے بابی کے پاس ہی تھی اور وہ اس
وقت سے سانپوں کے بادشاہ ناگ دیوتا کی تلاش میں تھا کیونکہ صرف
ناگ دیوتا کو ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے دفن شدہ خفیہ خزانے
کا پتہ تھا۔ عیار سپیرا بابی اپنے سانپوں کا جھولا سامنے رکھے درخت
کے نیچے خاموش بیٹھا تھا کہ اکیدم سے اس کے کان کھڑے ہو گئے
یہ سپیرا سانپ کی بولی سمجھ لیتا تھا اس کے کان میں ایک آواز پڑی
"میں ناگ دیوتا بول رہا ہوں اگر یہاں کوئی سانپ زمین کے
اندر ہے تو میری خدمت میں حاضر ہو۔

سپیرا بابی ایک دم اچھل پڑا جس ناگ دیوتا کی اسے برسوں
کی تلاش تھی وہ خود چل کر اس کے پاس آ گیا تھا اس کے
جھولے میں پڑی ہوئی ٹوکری میں بند سانپ ناگ دیوتا کی
آواز سن کر بے چین ہو گئے اور باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے
سپیرے کو معلوم تھا کہ یہ سانپ باہر نکل کر ناگ دیوتا کی طرف
چل پڑیں گے اس نے ٹوکری کا منہ رسّی سے لپیٹ کر بند کر دیا
اور خود بین اُٹھا کر بجانی شروع کر دی اور جدھر سے ناگ
دیوتا کی آواز آئی تھی ادھر چل پڑا۔

جونہی بین کی آواز ناگ کے کانوں تک پہنچی اس پر ایک عجیب
سی کیفیت طاری ہو گئی چونکہ وہ اصل میں ایک سانپ تھا اس لیے
اس پر کسی نہ کسی بہت بڑے سپیرے جادوگر کے جادو کا اثر
ہو سکتا تھا ناگ کا جسم بین کی آواز پر زمین کی طرف جھکتا چلا گیا
اس نے بہت روکنے کی کوشش کی مگر بین کی آواز کے جادو
کا اثر بہت شدید تھا ناگ زمین پر لیٹتے ہی اپنی مرضی کے خلاف
سانپ بن گیا اور پھر بے خود ہو کر اپنے آپ بین کی آواز کی طرف
رینگنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حضرت سلیمان کا خفیہ خزانہ

سپیرا بامبی بین بجاتا چلا آرہا تھا۔
اس نے دیکھا کہ کلر زمین پر جھاڑیوں میں ایک سفید تاج والا
سانپ اس کی طرف رینگتا چلا آرہا تھا۔ اس کا پھن کھڑا ہے اور وہ بین
کی آواز پہ جھوم رہا ہے۔ عیار سپیرے کی آنکھیں کھل گئیں اس نے
فوراً پہچان لیا یہی سانپوں کا بادشاہ ناگ دیوتا تھا سپیرا بین بجاتے ہوئے
ناگ کو اپنے پیچھے پیچھے لگائے اسے درخت کے نیچے لے گیا اور بین
بجاتا رہا۔ ناگ کو اپنا کچھ ہوش نہیں رہا تھا جوں جوں بین بج رہی تھی
ناگ کے سارے جسم پر سپیرے جادوگر کے جادو کا اثر گہرا ہوتا چلا جا
رہا تھا عیار سپیرا ایک گھنٹے تک بین بجاتا رہا کیونکہ ناگ دیوتا کو
پوری طرح اپنے استاد سپیرے کی بین کے جادو میں جکڑنے کے لیے
اتنی دیر بین بجانا ضروری تھا۔
ناگ ناچتے ناچتے جھومتے جھومتے تھک کر چور ہو گیا تو عیار سپیرے
نے اچانک بین بجانی بند کر دی اور اسے ناگ دیوتا کے آگے پھینک
کر اپنے استاد جادوگر سپیرے کی زبان میں کہا۔

"اے ناگ دیوتا! اب تم میرے غلام ہو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس بین کے
اندر چلے جاؤ۔"
ناگ کا ذہن پوری طرح اس عیار سپیرے کے جادو میں آچکا تھا۔
اسے اور کچھ نہیں سوجھ رہا تھا اس نے فوراً سپیرے کا حکم مانا اور تھکے
ہارے طلسم زدہ جسم کے ساتھ رینگتا ہوا بین کی سوراخ میں سے داخل
ہو کر اس کے پیٹ میں چلا گیا سپیرے کا سانس پھولا ہوا تھا مگر خوشی
سے اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اس نے بین کے منہ پر کپڑا ٹھونس
کر اسے بند کر دیا اور خوشی سے اچھل پڑا اور آسمان کی طرف منہ
کر کے بولا "میرے استاد کی روح میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں میں
نے ناگ دیوتا کو اپنی بین میں قید کر لیا ہے۔"
ناگ عیار سپیرے کی بین کے اندر سانپ کی شکل میں قید تھا اور
اس کا دماغ ایک ایسے سانپ کا دماغ بن چکا تھا جو اپنے اوپر عمل
کرنے والے اور جادو کرنے والے کا پابند تھا اسے اب نہ سنبر کا خیال
آرہا تھا اور نہ ماریا کاڈیکٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ اسوقت
صرف سانپ تھا ایک مطیع اور غلام سانپ جو سانپوں کا بادشاہ بھی تھا
اور اپنے آقا کا حکم ماننے پر تیار بھی تھا۔
عیار سپیرے کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا اس نے ناگ دیوتا کو
بین میں بند کر کے جھولے میں رکھ لیا اور اسے کاندھے پر ڈالکر ایک
طرف روانہ ہوا وہ جب ایک دریا کے کنارے پہنچا تو اس نے بین کو جھولے
میں سے نکالا اور اپنے گرد ایک دائرہ باندھ کر بیٹھ گیا اس نے اپنے



COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

استاد کے بتائے ہوئے منتر کو پڑھا اور پڑھ پڑھ کر بین پر پھونک مارتا رہا ایک سو ایک بار منتر پڑھنے اور بین پر پھونکیں مارنے کے بعد سپیرے بابی نے سانپ کی آواز میں بین کے اندر ناگ دیوتا سے کلام کیا۔

"اے ناگ دیوتا! مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خفیہ خزانے کی تلاش ہے کیا تو مجھے بتا سکتا ہے کہ ان کا خزانہ کس مقام پر زمین کے اندر دفن ہے۔"

ناگ نے عیار سپیرے کی خواہش کو غور سے سنا اور کہا۔

"اے میرے آقا سپیرے! حضرت سلیمانؑ کا خزانہ زمین کے اندر دفن نہیں ہے"

سپیرے نے پوچھا۔ تو پھر اتنا بڑا خزانہ کس جگہ پر ہے؟"

ناگ نے کہا۔ "یہ خزانہ یہاں سے پچاس کوس کے فاصلے پر سیمے رامس کی پہاڑی غاروں میں سے ایک غار کے دوسرے طبق میں ایک دیوار کے اندر دفن ہے۔"

سپیرے نے کہا۔ کیا تو مجھے بتائے گا کہ اس غار کی نشانی کیا ہے

ناگ بولا۔ اس غار کے دروازے پر تانبے کی تختی پر لکھا ہوا ایک طلسم لٹک رہا ہے جو سینکڑوں برس گزر جانے کے بعد پتھر ہو گیا ہے۔"

سپیرا بولا۔ کیا اس خزانے پر کسی اژدہا کا پہرہ ہے

ناگ نے کہا۔ ہاں میرے آقا سپیرے! اس اژدہا کی سات زبانیں ہیں۔ مگر وہ میرا غلام ہے۔"

سپیرے بابی نے خوشی سے چہک کر کہا۔

"بس یہی میں چاہتا تھا کیونکہ اس خزانے کے اژدہا کو غلام بنانے کا میرے پاس کوئی منتر نہیں ہے۔"

سپیرے بابی نے بین کو جھولے کے اندر ڈالا اور دریا کو ایک کشتی پر پار کر کے سیمے رامس کی پراسرار پہاڑیوں کی طرف اپنا خطرناک سفر شروع کر دیا۔ یہ سپیرا لالچی تھا اور محض دولت کی خاطر ناگ دیوتا کو استعمال کر رہا تھا جس کے لیے اس کے استاد سپیرے نے اسے منع کیا تھا لیکن سپیرے بابی کی آنکھوں پر لالچ اور دولت کی ہوس نے پٹی باندھ رکھی تھی اسے صرف دولت اور حضرت سلیمان کا خزانہ حاصل کرنے کی خواہش تھی تاکہ وہ کروڑ پتی بن جائے اور شاندار محل بنا کر غلاموں اور کنیزوں کے جھرمٹ میں شاندار زندگی بسر کرے اسے اتنا بھی خیال نہیں رہا تھا کہ حضرت سلیمانؑ کا خزانہ ان کی امانت ہے اور اسے کوئی ہاتھ نہیں لگا سکا آج تک کتنے لوگ اسے تلاش کرنے کے لیے نکلے واپس نہیں آئے کئی لوگوں کی لاشیں پہاڑی غاروں میں پائی گئیں اور کئی لاشیں آج تک نہیں مل سکیں۔ لیکن سپیرے بابی کے سر پر حرص و ہوس اور طمع کا بھوت سوار تھا جو انسان کو ایک نہ ایک دن مزدور ذلیل و خوار کرتا ہے وہ دولت کی ہوس میں اندھا ہو کر خزانہ حاصل کرنے کے لیے پہاڑیوں کی طرف بڑھا جا رہا تھا سیمے رامس کی پہاڑیاں وہاں سے زیادہ دور نہیں تھیں یہی وہ علاقہ تھا جہاں کسی زمانے میں حضرت سلیمانؑ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا ایک شاندار محل بنا ہوا تھا مگر آج اس کا صرف کھنڈر رہ گیا تھا
چار دن کے سفر کے بعد سپیرا بامبی سپیرے رامس کی پہاڑیوں میں پہنچ
گیا یہ چھوٹی چھوٹی سیاہ بنجر پہاڑیوں کا ایک سلسلہ تھا جو دور تک پھیلتا
چلا گیا تھا ان پہاڑیوں میں درّے بنے ہوئے تھے یعنی وہ راستے جو
دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتے تھے یہ بڑے تنگ راستے تھے
اور کہتے ہیں کہ جب دشمن کی فوجیں ان کے درمیان سے گزرنے لگتی
تھیں تو حضرت سلیمانؑ کی فوج کے جن اوپر سے بڑے بڑے پتھر
گرا کر دشمن کی فوجوں کو کچل کر رکھ دیتے تھے۔

بامبی سپیرے کو پہاڑی غار کا راستہ نہیں مل رہا تھا اس نے
ایک جگہ بیٹھ کر دوبارہ منتر پڑھے اور ناگ سے پوچھا کہ خزانے والے
غار کا دروازہ کس مقام پر ہے ناگ نے کہا۔

"اے میرے آقا سپیرے! خزانے کے غار کا دروازہ یہاں
تم بیٹھے ہو وہاں سے دائیں ہاتھ سو قدم کے فاصلے پر ایک ڈھلان پر سے
گزر کر آئے گا۔

سپیرے نے جھولا کاندھے پر ڈالا اور دائیں ہاتھ کو چلنے لگا سو قدم
چلنے کے بعد اس نے دیکھا کہ ایک ڈھلانی راستہ غاروں کے اندر جا رہا
ہے وہ بڑا خوش ہوا ناگ جو جو کچھ کہہ رہا تھا سچ ثابت ہو رہا تھا وہ
ڈھلان پر سے گزرتے ہوئے پہاڑیوں کے درمیان ایک تنگ درّے میں
آگیا اب وہ غار کے دروازے کو ڈھونڈ رہا تھا اچانک اسی کی نظر ایک
جگہ اگے ہوئے جھاڑیوں پر پڑ گئی وہ آگے آیا اس نے جھاڑیوں

کو پرے ہٹایا تو کیا دیکھتا ہے کہ ان کے پیچھے ایک غار کا دروازہ ہے
وہ بھاگ کر دروازے میں آیا اب اسے سلیمانی طلسم کی تختی کی تلاش تھی
آخر اسے یہ تختی بھی مل گئی۔ یہ تانبے کی ایک چوکور تختی تھی جس پر
گہری سیاہ لکیروں میں نقش بنا ہوا تھا اور چھ کونوں والے ستارے
کی شکل تھی اس تختی کا رنگ سیاہ پڑ چکا تھا یہ کسی زمانے میں تانبے
کی تختی تھی مگر اب پتھر کی ایک سل میں لگی لگی بالکل پتھر بن چکی تھی
سپیرا بامبی بڑا خوش ہوا آخر اس کے دل کی امید بر آئی تھی
اور اُسے حضرت سلیمانؑ کے خفیہ خزانے کا غار مل گیا تھا وہ غار میں
داخل ہو گیا ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہو گا کہ اسے سانپ کی سسکار سنائی
دی سپیرے نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا یہ سانپ کہاں سے آگیا تھا
وہ غور کر رہا تھا کہ اسے اپنے استاد سپیرے کی آواز سنائی دی
جو سانپ کی آواز میں بول رہا تھا۔

"بامبی اب بھی وقت ہے واپس چلے جاؤ۔

"استاد! یہ تم ہو۔ یہ تمہاری روح ہے۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارے استاد کی روح ہوں میں نے جب تمہیں ناگ دیوتا
کو قابو میں کرنے کا منتر بتایا تھا اور اپنی بین تمہارے حوالے کی تھی
کہ تمہیں سخت تاکید بھی کر دی تھی کہ دنیا کی دولت کے لیے ناگ دیوتا
کو ہرگز استعمال نہ کرنا تم نے وعدہ کیا تھا کہ اس بات کا خیال رکھو گے
مگر تم اپنے وعدے سے پھر گئے ہو میں اب بھی تمہیں خبردار کرتا ہوں
کہ اپنی جان سلامت لے کر اس غار سے نکل جاؤ اور حضرت سلیمانؑ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے خزانے کا خیال دل سے نکال دو نہیں تو تمہارا انجام بڑا ہولناک ہوگا
لیکن سپیرے پر تو دولت کا بھوت سوار تھا وہ اپنے سپیرے استاد
کی روح کی ہدایت کب ماننے والا تھا اس نے کہا۔
استاد! میں اپنی منزل کے قریب پہنچ چکا ہوں اب واپس نہیں جا
سکتا جس روز تم نے مجھے یہ طلسمی بین دی تھی اسی دن سے میرے
دل میں یہ خواہش جاگ اُٹھی تھی کہ اگر کبھی زندگی میں مجھے ناگ
دیوتا مل گیا تو میں اس سے حضرت سلیمانؑ کا خزانہ ضرور حاصل
کروں گا۔ آج دیوتاؤں نے میری بات سُن لی ہے اور میری
خواہش پوری کرنے والے ہیں بھلا میں کس طرح یہاں سے
واپس جا سکتا ہوں
سپیرے استاد کی روح نے کہا۔
بامبی باز آجاؤ۔ خطا کھاؤ گے میں ناگ دیوتا کو آزاد نہیں کر
سکتا کیونکہ میں زندہ نہیں [illegible] روح جسم کو
نہیں مٹا سکتی میں آج تمہیں منتر بتانے پر پچھتا رہا ہوں کاش
یہ منتر تمہیں کبھی نہ بتاتا اور یہ بین تمہیں دینے کی بجائے کسی دریا
میں پھینک دیتا۔ میں اپنی دنیا میں واپس جا رہا ہوں لیکن جاتے جاتے
تمہیں ایک بار پھر ہدایت کرتا ہوں بلکہ حکم دیتا ہوں کہ ناگ دیوتا
کو آزاد کر دے اور سلیمانؑ کے خزانے کا خیال دل سے نکال کر
یہاں سے واپس چلے جاؤ۔

سپیرے بامبی نے کہا "ہرگز نہیں استاد! میں دولت کے دروازے پر
آکر خالی ہاتھ واپس نہیں جا سکتا میں کبھی واپس نہیں جاؤں گا۔
اُستاد سپیرے کی روح کی آواز آئی۔
"اے لالچی انسان! تو پھر اپنے انجام کے لیے تیار ہو جا!
اور سپیرے کے روح کی آواز غائب ہو گئی یہ ساری گفتگو بین
کے اندر بند ناگ نے بھی سنی تھی مگر اسکی سمجھ میں زیادہ نہیں آ رہا تھا
کیونکہ اب اسکا دماغ ایک انسان کا دماغ نہیں تھا بلکہ ایک سانپ کا
دماغ تھا وہ بہت بڑی طرح منتروں کے طلسم میں پھنس چکا تھا اُسے
یہ بھی خیال نہیں آ رہا تھا کہ عنبر اور ماریا اس کے بھائی بہن ہیں
دوست ہیں اور وہ اُن کی اور کیٹی کی تلاش میں نکلا ہوا تھا۔
سپیرے بامبی نے جب دیکھا کہ اس کے استاد سپیرے کی روح
واپس اپنی دنیا میں چلی گئی ہے تو خوش ہو کر بولا۔
[illegible]
بھلا اب میں خزانے کے پاس پہنچ کر کبھی واپس جا سکتا ہوں۔"
وہ غار میں آگے چل پڑا۔
یہ غار تنگ و تاریک تھا کہیں سے بھی اس کے اندر روشنی نہیں
آ رہی تھی وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا
ایک جگہ اس کے پاؤں کسی شے سے ٹکرائے اس نے جھک کر دیکھا تو
یہ کسی انسان کی لاش کا پنجر پڑا تھا وہ جلدی سے پرے ہٹ کر آگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکل گیا اس انسانی ڈھانچے کو دیکھ کر بھی اس کے دل نے عبرت نہ
پکڑی غار ایک طرف گھوم گیا یہاں غار کھلا ہو گیا اور ہلکی ہلکی روشنی
بھی کسی طرف سے آنے لگی تھی زمین پر چھوٹے بڑے پتھروں کے ٹکڑے
بکھرے ہوئے تھے۔ آگے ایک بہت بڑی چٹان سی آگئی جس کے درمیان
میں راستہ بنا ہوا تھا وہ اس میں سے گزرنے لگا تو ڈر کر پیچھے ہٹ
گیا اس کے سامنے ایک اور انسانی پنجر پتھر کے ساتھ لٹک رہا تھا۔
اس کی گردن میں رسی بندھی ہوئی تھی اور سارے جسم پر کالے رنگ کی
خونخوار چیونٹیاں چڑھی ہوئی تھیں اور اس کی کھوپڑی پر لکڑیوں نے
جالا بن رکھا تھا

کوئی دوسرا انسان ہوتا تو اس جگہ سے واپس ہو جاتا مگر سپیرا
دولت کے لالچ میں اندھا ہو چکا تھا اسے اپنی زندگی کا بھی خیال نہیں
رہا تھا جونہی وہ ڈھانچے کے نیچے سے گزرا رسی ٹوٹ گئی اور ڈھانچہ
اس کے اوپر گر پڑا سپیرا چیخ مار کر ایک طرف چھلانگ لگا گیا اس کا
سانس پھول گیا تھا خوف سے رنگ سفید ہو گیا تھا مگر اپنی ہٹ پر
اڑا ہوا تھا اور خزانے کا خیال دل سے نہیں نکال رہا تھا اس نے
دیکھا کہ انسانی پنجر کی ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ وہ جلدی جلدی
قدم اٹھاتا اس چٹان سے آگے نکل گیا یہاں آگے غار بند ہو گیا تھا
اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کہاں جائے اور کیا کرے؛ اس
نے ایک بار پھر زمین پر بیٹھ کر منتر پڑھے اور ناگ دیوتا سے منت

حاصل کرنے کے لیے اسے سانپ کی زبان میں آواز دی۔
ناگ دیوتا! میں غار کے اندر پہنچ گیا ہوں مگر غار آگے
سے بند ہے مجھے بتا اب کہاں جانا ہو گا خزانہ کس مقام پر ہے
ناگ دیوتا نے بین کے اندر سے جواب دیا۔
میرے آقا سپیرے! تم ٹھیک جگہ پر آ گئے ہو۔ یہاں
سے حضرت سلیمان کا خزانہ دور نہیں تم اس کے قریب
پہنچ چکے ہو سامنے والی دیوار کو غور سے دیکھو۔
اس میں درمیان میں ایک چوکور نشان لگا ہے اس نشان
میں بارہ پتھر لگے ہوئے ہیں ان میں سے درمیان والا پتھر
کھوکھلا ہے۔ اسے اپنی جگہ سے باہر کھینچو تم خزانے کے
پاس پہنچ جاؤ گے۔
لالچی سپیرے بامبی نے اٹھ کر دیوار کو غور سے دیکھا سچ مچ
اس پر ایک چوکور کا نشان بنا ہوا تھا اور اس کے اندر بارہ بڑے
بڑے پتھروں کی اٹنیں بنا کر چکڑ دی گئی تھیں ان کے بالکل درمیان
میں ایک اینٹ کا ذرا سا کونا باہر کو نکلا ہوا تھا سپیرے نے دونوں
ہاتھوں سے اینٹ کے کونے کو پکڑ کر زور لگایا تو پتھر کی اینٹ
اپنی جگہ سے اکھڑ کر باہر آ گئی۔ وہاں ایک سوراخ بن گیا۔ سپیرے نے
اندر جھانک کر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اندر ایک
چھوٹا سا غار تھا جو فرش سے لے کر چھت تک ہیرے جواہرات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمتی ہاروں۔ سونے کی اشرفیوں اور شاہی تاج اور چڑاؤ کنگنوں
اور لعل و جواہر سے بھرا ہوا تھا۔ لوہے کے بڑے بڑے صندوقوں
میں سے ہیرے جوہرات کے ہار باہر لٹک رہے تھے سارا غار لعلوں
اور ہیرے جوہرات کی روشنی سے چمک رہا تھا۔

سپیرے کے منہ سے خوشی کی ایک چیخ نکل گئی۔ وہ دیوانہ ہوکر
رقص کرنے لگا۔ یہ حضرت سلیمان کا خزانہ تھا وہ خزانہ دولت کا کوئی
حساب نہیں تھا اور جس کی تلاش میں آج تک جو بھی آیا واپس نہ گیا
سپیرے نے دوسرے پتھروں کو بھی اکھاڑ کر وہاں اندر جانے
کا راستہ بنا لیا اور پھر اندر داخل ہوگیا اس نے خزانے کے چمکتے
دمکتے غار میں ہیرے موتیوں پر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک غضبناک
پھنکار سے اس کی روح فنا ہوگئی یہ خزانے کے رکھوالے سات
زبانوں والے اژدہا کی پھنکار تھی سپیرے نے فوراً منتر پڑھ
کر پھونک ماری اور ناگ دیوتا سے کہا۔

"اے ناگ دیوتا خزانے کے اژدہا کو اپنے قابو میں کرو۔
ناگ نے کہا۔ جس بین میں تم نے مجھے بند کیا ہوا ہے اس کا
منہ اژدہا کی طرف کر دو۔

سپیرے نے ایسا ہی کیا جونہی بین کا منہ اژدہا کی طرف ہوا اسکی
باہر نکلی ہوئی زبانیں منہ کے اندر چلی گئیں اور اس کا سر جھک گیا اور وہ
گردن لٹکا کر جس شگاف میں سے باہر نکلا تھا بھیگی بلی کی طرح واپس

چلا گیا اب میدان صاف تھا۔

عیار سپیرے نے اپنا جھولا اتارا اور اس کا منہ کھول کر اس کے
اندر ہیرے جوہرات اور سونے کے ہار بھرنے لگا جب سارا جھولا بھر
گیا تو اس نے اسے کاندھے پر لٹکا لیا۔ وہ اتنا بھاری ہو گیا تھا۔
کہ سپیرے سے چلا نہیں جاتا تھا مگر لالچ
اور دولت کی ہوس اسے چلنے پر مجبور کر رہی تھی وہ جھولے کو کسی
طرح کھینچ کر ٹوٹی ہوئی دیوار کے شگاف کے پاس لے آیا
وہاں سے وہ جھولا دوسری طرف پھینک کر خود بھی باہر آنا چاہتا
تھا اس نے جھولے کو ایک بار پھر اٹھا کر دیوار کے شگاف میں
سے دوسری طرف پھینکنے کی کوشش کی مگر جھولا اس کے ہاتھ
سے گر پڑا اور اس کا منہ کھل گیا اور سارے ہیرے جوہرات لعل
زمرد زمین میں بکھر گئے۔ سپیرے نے سوچا کہ اس جھولے کی
بجائے کیوں نہ جواہرات کے خزانے سے بھرا ہوا ایک صندوق
سمیٹ کر لے جایا جائے۔

وہ ایک چھوٹے صندوق کے پاس آگیا یہ صندوق نیلم، کندن
اور سرخ رنگ کے یاقوتوں سے بھرا ہوا تھا اور ستاروں کی طرح
چمک رہا تھا سپیرے نے اس کا ڈھکنا بند کر کے اسے اپنی جگہ
سے ہلا کر گھسیٹا تاکہ شگاف میں سے باہر نکال کر لے جائے جونہی صندوق
اپنی جگہ سے ہلا ایک زلزلہ سا آگیا زمین ہلنے لگی سپیرا زمین پر گر پڑا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھت میں سے ایک بھاری پتھر گڑگڑاہٹ کے ساتھ ٹوٹ کر زمین پر گرا اور اس نے غار میں سے باہر جانے کا راستہ بند کر دیا۔ سپیرا پریشان ہو کر اٹھا مگر پھر گر پڑا کیونکہ زمین ابھی تک ہل رہی تھی پھر اچانک زمین ہلنی بند ہو گئی اور سپیرا جلدی سے اُٹھ کھڑا ہوا اس نے گھبرا کر دیوار کے شگاف کو دیکھا جو اب بند ہو چکا تھا اور اس کے آگے بھاری پتھر آگیا تھا اس نے منتر پھونک کر گھبرائی ہوئی آواز میں ناگ دیوتا سے کہا۔

"میرے خزانے کو یہاں سے باہر نکالنے میں مدد کرو اس دیوار کے شگاف کو کھول دو۔"

ناگ نے کہا۔ "یہ کام میرے اختیار میں نہیں ہے۔"

سپیرے نے غصّے سے کہا۔ "میں تمہیں کچل کر رکھ دوں گا مجھے خزانے کے ساتھ یہاں سے باہر نکالو۔"

ناگ دیوتا بولا۔ "میرے آقا سپیرے! میرا کام آپ کو خزانے تک لانا تھا۔ سو میں لے آیا ہوں اب خزانہ لے کر واپس جانا آپ کا کام ہے میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"

سپیرے کو چکر سا آگیا اس نے شگاف کے منہ سے بھاری پتھر ہٹانے کی کوشش کی مگر یہ پتھر اسقدر بھاری تھا اور اتنا بڑا تھا کہ اگر بیس آدمی بھی لگ جاتے تو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا تھا سپیرے کو اب خزانے کی بجائے اپنی جان کی فکر پڑ گئی اس نے چیخ کر کہا۔

"ناگ دیوتا! مجھے یہاں سے باہر نکالو۔"

"میں مجبور ہوں میرے آقا سپیرے۔"

اور اس کے ساتھ ہی زمین پر کسی شے کی دھمک پڑنے لگی۔ سپیرے نے چونک کر دیکھا کہ خزانے سے بھرے ہوئے صندوق کے پیچھے سے ایک بہت بڑا بچھو ایک زہریلی دم اوپر اٹھائے باہر نکل رہا تھا یہ بچھو سیاہ رنگ کا تھا اور اس کے اگلے دونوں ڈنگ درانتی کی طرح چل رہے تھے جیسے شکار کو پکڑنے اور پھر اسے ڈسنے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے سپیرے نے اتنے بڑے بچھو کو دیکھا تو اس کی جان ہوا ہو گئی وہ اپنا جھولا۔ ناگ دیوتا والی بین اور ہیرے جواہرات کا صندوق وہیں پھینک کر دیوار کے شگاف کی طرف بھاگا مگر شگاف کے آگے بھاری پتھر پڑا تھا۔ پیچھے بھیانک بچھو اپنے درانتی ایسے لمبے بازو کٹکٹاتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا سپیرے کا رنگ فق ہو گیا موت اسے اپنے سامنے نظر آنے لگی اس نے چیخ مار کر اپنے استاد سپیرے کی روح کو پکارا کہ میری مدد کرو مگر اب اس کی مدد کو کوئی نہیں آسکتا تھا اس نے ناگ دیوتا کو آواز بھی دی مگر ناگ دیوتا بھی اب اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا بھیانک بچھو لالچی سپیرے کے سر کے اوپر پہنچ گیا۔

سپیرا اس کے آگے ایک خوف زدہ چوہے کی طرح سمٹ گیا۔ بچھو نے اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا سپیرے نے جان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوشش کرتے ہوئے پاؤں کی ٹھوکر سے سانپوں کی ایک ٹوکری کھول دی اس میں سے تین زہریلے سانپ باہر نکل آئے مگر وہ بچھو کی طرف جانے کی بجائے اس بین کے سامنے آکر سجدے میں گر گئے جس کے اندر ناگ دیوتا بند تھا کیونکہ ان سانپوں کو ناگ دیوتا کی خوشبو آرہی تھی سپیرے نے چیخ مار کر اپنے سانپوں کو مدد کے لیے پکارا مگر سانپ ناگ کے آگے جھکے ہوئے تھے اور اس کی تعظیم کر رہے تھے بچھو نے اپنی شعلے برساتی آنکھوں سے سپیرے کو دیکھا اور اسے اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا اور پھر اپنی پیچھے کو اٹھی ہوئی زہریلی دم کو اوپر سے آگے لا کر سپیرے کے سر میں ڈنگ مار دیا سپیرے کا رنگ ڈنگ کھاتے ہی پہلے سبز اور پھر سیاہ پڑ گیا اور اس کے سارے جسم سے کالا پانی بہنے لگا بچھو نے اپنے درانتی ایسے بازوؤں سے سپیرے کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور پھر انہیں وہی ہیرے جواہرات کے ڈھیر میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

بین کے اندر ناگ دیوتا خاموش لیٹا تھا۔ سپیرے کے مرتے ہی اس کے استاد کا جادو ٹوٹ گیا اور ناگ کو ہوش آگیا اب اسے احساس ہوا کہ اسے جادو کے زور سے سپیرے نے بین میں بند کر دیا تھا اس نے اپنے آپ کو بین سے باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا نہ کر سکا اس کی وجہ یہ تھی کہ بین ایک ماہر جادوگر سپیرے کی تھی اور اس پر کیا ہوا جادو ابھی ختم نہیں ہوا تھا ناگ چونکہ اپنی

اپنی اصلی حالت میں آچکا تھا اس لیے اس نے باہر والے سانپوں کو آواز دی کہ وہ بین کے منہ میں پھنسے ہوئے کپڑے کو باہر کھینچیں تینوں سانپوں نے باری باری زور لگایا مگر وہ ناکام رہے کیونکہ یہ جادو کی بین تھی اور ان کی طاقت جواب دے جاتی تھی ناگ نے بین کے اندر سے آواز دے کر انہیں کہا کہ وہ اس غار سے باہر نکل کر اس کے دروازے پر پہرہ دیں اور اگر اسی کا بھائی اور بہن عنبر اور ماریا کا ادھر سے گزر ہو تو انہیں۔ غار میں لے آئے

سانپ تعظیم بجا لا کر باہر غار کے منہ پہ جا کر بیٹھ گئے وہ سارا دن اس جگہ بیٹھے پہرہ دیتے رہے لیکن رات کو ادھر سے ایک اژدہا کا گزر ہوا اژدہا چھوٹے سانپوں کا دشمن ہوتا ہے اژدہا نے ان سانپوں پر حملہ کر دیا۔ سانپوں نے اپنا بچاؤ کرنے کی بہت کوشش کی مگر اژدہا کے آگے ان کی ایک نہ چلی اور اژدہا نے تینوں سانپوں کو ہلاک کر دیا اژدہا پہاڑیوں میں دور نکل گیا۔

اب وہاں کوئی سانپ نہیں تھا غار کے اندر حضرت سلیمانؑ کے خزانے کے درمیان سپیرے کی جادوئی بین کے اندر ناگ بند تھا ناگ نے ایک چیونٹی بن کر بھی بین سے نکلنے کی کوشش کی تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا بین کا منہ جس رومال سے بند کیا گیا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس میں طلسم تھا اور اس کے قریب جاتے ہی ناگ کو جھٹکا لگتا تھا اس نے کوئی بڑا جانور بننے کے لیے بھی سانس اندر کھینچا لیکن وہ اپنے سے بڑا جانور نہ بن سکا۔

دوسری طرف عنبر اور ماریا افریقہ کے جنوبی علاقوں میں سفر کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے۔ یونہی سفر کرتے کرتے وہ ایک انگور کے بہت خوبصورت باغ میں پہنچے جہاں ایک لڑکی انگور کے خوشوں کو توڑ توڑ کر ٹوکرے میں رکھ رہی تھی عنبر گھوڑے پر سوار تھا وہ لڑکی کے پاس چلا گیا اور پوچھا۔

"بیٹی۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

"شیلی"

یہ وہی لڑکی تھی جس کو ناگ نے زندہ دفن ہونے کے بعد زمین سے نکال لیا تھا اور پھر اس کو اس کی ماں کے ساتھ انگور کے اس باغ میں اپنے ماموں کے پاس پہنچا دیا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"یہ باغ کس کا ہے بیٹی۔"

شیلی نے کہا۔ میرے ماموں کا ہے۔ کیا تم انگور کھاؤ گے؟"

عنبر مسکرایا اور شکریہ ادا کر کے بولا۔ بیٹی اس علاقے کا نام کیا ہے؟"

شیلی [illegible] معلوم۔ مگر میری امی تمہیں بتا سکے گی

کیا تم میری امی سے ملو گے؟"

"ضرور بیٹی"

شیلی عنبر کو باغ کے ایک جھونپڑے کی طرف لے گئی جہاں شیلی کی ماں انگوروں کو سکھانے کے لیے دھوپ میں ڈال رہی تھی عنبر کے ساتھ ساتھ ماریا بھی تھی عنبر نے گھوڑے سے اتر کر شیلی کی ماں کو سلام کیا اور علاقے کے بارے میں پوچھا۔

تم تھکے ہوئے ہو۔ بیٹھو۔ شیلی تمہارے لیے دودھ لاتی ہے۔"

پھر شیلی کی ماں نے عنبر کو بتایا کہ وہ علاقہ کوگوش شہر سے کئی کوس کے فاصلے پر ہے۔"

"تمہیں یہاں آئے زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ یہ میرے بھائی کا باغ ہے میں شہر کوگوش میں رہتی تھی عنبر نے پوچھا۔ پھر آپ وہاں سے گاؤں کیوں آ گئیں؟"

شیلی کی ماں نے کہا۔

یہ بڑی لمبی کہانی ہے۔ تم دودھ پیئو۔ میں اور کیا خاطر کر سکتی ہوں تمہاری۔ میرا بھائی انگوروں کے ٹوکرے لے کر شہر گیا ہوا ہے

عنبر نے کہا۔ تمہارا شکریہ بہن"

شیلی عنبر کے لیے کچھ انگور بھی پلیٹ [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پلیٹ رکھ کر اس نے اپنی امی کی طرف دیکھا اور شرارت سے کہا۔

"امی! میں چڑیا بن جاؤں؟"

اس کی امی مسکرانے لگی عنبر نے کہا۔ کیا شیلی چڑیا بھی بن جاتی ہے؟"

شیلی کی ماں نے کہا

"نہیں۔ یہ یونہی مذاق کر رہی ہے بھلا کبھی کوئی انسان چڑیا بن سکتا ہے۔"

شیلی نے جھٹ کہا۔

"مگر امی وہ تو چڑیا بن جاتا ہے" یاد نہیں ہمارے سامنے وہ باریک سانپ بن گیا تھا

ماریا اور عنبر چونک پڑے

وہ — کون تھا وہ بیٹی؟ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گی؟"

شیلی کی ماں نے کہا۔

مگر تمہیں یہ سب کچھ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

عنبر بولا۔

میری بہن! ہم اس شخص کی تلاشی میں ہیں۔

ہم [illegible] تو اکیلے ہو؟"

اب عنبر کو خیال آیا کہ وہ جوش میں ماریا کو بھی اپنے ماتھ شامل کر گیا تھا جو اگرچہ اس کے پاس ہی کھڑی تھی۔ مگر جو ان لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

عنبر نے جلدی سے کہا۔

میرا مطلب ہے میری ایک بہن بھی اس آدمی کی تلاش میں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

عنبر۔ ضرور ناگ ہوگا۔ ان کے پوچھو وہ کہاں ہے

عنبر نے شیلی کی ماں سے پوچھا کہ وہ شخص کون تھا اور انہیں کہاں ملا اور اب وہ کہاں ہے شیلی کی ماں کہنے لگی

"وہ ہمیں خوش قسمتی سے مل گیا تھا۔

پھر اس نے عنبر کو شیلی کی سوتیلی ماں کی خونی سازش کی ساری کہانی اور بعد کے سارے واقعات سنا ڈالے اب عنبر اور ماریا کو ذرا سا بھی شک نہیں رہا تھا وہ ناگ ہی تھا شیلی کی ماں نے بتایا کہ ناگ ان کو اس انگوروں کے باغ میں چھوڑ کر تم لوگوں کی تلاشی میں ہی شاید جنوب کی پہاڑیوں کی طرف نکل گیا تھا ناگ نے کہا۔

وہ ہمارا بھائی ہے بہن! اور میں اس کی تلاش میں

مارا مارا پھر رہا ہوں اب میں جنوب کی طرف روانہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوتا ہوں۔"

عنبر نے شیلی کو پیار کیا۔ اس کی ماں کا شکریہ ادا کیا اور اس کے اصرار کے باوجود وہاں نہ ٹھہرا اور ماریا کو ساتھ لے کر آگے پہاڑیوں کی طرف چل پڑا۔ یہ پہاڑیاں بہت دور تھیں اور ان کی چوٹیاں دھند میں ڈوبی ہوئی تھیں تین روز کے سفر کے بعد عنبر اور ماریا ان پہاڑیوں کے دامن میں ایک گاؤں میں پہنچ گئے۔

پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ

عنبر اور ماریا نے رات اس گاؤں میں بسر کی۔ یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ عنبر نے اس گاؤں کے ایک بوڑھے آدمی سے سامنے والی پہاڑیوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ان پہاڑیوں کی طرف کبھی کوئی نہیں جاتا۔ عنبر نے کہا۔

"کیا ان پہاڑیوں میں جن بھوت رہتے ہیں؟"

بوڑھے نے جواب دیا۔

"نہیں۔ لیکن وہاں سے کبھی کبھی آدھی رات کو چیخوں کی آوازیں آتی ہیں۔"

وہ کیوں؟" عنبر نے پوچھا۔

بوڑھے نے بتایا۔

"ہم نے بھی اپنے بڑے بوڑھوں سے سُنا ہے کہ اِن پہاڑیوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا خفیہ خزانہ دفن ہے پہلے لوگ اس خزانے کی تلاش میں پہاڑیوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یں گئے اور واپس نہ آئے کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں
کی روحوں کی چیخوں کی آوازیں ہوتی ہیں۔
عنبر کے پاس ماریا بھی خاموش بیٹھی تھی بوڑھے کو ماریا
کا احساس نہیں تھا کیونکہ وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ عنبر
نے کہا۔
کیا ان پہاڑیوں میں سانپ بھی ہوتے ہیں۔
بوڑھا بولا۔
کہتے ہیں خزانے پر ایک اژدہا کا پہرہ ہے۔ پچھلے کچھ دنوں
سے ایک عجیب بات ہونے لگی ہے۔
"وہ کون سی بات ہے۔"
"کسی وقت رات کو ان پہاڑیوں سے بین کی آواز
آتی ہے۔ یہ بین سپیرے بجایا کرتے ہیں۔ سمجھ میں
نہیں آتا کہ ان پہاڑیوں میں آدھی رات کو کون سپیرا
ہے۔ جو بین بجاتا ہے۔ بہر حال تم اِدھر کا رُخ نہ
کرنا نہیں تو پچھتاؤ گے۔"
ماریا نے عنبر سے کہا۔
عنبر بھیا ایسا لگتا ہے کہ ہمیں ان پہاڑیوں میں جا کر ناگ
کو تلاش کرنا ہوگا۔
عنبر نے کوئی جواب نہ دیا اُس نے بوڑھے سے پوچھا۔

بابا! کیا تم نے کبھی سپیرے کو پہاڑیوں میں جاتے
دیکھا ہے کبھی۔
نہیں بیٹا! میں نے دیکھا تو نہیں۔ لیکن یہاں
کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چند روز ہوئے ایک سپیرا
ان پہاڑیوں کی طرف جاتا دیکھا گیا تھا۔ ہو سکتا ہے
وہی رات کو بین بجاتا ہو۔
عنبر اور ماریا نے پہاڑیوں میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔
شام کے وقت وہ گاؤں سے نکل کر حضرت سلیمانؑ کے
خزانے کی پراسرار سیاہ کالی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو گئے
عنبر نے گھوڑا گاؤں میں ہی جھیل کنارے چھوڑ دیا تھا وہ ماریا
کے ساتھ پہاڑی درّوں میں سے گزرتا ہوا ایک جگہ پہنچ
کر رُک گیا۔ ماریا نے کہا۔
"یہاں دور راستے آگے جاتے ہیں۔"
عنبر بولا۔ یہی میں سوچ رہا ہوں۔ لیکن ایک بات
ہے ہم یہاں تک آگئے ہیں مگر ناگ کی خوشبو
ابھی تک نہیں آئی۔
ماریا نے کہا۔
ہمیں ان ساری پہاڑیوں کو دیکھنا ہوگا ہو سکتا
ہے کسی جگہ اس کی خوشبو آجائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ پھر آگے چل پڑے۔ ایک راستے سے گزرتے ہوئے اچانک ایک طرف سے سبز رنگ کا ایک سانپ نکل کر سامنے آگیا اور اس نے عنبر کے آگے اپنا سر جھکا دیا اس لیے کہ اسے عنبر کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی تھی عنبر نے سانپوں کی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اس سے ناگ دیوتا کے بارے میں پوچھا سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی کیونکہ ناگ جادوئی بین کے اندر بند تھا جہاں سے اس کے جسم کی ہریں طلسم کی وجہ سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں اس نے کہا۔

"اگر آپ مقدس ناگ دیوتا نہیں ہیں تو پھر ہم نے کسی دوسرے ناگ دیوتا کو یہاں نہیں دیکھا۔"
عنبر نے کہا۔

میں ناگ دیوتا کا بھائی ہوں اور اس کی بہن ماریا بھی میرے ساتھ ہے مگر تم اسے دیکھ نہیں سکتے۔"
سانپ نے کہا۔

"آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی لیکن ناگ دیوتا تو کبھی گم نہیں ہو سکتا پھر آپ اس کی تلاش میں کیوں پھر رہے ہیں۔"
عنبر نے بتایا کہ ناگ دیوتا پر کسی نے طلسم کر دیا ہے اور وہ

گم ہو گیا ہے سانپ نے پھن اٹھا کر چاروں طرف کی خوشبو لی اور بولا۔

مجھے ناگ دیوتا کی تیز خوشبو کسی طرف سے نہیں آ رہی یہ خوشبو صرف آپ لوگوں کے جسموں سے آ رہی ہے۔"

ہاں۔ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ یہاں سے کچھ دور کسی جگہ مردہ سانپ پڑے ہیں۔
عنبر کے کان کھڑے ہو گئے اس نے کہا۔
کیا تم ہمیں ان مردہ سانپوں کے پاس لے چلو گے
"کیوں نہیں۔ میرے پیچھے پیچھے آئیں
سانپ آگے آگے روانہ ہو گیا۔ عنبر اور ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ سبز سانپ انہیں پہاڑیوں کے تنگ راستوں میں سے گزارتا ہوا آخر ایک جگہ پہنچ کر رک گیا۔ عنبر نے دیکھا کہ وہاں زمین پر تین سانپوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے یہ وہی جگہ تھی جہاں عیار سپیرے کے تین سانپوں کو اژدہا نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔
سبز سانپ ایکدم گھبرا گیا اور بولا
"ان سانپوں کے ایک اژدہا نے ٹکڑے کئے ہیں آپ یہاں سے چلے جائیں ایسا لگتا ہے کہ اژدہا اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرف آ رہا ہے۔"

یہ کہکر سانپ وہاں سے روپوش ہو گیا۔ ماریا نے کہا ناگ کا تو پھر بھی پتہ نہیں چلا اب اژدہا سے مقابلہ کرکے ہمیں کیا مل جائے گا۔

عنبر نے کہا۔

تم ٹھیک کہتی ہو ماریا۔ ہمیں واپس چلنا چاہیے

وہ واپس مڑنے ہی والا تھا کہ اسے بین کی آواز سنائی دی۔ یہ سپیرے کی بین کی آواز تھی اور پہاڑی کے اندر سے آ رہی تھی عنبر نے چونک کر کہا۔

"یہ آواز بین کی ہے ماریا۔"

"اس پہاڑی کے اندر سے آ رہی ہے۔"

"وہاں۔ بوڑھے بابا نے کہا تھا کہ اس پہاڑی کے اندر حضرت سلیمانؑ کا خفیہ خزانہ دفن ہے۔"

ماریا بولی۔"

لیکن عنبر بھیّا ہمیں خزانے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ہمیں تو ناگ کی تلاش ہے۔

عنبر نے کہا۔

ہو سکتا ہے اس پہاڑی کے اندر جانے سے ناگ کا کچھ سراغ مل جائے کم از کم یہ تو معلوم کریں۔

کہ اندر کون سپیرا یہ بین بجا رہا ہے۔"

ماریا بولی۔

مگر پہاڑی کے اندر جانے کا تو کوئی راستہ نہیں ہے۔

عنبر نے کہا۔

"راستہ مل جائے گا۔"

عنبر اور ماریا نے پہاڑی کے اندر جانے والے راستے کی تلاش شروع کر دی انہوں نے ایک جگہ سے جھاڑیوں کو پرے ہٹایا تو انہیں غار کا ایک منہ دکھائی دیا جس کی دیوار پر حضرت سلیمانؑ کا طلسمی نقش لگا ہوا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"ماریا۔ یہی راستہ حضرت سلیمانؑ کے خفیہ خزانے کو جاتا ہے اور بین کی آواز بھی اندر ہی سے آ رہی ہے۔"

ماریا نے کہا۔

چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ بین کون بجا رہا ہے

وہ دونوں غار میں داخل ہو گئے جوں جوں وہ آگے بڑھ رہے تھے بین کی آواز زیادہ صاف سنائی دے رہی تھی وہ غار کے تنگ راستے سے نکل کر ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے جہاں سامنے والی دیوار میں شگاف پڑا ہوا تھا۔ عنبر نے جھانک کر کہا۔ بین کی آواز اندر سے آ رہی تھی اور اندر خزانے کھلا پڑا تھا ماریا نے کہا۔

"میں اندر جاتی ہوں"

ماریا شگاف میں سے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے کہا۔

عنبر! یہاں کچھ انسانی ہڈیاں اور ایک سپیرے کی بین پڑی ہے جس میں سے آواز آ رہی ہے۔

عنبر بھی اندر آ گیا انہوں نے بین اٹھائی تو اندر سے ناگ کی آواز آئی۔

کیا تم مجھے باہر نکال سکتے ہو؟

عنبر نے ناگ کی آواز پہچان لی اس نے کہا۔

ناگ! میں عنبر ہوں ماریا بھی میرے پاس ہے اس اندر تمہیں کس نے بند کیا۔

"عنبر! بین کے آگے لگا ہوا کپڑا کاٹ ڈالو۔

عنبر نے کپڑا پھاڑ ڈالا اندر سے ناگ سانپ کی شکل میں باہر آ گیا اس کے سر پر سفید کلغی تھی عنبر اور ماریا بہت خوش ہوئے باہر نکلتے ہی بین کے جادو کا اثر ختم ہو گیا ناگ [illegible] شکل میں آ گیا اور بولا۔

"اُف! اس کم بخت سپیرے نے خزانے کے لالچ میں آ کر مجھ پر زبردست جادو کر دیا تھا۔

ناگ نے کہا۔

یہ ہڈیاں یقیناً اسی کی ہیں کیونکہ مجھے بین کے اندر اس کی چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں اُسے کسی بلا نے مار ڈالا ہو گا خدا کا شکر ہے کہ تم سے ملاقات ہو گئی یہ بتاؤ کہ کیٹی کہاں ہے۔

عنبر نے ساری کہانی سنائی کہ کس طرح سپین سے [illegible] ہوئے وہ لوگ کفن پوش بلا کے غار میں پھنس گئے [illegible] پھر جابہ فرعون کے تابوت میں سے اس کی ممی نے [illegible] کر کیٹی کو دبوچ لیا اور تابوت کے ساتھ غائب ہو [illegible] ناگ نے عنبر اور ماریا کو اپنی پچھلی داستان کے واقعات [illegible] ماریا نے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں اس مقدس خزانے کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ اس امانت میں کوئی خیانت نہ کر سکے۔

وہ خزانے کے غار میں سے باہر نکل آئے۔ باہر آ کر [illegible] نوں نے دیوار کے شگاف کو پتھروں سے بند کر دیا۔ [illegible] خود غار میں سے باہر آ کر پہاڑی [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئے واپس گاؤں میں آگئے گاؤں میں بوڑھے بابا نے
عنبر کے ساتھ ناگ کو دیکھا تو کہا۔
تم کہاں چلے گئے تھے یہ تمہارے ساتھ کون ہے
عنبر نے کہا۔
میں پہاڑیوں کی طرف سیر کرنے چلا گیا تھا
یہ میرا ساتھی ہے مجھے اتفاق سے پہاڑیوں
میں مل گیا۔
بوڑھے نے کہا۔
دیوتاؤں کا شکر ادا کرو کہ تم ان پراسرار پہاڑیوں
میں سے بچ کر آگئے ورنہ وہاں جو کوئی گیا دوبارہ
واپس نہیں آیا اب کبھی ادھر کا رُخ نہ کرنا۔
بوڑھا عنبر اور ناگ کو لے کر اپنے جھونپڑے میں آگیا
ماریا بھی اس کے ساتھ ہی تھی بوڑھے نے اُس کے سامنے
دودھ اور پھل رکھے اگرچہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت
تو نہیں تھی لیکن انہوں نے بوڑھے میزبان کا دل رکھنے کے
لیے تھوڑا سا پھل کھا لیا اتنے میں ایک دیہاتی پریشان ہو کر
اندر آیا اس نے بوڑھے سے کہا۔
"بابا۔ میری بیوی کو کالے سانپ نے کاٹ لیا ہے
اس کی بڑی بُری حالت ہے"

بوڑھا ایکدم اُٹھ کھڑا ہوا ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا
وہ بھی بوڑھے کے ساتھ ہی باہر نکل آئے وہاں سے تھوڑی
دور ایک جھونپڑی کے باہر ایک عورت زمین پر پڑی تھی۔
سانپ کا زہر اس کے جسم میں پھیل رہا تھا بوڑھے نے اس
کی حالت دیکھ کر سر ہلایا اور کہا۔
بیٹا! اب یہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ سانپ کا زہر اپنا
اثر کر چکا ہے۔
بے چارہ دیہاتی رونے لگا۔ ناگ نے کہا۔
فکر نہ کرو میں تمہاری بیوی کا علاج کرتا ہوں۔
ناگ نے پوچھا کہ ناگ کس طرف گیا تھا دیہاتی نے ایک
طرف اشارہ کیا۔ ناگ نے اس طرف منہ کر کے منہ ہی منہ میں
کچھ پڑھا اور پھر سانپ کو آواز دی۔ بوڑھا بابا اور دوسرے
دیہاتی حیران تھے کہ یہ نوجوان کیا پڑھ رہا ہے عنبر نے
آہستہ سے کہا
"میرے دوست کو سانپ کے منتر آتے ہیں۔ وہ
اس سانپ کو بلا رہا ہے جس نے اس عورت کو
ڈسا ہے۔
سارا گاؤں وہاں آکر جمع ہو گیا۔ وہ ناگ کو غور سے
دیکھ رہے تھے ناگ نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں پھر اس
نے آنکھیں کھول دیں لوگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلے پرے ہٹ گئے کہ سامنے جنگل میں سے ایک کالا سانپ پھن اُٹھائے چلا آرہا ہے۔ وہ ناگ کے پاس آکر جھک گیا ناگ نے سانپوں کی خاموش سرگوشیوں والی زبان میں کہا۔

اس عورت کا زہر واپس لے لو!

کالے سانپ نے ادب سے سر جھکایا اور لیٹی ہوئی عورت کی پنڈلی پر اس جگہ منہ لگا دیا جہاں اُس نے کاٹا تھا اس نے عورت کے جسم سے سارا زہر چوس لیا۔ عورت کو ایک دم ہوش آگیا اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے خوشی سے نعرے لگائے۔ ناگ نے سانپ سے کہا۔

"خبردار! آئندہ اِس گاؤں کی طرف مت آنا

سانپ نے ادب سے کہا۔

جو حکم ناگ دیوتا! میں ادھر کبھی نہیں آؤں گا۔

کالا سانپ واپس جنگل کی طرف چلا گیا۔ لوگوں نے ناگ کو گھیر لیا اور اس کی تعریفیں کرنے لگے بوڑھے بابا نے ناگ کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

"بیٹا۔ اگر تم نہ ہوتے تو یہ عورت زندہ نہ بچتی

ناگ نے کہا۔

بابا! میں نے سانپ کو کہہ دیا ہے اب وہ آئندہ کبھی اس طرف نہیں آئے گا

اس روز [illegible] نے عنبر اور ناگ کی زبردست

دعوت کی۔

رات کو عنبر ناگ اور ماریا ایک جھونپڑی میں اکٹھے بیٹھے تھے اور کیٹی کے بارے میں غور کر رہے تھے اور کہ اسے کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے ماریا نے کہا۔

وہ جابر فرعون کے تابوت سمیت گم ہوئی ہے ضرور فرعون کی ممی اُسے اپنے ساتھ مصر کے کسی اہرام میں سے لے گئی ہوگی اس لیے میرا تو خیال ہے کہ ہمیں مصر کی طرف جانا چاہیئے۔

یہ خیال عنبر اور ناگ کو بھی پسند آیا آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مصر کی طرف روانہ ہو جائیں گے مصر کو جانے کا ایک راستہ افریقہ کے خطرناک جنگلوں اور صحراؤں سے ہوتا ہوا اوپر کو جاتا تھا اور دوسرا راستہ سمندری تھا ناگ نے کہا۔

میری رائے یہ ہے کہ ہمیں سمندری راستے سے سفر کرنا چاہیئے۔

عنبر بولا۔

"اس کے لیے ہمیں افریقہ کی مغربی گھاٹ پر کسی بندرگاہ سے جہاز پر سوار ہونا ہوگا۔

ماریا نے کہا

"یہی اچھا خیال ہے۔ ہم یہاں سے مغربی گھاٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف روانہ ہوں گے۔

اس فیصلے پر عمل کرتے ہوئے عنبر ناگ اور ماریا اگلے روز اس گاؤں سے رخصت ہو گئے ان کی منزل افریقہ کے مغربی گھاٹ کی بندرگاہ تھی چار روز کے خطرناک سفر کے بعد جنگلوں اور گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے وہ افریقہ کے مغربی ساحل کی ایک بندرگاہ پر پہنچ گئے جہاں سے اسکندریہ کی جانب پرپہنچ بادبانی جہاز جاتے تھے اسکندریہ مصر کی ایک بندرگاہ تھی یہ بندرگاہ سکندر اعظم نے بنائی تھی جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ لوگ سکندر اعظم کے بعد کے زمانے میں سفر کر رہے تھے ایک ہفتہ اس بندرگاہ پر رہنے کے بعد عنبر ناگ اور ماریا ایک بادبانی جہاز میں سوار ہو گئے اور جہاز نے بادبان کھول دیئے اور مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔

○

اب ضروری ہے کہ ہم کیٹی کی خبر لیں۔

دیکھیں کہ جب کفن پوش بلا کے پراسرار کھنڈر میں اس کو جابر فرعون کی ہڈیوں کے ڈھانچے نے اپنے تابوت میں کھینچ لیا تھا تو پھر وہ اسے لے کر کہاں غائب ہو گئی تھی۔

کیٹی کو جب فرعون کی ممی نے تابوت میں کھینچا تو اس نے ایک زبردست چیخ ماری تھی اس چیخ کی آواز پر عنبر اور ماریا اس [illegible] لپکے بھی تھے مگر اس دوران

میں فرعون کی ممی کا تابوت غائب ہو چکا تھا۔

کیٹی تابوت میں بند ہوتے ہی بے ہوش ہو گئی تھی اسے کچھ ہوش نہیں رہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اسے غائب کرنے کے بعد کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ جانے کتنی دیر تک وہ بے ہوش رہی جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ ایک خالی تابوت میں دیوار کے ساتھ لگی کھڑی ہے۔ اس کے پاس ہی ایک دوسرا خالی تابوت دیوار کے ساتھ لگا ہوا ہے جس کے اندر اسی جابر فرعون کی ممی کا ہڈیوں کا ڈھانچہ موجود ہے وہ ایک اہرام کے اندر ہیں۔ سامنے ایک بڑے کڑاہ میں کوئی بدبودار مسالہ تیار ہو رہا ہے۔

فرعون کی ممی نے ہڈیوں کی طرح کھڑکھڑاتی آواز میں مسالہ تیار کرنے والے دو حبشی کاہنوں سے کہا۔

جلدی کرو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ میں جتنی جلدی ہو سکے اس عورت کے جسم میں داخل ہو کر پھر سے زندہ ہو جانا چاہتا ہوں۔"

ایک حبشی کاہن نے سر جھکا کر کہا۔

"فرعون اعظم! مسالہ تیار ہونے ہی والا ہے تھوڑی دیر بعد ہم اس مسالے کو آپ کے اور اس عورت کے جسم پر مل دیں گے۔ پھر آپ کی روح اس عورت کے جسم میں داخل ہو کر مردہ بن جائے گی اور آپ کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل اختیار کرے گی۔ اور آپ دوبارہ زندہ ہو جائینگے

کیٹی سمجھ گئی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اسے اپنے جن دوست کی چٹکی کا خیال آگیا اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ہلایا یہ معلوم کر کے اسے خوشی ہوئی کہ وہ چٹکی بجا سکتی تھی۔ خطرہ صرف یہ تھا کہ اگر پہلے کی طرح اب بھی چٹکی نے کام نہ کیا تو اس کی موت یقینی تھی اس نے دل میں خدا کو یاد کیا پھر اپنے جن دوست کو دل ہی دل میں آواز دی اور چٹکی بجا دی۔ اس نے اپنے ذہن میں ایک چڑیا کی شکل جما کر چٹکی بجائی تھی تاکہ وہ چڑیا بن کر اس اہرام سے فرار ہو جائے لیکن جن دوست نے ایک بار پھر شرارت کی اور وہ چٹکی بجاتے ہی وہ غائب ہو گئی۔

جونہی حبشی کاہنوں کی نگاہ خالی تابوت پر گئی وہ دم بخود ہو کر رہ گئے انہوں نے چیخ کر کہا۔

فرعون اعظم! عورت غائب ہو گئی ہے۔"

فرعون کی ممی کا ڈھانچہ تابوت سے باہر نکل آیا اس نے غور سے تابوت کو دیکھا پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر تابوت کو ٹٹولا غصے سے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں کانپنے لگیں اس نے غضب ناک کھڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"کہاں غائب ہو سکتی ہے یہ عورت۔ اس کو تلاش کرو

حبشی کاہنوں نے کیٹی کو سارے اہرام میں تلاش کیا مگر وہ انہیں نہ ملی۔ فرعون کی ممی سخت غصے میں تھی اس نے چیخ کر کہا۔

"تم بھی اس اہرام سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ میں تم دونوں کو ایک بار پھر اس اہرام میں دفن کرتا ہوں"

حبشی کاہن باہر کی طرف بھاگنے لگے تو فرعون کی ممی نے اپنا ہڈیوں والا ہاتھ اٹھا کر ان کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی انگلیوں کی ہڈیوں میں سے روشنی کی شعاعیں نکل کر ان دونوں پر پڑیں اور وہ دونوں مردہ بے جان ہو کر زمین پر گر پڑے۔ فرعون کی ممی کے اہرام کا سوراخ بند کر دیا اور خود اپنے تابوت میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھوں کے بند ہوتے ہی اس کے تابوت کا ڈھکنا مل گیا اور وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔

دوسری طرف جب کیٹی کو دوبارا ہوش آیا اور غائب ہونے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ وہ عورتوں کے پاگل خانے میں ہے پاگل عورتیں پاگلوں ایسے کام کر رہی ہیں کوئی درخت پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے کوئی دیوار سے باتیں کر رہی ہے کوئی تھالی بجا کر گا رہی ہے اور کہہ رہی ہے۔

میں ملکہ ترنم نور جہاں ہوں میرا گانا سنو!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک عورت کیٹی کے پاس آکر کہنے لگی۔
پھوپھی شاداں! تو چوہڑ کانے سے آئی ہے وہاں
میرا کانا ماموں رہتا ہے اس نے مجھے زہر دے
دیا تھا اور میں مرگئی میں چوہڑ کانے کے قبرستان
میں رہتی ہوں آجکل۔
دوسری عورت نے کیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
"پتر گاماں۔ مت رو۔ اگر تیرا ایک باپ مرگیا
ہے تو خدا اور باپ دے دے گا۔ گھبرا نہ پتر گاماں
ایک اور عورت کیٹی کے سامنے ایک پلیٹ لاکر بولی
"چاچی غفوراں۔ دیکھ میں تیرے لیے گنڈیریوں کے
پکوڑے بنا کر لائی ہوں۔
ایک بوڑھی عورت نے کیٹی کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولی۔
"میری پھوپھی خدا بخشی تو کہاں تھا۔ اچھا ہوا کہ
تو یہاں آگیا۔
ایک اور عورت بھاگی بھاگی کیٹی کے پاس آکر بولی
مامی مہراں۔ سپاہی میرے پیچھے لگے ہیں یہ لے استرا
میری ٹنڈ کرکے میرا میک اپ کردے
اتنے میں ایک عورت گرج کر بولی۔
"بکواس بند کرو۔ ملکہ نور جہاں آرہی ہے"
اور ایک [illegible] پر شوربے کا پیالہ الٹا رکھے بڑی شان

سے چلتی کیٹی کے سامنے آکر بولی۔
اے میری وسن پورے کی کوڑ کریلی۔ تو یہاں کیا
کر رہی ہے۔ چل بھاگ یہاں سے۔ دیکھتی نہیں ہو کہ
گلہریوں کی بادشاہ رادی آگئی ہے
اور وہ ڈانس کرکے گانے لگی۔
"آپ جیسا کوئی بکرا
میری زندگی میں آئے تو بات بن جائے۔
کیٹی نے سر تھام لیا کہ یا خدا یہ میں کس مصیبت میں پھنس
گئی ہوں۔ اس کم بخت جن نے پھر میرے ساتھ یہ کیسی شرارت
کی ہے کہ مجھے پاگل خانے پہنچا دیا کیٹی نے محسوس کیا کہ اس
کی شکل نہیں بدلی تھی اس کا لباس بدل گیا تھا۔ اس نے
یہ بھی اندازہ لگا لیا کہ وہ ماڈرن زمانے کے کسی شہر میں
ہے۔ اس نے ایک پاگل عورت سے پوچھا۔
"یہ کون سا شہر ہے"
اس پاگل عورت نے بڑی رازداری سے کیٹی کی طرف
جھک کر کہا۔
"کسی کو بتانا مت چاچی مہراں۔ یہ شہر نہیں ہے بندر
گاہ ہے"
دوسری عورت نے پوچھا۔
"اری نور جہاں ملکہ کی پھوپھی یہ بندرگاہ [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جہاں باندر بہت رہتے ہیں اسے بندر گاہ کہتے ہیں
میری کمینی ماسی!

اتنے میں ایک نرس اندر آ گئی۔ یہ ایک ہسپتال کی طرح کا بڑا کمرہ تھا نرس کو دیکھ کر ساری پاگل عورتیں اپنے اپنے بستر پر دبک گئیں نرس نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تو میری طرف کیا بڑ بڑ دیکھ رہی ہے ری۔ چل اپنے بستر پر۔

کیٹی نے اُس کو کہا۔

نرس! میں پاگل نہیں ہوں"

اُس نے کڑک کر کہا۔

"اری تو کیا۔ تیری ماں بھی پاگل ہے تیرا باپ بھی پاگل ہے۔ تو پاگل۔ تیرا چاچا پاگل۔ تیرا آبا پاگل۔

کیٹی نے محسوس کیا کہ یہ نرس بھی کچھ کچھ پاگل ہو چکی ہے۔ وہ چپکے سے اپنے بستر پر چلی گئی اُس نے دیکھا کہ ڈولی پر ایک اخبار پڑا ہے اس نے جلدی سے اسے دیکھا اس پر تاریخ کی جگہ لکھا تھا۔ ۱۲ دسمبر۔ لاہور ۱۹۸۳ء کیٹی کا دل دھک سے رہ گیا تو کیا وہ اکیدم ۱۹۸۳ کے لاہور شہر میں پہنچ چکی ہے اور وہ بھی ایک پاگل خانے میں! اُف خدایا! یہ میرے ساتھ کیا ظلم ہو گیا ہے اتنے میں نرس اس کے پاس آئی اور جیب سے تھرما میٹر نکال کر اس نے کیٹی کے منہ

کے پاس لا کر کہا۔

"منہ کھول پاگل کی اولاد"

کیٹی نے منہ کھول دیا۔ نرس نے جلدی سے گھڑ دم کر کے تھرما میٹر اس کے منہ میں ڈال دیا اور کہا۔

منہ بند کر دے مگر مچھ کی مامی۔ کیا پہاڑ کی سرنگ ایسا منہ کھول رکھا ہے"

کیٹی نے منہ بند کر لیا اور نرس کی طرف تکنے لگی اس نے اسے ڈانٹ کر کہا۔

میری طرف کیا بڑے بڑے بھینس کے ڈیلے نکال کر دیکھ رہی ہو۔

کیٹی کو اس کے اس فقرے سے معلوم ہو گیا کہ اس کی آنکھیں چوکور نہیں ہیں نرس نے کیٹی کے منہ سے تھرما میٹر نکال کر دیکھا اور چیخ مار کر بولی۔

"اوئی۔ تمہیں تو ایک سو سات درجے کا بخار ہے

اور پھر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسی اور باہر نکل گئی

کیٹی نے بڑی مشکل اور عذاب کے ساتھ وہاں دن گزارا جب رات کا اندھیرا ہو گیا اور ہال کمرے میں دھیمی دھیمی بتیاں جل اُٹھیں تو پاگل عورتوں کو روٹی کے ساتھ پتلا پتلا شوربہ کھلایا گیا اور پھر روشنیاں بجھا دی گئیں۔ نرس نے چیخ کر کہا۔

سو جاؤ باندری کی اولاد سو جاؤ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے چٹکی بجا کر دو تین بار وہاں سے دوسری شکل
بدل کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اس بار بھی اس کی چٹکی
کوئی اثر نہیں رہا تھا اور چٹکی بیکار گئی۔ اس نے ایک پاگل
عورت سے چھوٹا سا شیشہ لے کر اپنی شکل بھی دیکھ لی تھی
اس کی آنکھیں چوکور نہیں تھیں اور اس کی شکل بھی نہیں
بدلی تھی اور اسے نیند نہیں آ رہی تھی نرس نے قریب آ کر کہا
کیوں ری ہیما مالنی۔ تو کیوں پاسے مار رہی ہے کیا تجھے
نیند نہیں آ رہی باندری کی اولاد۔
کیٹی نے کہا۔ نرس یقین کرو میں پاگل نہیں ہوں مجھے
بڑے ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔
نرس نے کیٹی کے بال پکڑ کر کہا۔
اری باندری! میں تجھے ملک الموت کے پاس نہ لے چلوں
سو جا نہیں تو میں تیری گت مروڑ کر پٹ دوں گی۔
چل سلیپ سو جا۔ سو جا
اور پھر نرس نے لوری گانا شروع کر دی۔
سو جا میری اکھیوں کے تارے۔ میں واری تیرے سو جا۔
سو جا میری باندری دیا پوترا
سو جا میرے سورد یا پوترا سو جا
سو جا مکر مچھ دیا پترا سو جا
اور نرس لوری گاتے گاتے کمرے سے باہر نکل گئی۔

نے جاتے وہ کمرے کی باقی بچی ہوئی ایک بتی کو بھی بجھاتی گئی
ال کمرے میں اندھیرا چھا گیا تھوڑی دیر بعد جب ہر طرف
وتی ہو گئی تو کیٹی اپنے بستر سے اٹھ کر دبے پاؤں دروازے
ف جانے لگی تو ایک بستر سے پاگل عورت نے آہستہ سے
ا۔
ماسی مہراں کیا بانو بازار دہی بھلے کی چاٹ کھانے جا رہی ہو؟"
دوسری پاگل عورت بولی۔ "واری نہیں۔ یہ لبرٹی مارکیٹ
سری پار سے اور حلیم کھانے جا رہی ہے۔"
کیٹی نے ان کی باتوں کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور چپکے
باہر نکل گئی۔ باہر برآمدے میں بھی اندھیرا تھا ایک عورت
کا جگ لے کر آ رہی تھی جب وہ قریب سے گزر گئی تو کیٹی
رے سے نکل کر سامنے والی دیوار کے پاس آ گئی۔ دسمبر
ت بڑی ٹھنڈی تھی اور دھند پھیلی ہوئی تھی مگر کیٹی
خلائی لڑکی تھی اس لیے اُسے نہ ٹھنڈ لگتی تھی اور نہ گرمی
ی دیوار کافی اونچی تھی کیٹی نے ایک جگہ سے دیوار پر چڑھنے
شش کی تو گر پڑی اس کے گرنے سے مرغیاں اپنے ڈربوں
کڑاتی ہوئی بھاگیں تو اس کے شور سے وہیں پاگل نرس
ی روشنی مارتی وہاں آ گئی اس نے کیٹی کو دیکھا تو شور مچا دیا
پکڑو۔ پکڑو۔ پاگل عورت بھاگ رہی ہے پکڑو پکڑو
دو چار آدمی اِدھر اُدھر سے نکل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگے کیٹی نے سخت غصے میں آکر زور سے چٹکی بجا دی اور وہ عورت سے ایکدم شیرنی بن گئی اس نے زور سے دھاڑ ماری تو نرس تو وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑی اور دوسرے آدمی بھاگ گئے کیٹی نے چھلانگ لگائی اور پاگل خانے کی دیوار پھلانگ کر دوسری طرف کھیتوں میں آگری وہاں گئے بھونکنے لگے شیرنی ایک بار پھر گرجی۔ کتے دم دبا کر بھاگ گئے سارے علاقے کی کوٹھیوں میں لوگ باہر نکل آئے۔ انہوں نے ایک شیرنی کو دیکھا تو چیخیں مارتے واپس کوٹھیوں میں چلے گئے اور کمرے بند کر کے اندر سے کنڈیاں چڑھا لیں فوراً ٹیلیفون کیے جانے لگے کہ شیر آگیا ہے کیٹی شیرنی کے روپ میں چھلانگیں مارتی شادمان کالونی کے سوکھے ہوئے نالے پر آگئی۔ ٹریفک رک گیا لوگ شیرنی کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے سارا علاقہ سنسان ہو گیا۔ ایکدم پولیس کی گاڑیاں آگئیں اور پولیس نے نالے میں فائرنگ شروع کر دی کیٹی گھبرا کر نالے میں سے باہر نکلی اور ایک کوٹھی کی دیوار پھاند کر دوسری طرف اندھیری گلی میں آگئی۔

یہاں پہنچتے ہی اس نے اپنے ہوش سنبھالے اور ذہن میں اپنی شکل کا خیال جما کر خیال ہی خیال میں چٹکی بجائی وہ شیرنی سے ایکدم ایک بار پھر کیٹی بن گئی وہ گلی میں سے نکلی اور شمع سینما کو جانے والی سڑک پر آگئی سڑک سنسان ہو گئی تھی ایک سپاہی رائفل سنبھالے اس کی طرف آیا اور بولا۔

بی بی تم کہاں اکیلی گھوم رہی ہو تم جانتی نہیں ہو کہ یہاں ایک شیر آگیا ہے پوڑیا گھر سے کھل کر جلدی سے کہیں چھپ جاؤ۔

کیٹی دل میں ہنس دی اور بولی۔ اچھا بھائی میں جاتی ہوں" اور وہ تیز تیز قدموں سے چلتی شمع سینما کے پاس آگئی اور پھر سمن آباد کی طرف سے چلنے لگی۔ سمن آباد سے اسے اچانک یاد آگیا کہ اس علاقے میں وہ شخص رہتا ہے جس کا نام اسے ہے اور جو عنبر ناگ ماریا کی داستان لکھ رہا ہے اور اس میں قسط وار چھپوا رہا ہے اسے حمید کے گھر کا نمبر معلوم تھا شمع سینما والی سڑک پر سے گزرتی ہوئی کیٹی سمن آباد داخل ہو گئی سخت سردی رات کا اندھیرا۔ سمن آباد کی سڑکیں سنسان پڑی تھیں دو گشت کرتے ہوئے سپاہیوں نے ایک کو اکیلے جاتے دیکھا تو پہلے گول چکر کے پاس بڑی مارکیٹ روک لیا اور پوچھا کہ وہ کون ہے اور رات کے وقت کہاں ہی ہے کیٹی نے کہا کہ میں کراچی سے آئی ہوں گاڑی بہت لیٹ تھی سے حمید کے گھر جانا چاہتی ہوں سپاہی نے سوچ کر کہا وہی ول لکھتے ہیں عنبر ناگ ماریا کے؟ ہاں ہاں وہی کیٹی نے کہا ، کیٹی کو لے کر اے حمید کے مکان کے گیٹ پر لے آئے اور یہ ہے عنبر ناگ ماریا کے مصنف کا گھر" جب سپاہی چلے گئے نے گھنٹی بجائی تین چار بار گھنٹی بجانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی بتی روشن ہو گئی پھر ایک شخص شال اوڑھے باہر نکلا! کون صاحب ہیں اس نے گیٹ کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔ کیٹی نے کہا مجھے اے حمید صاحب سے ملنا ہے اس آدمی نے گیٹ کا چھوٹا دروازہ کھول کر کیٹی کو غور سے دیکھا اور پوچھا آپ آپ کون ہیں محترمہ کیٹی مسکرائی۔ مجھے پہچانا نہیں؟ میں کیٹی ہوں۔ تمہارے عنبر ناگ ماریا کے ناولوں کی ایک خلائی لڑکی۔ آپ ہی اے حمید ہیں کیا؟ ہاں۔ اس آدمی نے کہا اور حیرانی سے کیٹی کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے کیٹی سے ہاتھ ملایا اور کہا۔

"اندر آجاؤ کیٹی۔

اور کیٹی، عنبر ناگ ماریا کے مصنف کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو گئی۔

○

کیٹی کی وجہ سے عنبر ناگ ماریا کا مصنف اے حمید کس مصیبت میں پھنس گیا۔

عنبر ناگ ماریا جب بادبانی جہاز میں سوار ہو کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ کیا گزری۔

ان سوالوں کے دلچسپ اور حیرت انگیز جواب حاصل کرنے کے لیے عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر پڑھیئے جس کا عنوان "طلسمی تختی اور سانپوں کا" ہے



COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عنبر ناگ ماریا

مصنف: اے حمید

کے ۵ ہزار سالہ سفر کی پُراسرار اور سنسنی خیز داستان

۱۔ لاش سے ملاقات	۵/-	۲۲۔ ناگ عنبر مقابلہ	۵/-	۴۳۔ کھنڈرات کی بدروحیں	۶/-	۶۴۔ ماریا اور ممی کی لاش	۵۰/-
۲۔ جہاز ڈوب گیا	۵/-	۲۳۔ لاش کی چیخ	۵/-	۴۴۔ ممباطوس اور ناگ	۶/-	۶۵۔ نیلی قبر کا خفیہ راستہ	۵۰/-
۳۔ مندر کی چڑیل	۵/-	۲۴۔ آسیب کی رات	۵/-	۴۵۔ ماریا سونے کی مورتی	۶/-	۶۶ عنبر سانپ بن گیا	۶/-
۴۔ پُراسرار غار کی مورتی	۵/-	۲۵۔ ۹۹ سیڑھیوں کا راز (سلور جوبلی نمبر)	۱۵/-	۴۶۔ ناگ غائب ہوگیا	۵۰/-	۶۷ عنبر اور ڈسکو مردے	۵۰/-
۵۔ ناگ لندن میں	۵/-	۲۶۔ عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں	۵/-	۴۷۔ خون کی آبشار	۵۰/-	۶۸۔ کیٹی پھانسی کے تختے پر	۵۰/-
۶۔ تابوت میں سانپ	۵/-	۲۷۔ ماریا اور جادوگر سانپ	۵/-	۴۸۔ شیشے کی آنکھ پتھر کا دل	۵۰/-	۶۹ عنبر انگوٹھی میں اتر گیا	۶/-
۷۔ موت کا دریا	۵/-	۲۸۔ نقلی ناگ کی سازش	۵/-	۴۹۔ خونی لومڑی	۵۰/-	۷۰۔ دیوی روشنک کے اژدہا	
۸۔ سانپ کا انتقام	۵/-	۲۹۔ بابل کی بدروحیں	۵/-	۵۰۔ کھوپڑیوں کا محل (گولڈن جوبلی نمبر)	۱۵/-	۷۱۔ عنبر کا سرکٹ گیا	
۹۔ سانپ کی آواز	۵/-	۳۰۔ قبر کی دلہن (خاص نمبر)	۵۰/-	۵۱ ماریا بوتل میں بند ہوگئی	۵۰/-	۷۲۔ چنگیز خان لاہور میں	
۱۰۔ ناگ و قتل	۵/-	۳۱۔ آدھا گھوڑا آدھا انسان	۵/-	۵۲۔ خون کی پیاس	۵۰/-	۷۳۔ دیوتا قتلام پر قربان کردو	
۱۱۔ شاہ بلوط کا خزانہ	۵/-	۳۲۔ ناگ ناگن مقابلہ	۶/-	۵۳۔ ناگ اور سپیرے	۵۰/-	۷۴۔ ماریا سانپ بن گئی	
۱۲۔ پتھر کا ہاتھ	۵/-	۳۳۔ ایک آنکھ والی عورت	۶/-	۵۴۔ پتھریلی آنکھ والا جاسوس	۵۰/-	۷۵۔ روح اور سانپوں والے بن بھائی (خاص نمبر)	
۱۳۔ طوفانی سمندر کا بھوت	۵/-	۳۴۔ مُردوں کی شہزادی	۶/-	۵۵۔ ناگ اور ناگن رنگا متی	۷/-	۷۶۔ ماریا انارکلی میں	
۱۴۔ ڈائنا سورس کا جزیرہ	۵/-	۳۵۔ سانپوں کا دربار	۶/-	۵۶۔ چار پُراسرار سپیرے	۷/-	۷۷۔ قبر، مرتبان اور ہڈیاں	
۱۵۔ پُراسرار خوش سایہ	۵/-	۳۶۔ قہر اور ڈھانچہ	۶/-	۵۷۔ امبا دیوی کی مورتی	۶/-	۷۸۔ سیاہ کفن پوش بلا	
۱۶۔ انسانی بم	۵/-	۳۷۔ عقرب دیوتا کا پجاری	۶/-	۵۸۔ خفیہ منتر کی تلاش	۷/-	۷۹۔ پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ	
۱۷۔ سانپوں کا جنگل	۵/-	۳۸۔ کٹا ہوا زندہ ہاتھ	۶/-	۵۹۔ موت کا وعدہ	۵۰/-	۸۰۔ طلسمی تختی اور سانپوں کا غار	
۱۸۔ ماریا اور بن مانس	۵/-	۳۹۔ عنبر لاہور میں	۶/-	۶۰۔ اور قبر کھل گئی	۵۰/-	۸۱۔ قفل والا پراسرار چہرہ	
۱۹۔ تیرہ نما انسان	۵/-	۴۰۔ چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر)	۱۳/-	۶۱۔ لاش کا دوسرا جنم	۶/-	۸۲۔ ڈاکو سپاٹا اور عابدہ کا پتلا	
۲۰۔ لکشمی دیوی کا انتقام	۵/-	۴۱۔ مُردہ ہونٹ اور ماریا	۱۰/-	۶۲۔ ماریا قتل ہوگئی	۷/-	۸۳۔ روتی آنکھوں والا چراغ	
۲۱۔ ناگ اور جادوئی ترشول	۵/-	۴۲۔ رات کا کالا کفن	۶/-	۶۳۔ خالی تابوت یا قوتی سانپ	۶/-	۸۴۔ کھوپڑی پر جلتی موم بتی	

نیا مکتبہ اقبال ۱۴/ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸